

درجہ اولیٰ کے حاملین کو ایسے کام دیئے جائیں گے جو

انسانی کمالات کے لئے فائدہ مند ہو اور ان کے لئے کوئی
کام نہ ہو جس سے ان کے لئے کوئی فائدہ نہ ہو

اور ان کے لئے

فتاویٰ رحمانیہ

پہلی

کتاب اول: احکام و مسائل، کتاب دوم: احکام و مسائل، کتاب
تیسرا: احکام و مسائل، کتاب چوتھا: احکام و مسائل

دوسری

کتاب اول: احکام و مسائل، کتاب دوم: احکام و مسائل، کتاب
تیسرا: احکام و مسائل، کتاب چوتھا: احکام و مسائل

پہلی

وزارت اشاعت

تہذیب و تمدن کے تعلق میں کتابیں ہیں۔ ۱۔ کتابتِ اسلامیہ میں
نیز اس کے تعلق میں دیگر کتابیں ہیں جو اس کے تعلق میں ہیں۔ ۲۔ کتابتِ اسلامیہ میں
کتابتِ اسلامیہ میں

۱۔ تمام
۲۔ تمام
۳۔ تمام
۴۔ تمام

قرآن سے

قرآن کی روشنی میں قرآن کی روشنی میں قرآن کی روشنی میں قرآن کی روشنی میں
قرآن کی روشنی میں قرآن کی روشنی میں قرآن کی روشنی میں قرآن کی روشنی میں
قرآن کی روشنی میں قرآن کی روشنی میں قرآن کی روشنی میں قرآن کی روشنی میں

۱۔ تمام
۲۔ تمام
۳۔ تمام
۴۔ تمام

۱۔ تمام
۲۔ تمام
۳۔ تمام
۴۔ تمام

Islamic Books Centre
100, 101, 102, 103, 104
105, 106, 107, 108, 109, 110

۱۔ تمام
۲۔ تمام
۳۔ تمام
۴۔ تمام

Arabic Academy Ltd
100, 101, 102, 103, 104
105, 106, 107, 108, 109, 110

۱۔ تمام
۲۔ تمام
۳۔ تمام
۴۔ تمام

Islamic Books Centre
100, 101, 102, 103, 104
105, 106, 107, 108, 109, 110

Arabic Academy Ltd
100, 101, 102, 103, 104
105, 106, 107, 108, 109, 110

فہرست عنوانات فتاویٰ رحیمیہ جلد ہفتم

کتاب الانعام والنذور

- ۲۳ جہنمی قسم کا مارا جاتا ہے؟
- ۲۳ ۱۰۰۰ سال کی عاقبت میں جہنمی عشت میں جہنمی نرے؟
- ۲۳ وہی کے نام پر لڑائی کرنے کی غلطی؟
- ۲۵ اس جہنمی نرے کی عذوبتی کیا میں وہ جلاہا سکتا ہے؟
- ۳۶ روزہ کی عذوبتی صورت میں عذوبتی کی جو سکتا ہے یا نہیں؟
- ۴۱ قسم کا انہی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟
- ۴۵ شہادت دینے والی سے کہہ کر قتل سے بات کرنا ہے؟
- ۴۷ پروردگار کا عذوبتی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟
- ۴۷ کسی جہنمی سے کہہ کر عذوبتی کیا جاتا ہے؟
- ۴۸ جہنمی سے کہہ کر عذوبتی کیا جاتا ہے؟

کتاب الحدود و نقصان والدبائ

- ۴۹ قتل نسائے مسلمہ کی عذوبتی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟
- ۵۰ عذوبتی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟
- ۵۱ عذوبتی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟
- ۵۱ عذوبتی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟
- ۵۲ عذوبتی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟

کتاب الاعازہ

- ۵۳ عذوبتی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟
- ۵۳ عذوبتی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟
- ۵۳ عذوبتی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟
- ۵۳ عذوبتی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟
- ۵۳ عذوبتی میں سے کون کون سے باتیں ہیں؟

صفحہ	مضمون
۱۰۱	مسجد میں فرقہ گارہ و شر یہاں کے دشمن کا چند دینا
۱۰۲	مسرت منوہ میں مسجد کی زمین سے کوئی پودہ کی جانے؟
۱۰۳	مکہ کے مسجد کی تنگی سے پانی جو نکلے تو یہ نہیں؟
۱۰۴	مسجد شروع کرنے کا وقت ناما
۱۰۵	مسجد کے اوپر منزل کا کمر میں کوئی نماز نہ آنا اور نیچے اس مسجد کو نہ آنا
۱۰۶	مسجد فرمایا انعام رکھنا جائز ہے یا نہیں؟
۱۰۷	کمرہ میں جانے کے لئے مسجد کی چھت کو راستہ نہ بنا
۱۰۸	قبروں کی جگہ مسجد میں بنائی کرنا
۱۰۹	مسجد کی تعمیر میں زکوٰۃ کی رقم دینے کے لئے جائز کرنا
۱۱۰	ان کا مجمع اس میں ایسا مسجد میں نہ بنا
۱۱۱	مسجد کی وقف جگہ نہ ہو مسجد تعمیر کرنا یا عام وظائف کے لئے نہ کرنا
۱۱۲	مسجد شریقی کی بنائی منزل پر عمارت کے خلاف کا قیام کرنا
۱۱۳	مسجد یا محکمہ یا عمارت گھر میں نہ
۱۱۴	جس مسجد میں عمارت نہ ہو مسجد محلہ کے حکم میں ہو نکتی ہے یا نہیں؟
۱۱۵	مسجد کی زمین میں اکھاڑ دینا
۱۱۶	مسجد کے احاطہ کے کمرے تعمیر نہ کرنا
۱۱۷	خرابہ اور تعمیر مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنا
۱۱۸	مسجد پر قبضہ کرنے کو نہ لینا
۱۱۹	مسجد میں تبلیغی تعلیم کہاں کی جائے؟
۱۲۰	مسجد کی جگہ محفوظ رکھنے کے لئے وقف محل کرنا
۱۲۱	نماز کے وقت مسجد کے نیچے خرش نہ بنا
۱۲۲	گزارے وقت مسجد کا دروازہ یا عمارت بند نہ کرنا
۱۲۳	نماز کے وقت مسجد کے دروازے پر نہ لگانا
۱۲۴	مسجد میں بیانی چل کرنا
۱۲۵	مسجد میں مکان خوانی یا حروف خوانی کے لئے مسجد کی بجلی استعمال کرنا
۱۲۶	مصدقہ کی عمارت میں شریعی کی بنی ہوئی رقم مسجد میں استعمال کرنا
۱۲۷	مسجد کے وقف قرآن کو پڑھنے قرآن سے ملنا
۱۲۸	مسجد کا مکان دینک کو مایہ پر نہ

صفحہ	مضمون
۱۱۲	مسجد کی تعمیر نے زمانہ میں نہ زیادہ مساجد موقوف کرنا کہہ رہے؟
۱۱۳	مسجد کی صفائیں عید کا دس دن قبل استعمال کر سکتے ہیں
۱۱۴	پٹنہ کی رقم مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنا
۱۱۵	جوئے پکان کر مساجد خانہ میں داخل ہو کر
۱۱۶	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۱۷	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۱۸	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۱۹	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۲۰	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۲۱	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۲۲	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۲۳	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۲۴	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۲۵	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۲۶	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۲۷	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۲۸	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۲۹	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۳۰	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۳۱	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۳۲	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۳۳	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۳۴	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۳۵	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۳۶	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۳۷	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۳۸	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۳۹	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۴۰	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۴۱	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۴۲	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۴۳	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۴۴	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۴۵	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۴۶	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۴۷	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۴۸	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۴۹	مسجد میں برقی پتھر لگانا
۱۵۰	مسجد میں برقی پتھر لگانا

مضمون

صفحہ

ایک مسجد کو جو بدنامی سے نہ ہو کھڑی کھڑی آج کے ہے۔ اسے اس لیے کہ

۱۲۹

اس کی مسجد میں آج

اس وقت کے لیے اس لیے کہ اس مسجد پر ایک بزرگ کا

۱۳۰

مکان اس کے لیے

۱۳۱

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۳۲

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۳۳

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۳۴

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۳۵

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۳۶

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۳۷

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۳۸

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۳۹

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۴۰

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۴۱

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۴۲

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۴۳

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۴۴

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۴۵

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۴۶

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۴۷

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۴۸

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۴۹

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۵۰

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۵۱

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۵۲

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۵۳

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

۱۵۴

اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ اس کے لیے کہ

صفحہ	مضمون
۶۳	فیرے حرم کے حرم میں یہ نہ رہا، اس کی زندگی بڑا چمکا گیا ہے؟
۱۶۳	سیدنی رقم اشتر کرنا اور اپنے اہلی کی عزت
۱۵	سیدنی کے ساتھ پانچ لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
	اس کا ان کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت میں پانچ لاکھ کا مال خرید دینا
۱۱۵	شرکت کے لئے پانچ لاکھ کی قیمت
۱۶۷	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
	(۱) اور اس کی قیمت میں سیدنی خیمہ میں خرید کر لے لیا
۱۶۷	(۲) سیدنی خیمہ میں سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت
۱۶۸	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
۱۶۹	سیدنی خیمہ میں سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت
۱۷۰	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
۱۷۱	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
۱۷۲	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
۱۷۳	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
۱۷۴	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
۱۷۵	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
۱۷۶	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
۱۷۷	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
۱۷۸	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
۱۷۹	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا
۱۸۰	سیدنی کے لئے ایک سو لاکھ کی قیمت سیدنی خیمہ میں مقیم کرنا

صفحہ	مضمون
۱۸۰	نشداد و حماقت خانہ میں امام کا ایک دو صنف چھوڑ کر رکھا ہوا۔
۱۸۰	بیٹ محمد کی نشست نامتھوڑی ہے یا اس کی پشت قبلہ کی طرف ہے تو اس کی درستی ضروری ہے
	کتاب الشریکۃ
۱۸۱	شرکاء میں سے ایک کو دوسروں کی اجازت کے بغیر شیعہ نہ کرنا۔
۱۸۱	بچے نے زمین خریدی تو اس کا کیا حکم ہے
۱۸۱	شریک کی عدم موجودگی میں مشترکہ چیز بیچنا۔
۱۸۲	باپ بیٹے ساتھ کاروبار کرتے ہوں تو جو آمدنی ہوا اس کا یہ حکم ہے؟
	زوجہ اپنے شوہر کو بیعت سے گھر میں کاروبار کرتے ہوئے اور اس کی
۱۸۲	اکل پوٹی کی اولاد اس میں حق دار یا نہیں؟
۱۸۳	عقد شرکاء میں ایک شریک ملازم ہو کر کام کرے اور معین تنخواہ لے تو کیا حکمت
۱۸۳	ایک شخص کی دوکان اور دوسرے شخص کی زمین کو کسی شخص کو بیعت کر کے بیچا جائے؟
۱۸۵	شاہی شدہ بیٹے باپ کے ساتھ رہتے ہوں تو ان کی آمدنی میں کسی کی شراہ کی
۱۸۵	نسختہ فی الشریکۃ
۱۸۵	کسی کا مال اس کی دینی رضا مندی کے بغیر لے کر بیعت کرنا اور اس سے عہد کرنا۔
	کتاب الصلح
۱۸۵	مسلمانوں کے درمیان اختلاف کے وقت ان میں صلح کرنا اور صلح کا طریقہ۔
۱۸۶	لوگوں کے باہمی اتفاق و اتحاد کی بنیاد تقویٰ اور خوف خدا ہے۔
	کتاب النقطہ
۱۸۳	نہی میں کتنی چیزیں کالینہ اور استعمال کرنا کیسا ہے؟
۱۸۳	یہ اس میں بہت سی ہوتی ہیں ان کا حکم۔
	مایعوز بیعہ و مالا یعوز
۱۸۵	شراب شربت سے اب نہ پکنا اور اس سے اسی کو نہ کھینچنا کیسا ہے؟
۱۸۵	نقد و ادھار کی قیمت میں فرق ہوتا ہے یا نہیں؟
۱۸۷	مہیا اہل ان لوگوں کو بیچنا جو اس سے شراب کشید کرتے ہیں۔
۱۸۸	کاشانہ جو صرف شراب پانے میں استعمال ہوتا ہے اس کی تجارت کرنا۔

مضمون

صفحہ

مضمرات فی البیع

محرمات کا دھوکہ پر مبنی تجارت کی کیا حالت ہے؟

قرآن میں کون سی آیات

آیت کا مطلب

اہم تجارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن میں کون سی چیزیں حلال کر رہی ہیں؟

اہم تجارت کی حالت میں خرید و فروش کی کیا حالت ہے؟

اہم تجارت کی حالت میں

حق تلفی کے حقوق میں سے متعلق چند مسائل کے احکامات کے احکامات

تجارت کا اشتہار دینے کے ذریعہ

پوری کے پتھر میں سے نکالی ہوئی کوئیل اور تانہ کی قیمت

مردمانی قانون کے مطابق خرید و فروش کی حالت میں

بیگ مارکیٹ کے احکامات

مردمانی قانون کے مطابق خرید و فروش کی حالت میں

بیگ مارکیٹ کے احکامات

بیگ سے بیگ بازار کے احکامات میں سے کون سی چیزیں حلال اور حرام ہیں؟

بیع

بیع (۱) اصل بیع (۲) بیع کے احکامات میں سے کون سی چیزیں حلال اور حرام ہیں؟

بیع کے احکامات میں سے کون سی چیزیں حلال اور حرام ہیں؟

باب الفرض

بیع کے احکامات میں سے کون سی چیزیں حلال اور حرام ہیں؟

(۱) بیع

(۲) بیع

(۳) بیع

(۴) بیع

(۵) بیع

مردمانی قانون کے مطابق بیع کے احکامات

مضمون

۱۰۰

یہاں ہی (انیسوں) قرآن حکم

۱۰۱

ظہر، زہری، سات کے لیے مہربانی قرآن لیتا ہوا نہیں

۱۰۲

مہربانی کی حالت میں بیٹے سے لکھا، مہربانی قرآن لیتا ہوا

۱۰۳

مہربانی قرآن کے متعلق لکھا، یہ حکم ہے

۱۰۴

مہربانی قرآن میں کرب پر ہے

۱۰۵

صاحب المربوا

۱۰۶

مکہ کی تعمیر کے لئے وہ (قرآن) لکھتے ہیں کہ نہیں

۱۰۷

مکہ کے بیٹے کے لئے قرآن لکھتا ہے

۱۰۸

مکہ کی تعمیر پر قرآن لکھتا ہے

۱۰۹

بیٹے کے لئے قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۱۰

مکہ کی تعمیر پر قرآن لکھتا ہے

۱۱۱

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۱۲

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۱۳

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۱۴

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۱۵

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۱۶

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۱۷

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۱۸

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۱۹

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۲۰

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۲۱

بیٹے کے لئے

۱۲۲

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۲۳

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۲۴

مکہ کی تعمیر پر

۱۲۵

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۲۶

مکہ کی تعمیر پر قرآن کے متعلق لکھتا ہے

۱۲۷

صفحہ	مضمون
۲۹۰	آدمیہ نالی کی اجرت میں چھپنے والا اور جس نے جڑ نہ کھجھا مانا کون تھا
۲۹۱	مرد و عورت کا مکان چھپک کو کرایہ پر دینا
۲۹۰	بندوں کی سرحد پیش کو اجرت سے انکار ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا
۲۹۱	فلمی کا کہہ کر سننے والوں کو زحمت کے لئے کرایہ پر دینا
	(۱) اجرت کی گنجوا اور اس کا (۲) بار (۳) معقول مشاہیرہ کے لئے ائمہ مساجد کا تنظیم بنانا اور
	تکبوت سے قیود حاصل کرنا۔ (۳) اسلام میں مساجد کی اجرت (۴) اور اس کا صحیح نظام
۲۹۲	نہ ہر مساجد، صالح و فاجر اور اہل بتولی پر ہے۔ (۵) ہر زاق اللہ تعالیٰ ہیں۔
۲۹۳	مضافہ
۲۹۴	والی کی اجرت۔
۲۹۵	موقع محل کے اعتبار سے کرایہ میں اضافہ کا مطالبہ صحیح ہے یا نہیں؟
۳۰۰	ایسا رخصت کی تلافی
۳۰۲	مدرس تعلیمات کے ایام کی تخریفات کی سستی کب ہوگا؟
۳۰۲	کھیت پر پتھر
	(۱) کھیت پر پتھر یا مقررہ (۲) پتھر میں ملک چند و کم کے لئے جانے والے جہتسم کا
۳۰۳	پتھر میں سے ایک بڑی رقم بطور اجرت لینا
	ہونے یا نہ ہونے کے زیورات ہونے اور پائش کرنے کی اجرت کے طور پر
۳۰۴	اس میں سے کچھ ہوتا مکان لینا
	کاتب نے آدمی کو کاتب کی وجہ سے برکت تانیر سے تو مانگنے کا کام نہیں لے لیا۔
۳۰۵	اور آج بھی کام کی جو کاتب اورے پر کاغذ و دو ایکس طلب کی۔ اس کا حکم
۳۰۶	ہاؤس کو ختم کرانے کی اجرت لینا یا نہ لینا
	(۱) مطالبہ پر فوراً نالی کرے لے وہ سے مکان کرایہ پر لیا اب ان کی اولاد
۳۰۶	نالی نہیں کر رہی ہے (۲) کرپ میں اضافہ کرنے کا مسئلہ
	کتاب المصارف
۳۰۸	بڑی زمین دینے کا ہوا اور اس کے شرائط
	کتاب الہبہ
۳۱۱	زعمی میں مال کی نقد مرہط ہے نہ کہ میراث
۳۱۱	باب اپنی حیثیت میں دینے والی و ہائیڈروجن کے مقررہ خود کار کئے تو یہ صحیح ہے؟

صفحہ نمبر	مضمون
۲۲	زندگی میں مال کی تقسیم دیکھ کر میرا
۳۴	آہستہ آہستہ کرنے کا نظم
۳۱۳	کتنی لائے کوئی اور کتنی دوا دوا میں
۳۱۴	باپ کی زندگی میں بھروسہ اپنے حق کا مطالبہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟
۳۱۴	باپ اپنا حصہ انہیں صرف ایک دینے کو کہہ کر تو کیا علم ہے؟
۳۱۴	اودا میں ایک بچی غریب گھر میں ہے تو صرف اس کی مدد کرنا کیا ہے؟
۳۱۴	بچوں کا مال، اس باپ کی کوئی دینے کے
۳۱۴	اسکے بیٹے کے، میرے کان میں نے سے میرا اس زمانہ کا، ایک شمار دونا یا نہیں؟
۳۱۴	والدہ کے ہاتھ بیٹے کو ملی زمین دی تو کیا حکم ہے؟
۳۱۴	قافلہ تقسیم مکان میں سے نقل اور تقسیم اپنا حصہ دینے کو
۳۱۴	نئے منقسم مکان میں سے پتلا، نیا حصہ دینے کو یہ کیا اس کا حکم
۳۱۴	والدہ نے ایک بیٹے کو زمین دے کر دیکھ لیا، اس دنوں کی آمدنی کا، ایک کمان ہوگا؟
۳۱۴	توہنی راجہ کی چار سو روٹی مکان ایک وارٹ کو یہ لیا، یہ تو بہت صحیح ہوگا یا نہیں؟
۳۱۴	مشکت تو رست میں سے اس حصہ دینے کو یہ لے کر نے سے بہت صحیح ہوگا یا نہیں؟
۳۱۴	چریہ میں دی ہوئی چیز پر دینے والے کے پاس دیکھ کر آئے تو کیا کرے؟
۳۱۴	پھر نے، روٹی مکان میں اپنا حصہ دینے کو یہ لے کر
۳۱۴	بے گار، آدمی کا اپنی زمین میں اس تقسیم کرنا
۳۱۴	توہنی راجہ کی سے زمین کی دی ہوئی چیزیں، اس کا لینا
۳۱۴	مردم نے اپنی زندگی میں ایک زمین زمینوں کو، یہ تھی
۳۱۴	یہی اور اولاد کے ہوتے ہوئے اپنا تمام مال حصہ کو یہ لے کر لینا

کتاب الایمان والنور

جھوٹی قسم کا کفارہ کیا ہے؟

(سوال ۱) ایک شخص نے نوٹ میں جھوٹی قسم لے کر دعائی دی ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ کیا اس کی اہمیت درست ہے یا نہیں؟ نیز توبہ کی رو سے

(الصلوات) جھوٹی قسم کھانے والا کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے اس کے لئے کفارہ بھی نہیں۔ یہی وہ بارگاہِ خداوندی میں توبہ واستغفار کرتا رہے اور اپنے گناہ کی معافی چاہے اس کو نام نہانا جائز نہیں۔ اس کے پیچھے نماز نکرہ ہوتی ہے۔^(۱)

حفظ واللہ اعلم بالصواب

ستر ہزار ۰۰۰ کے رکعت نفل پڑھنے کی منت مانی ہو تو کیا کرے؟

(سوال ۲) میرے بھائی کے قرض میں نے سیری خطرناک بیماری سے گھبرا کر منت مان لی ہے میری صحت کے بعد ستر ہزار ۰۰۰ کے رکعت نفل ادا کرے گا وہ پندرہ برس سے بیمار ہے۔ اس کا دوا مان معروفیت سے کاروبار منبھاتا ہے اس لئے اب وہ ان نفلوں کو آٹھ آٹھ رکعت کر کے ۴۳ رکعت تک ادا کرتا ہے اس صورت میں ان کے ادا ہونے میں تقریباً آٹھ نو سو سال کا مہرنگ ہانے کا کیونسی صورت میں کوئی کفارہ وغیرہ ہو سکتا ہے کہ جس کے ادا کرنے کے بعد یہ سب نفلیں ماقہ اور معاف ہو جائیں۔ یا یہ نفل مہر کے دوسرے افراد بھی تقسیم کر کے ادا کر سکتے ہیں؟ میرا جان اس کی کوئی صورت آپ تحریر فرمائیں۔ جنتاً توبہ؟

(الجواب) کل نماز کی منت میں رکعتوں کی تعداد کے مطابق روزانہ سات دن میں پندرہ رکعتیں پڑھنے سے کفارہ کر سکے اور کر سکتا ہے مدت کی تعیین نہیں ہے لیکن جلد نیکویش ہو جانے کی کوشش جاری رہے۔ اس کے لئے کوئی کفارہ وغیرہ بدل نہیں ہے۔^(۲) حفظ واللہ اعلم بالصواب

ولی کے نام بکرا ذبح کرنے کی نذر ماننا:

(سوال ۳) ایک شخص نے اس طرح نذر مانی ”اے بزرگ میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں آپ کے نام پر بکرا ذبح کروں گا“ آپ کے حواہ پر ایسا نفلوں کا کام ہو گیا تو اس نے حواہ پر بکرا ذبح کیا اور نہ کوئی کشتہ لٹا کر یا داس کا بھری اس کے ساتھ ہزار پر نہیں جاری تھی لیکن اس کو بھی ذوق لگ گیا اب سوال یہ ہے کہ کیا آدمی مسلمان رہا یا نہیں؟ اس کی بیوی سے اس کا نکاح توٹ گیا یا باقی ہے؟ اگر نکاح رہا تو کسی دوبارہ نکاح کرنا ہوگا؟ اگر نکاح نہیں ٹوٹا تو ایسے آدمی کا شریعت میں کیا حکم ہے؟ کیا اس طرح کی نذر اور منت ماننا حرام پر بکرا ذبح کرنا وغیرہ نکاح کا مہر ہے؟

(۱) بل العیون من هو اصحاب علی بن ابی حمزہ الثکلبی فی ہذا شعبہ بالتم صاحب القول علیہ السلام من حلف کاذب ادعہ اللہ انوار ولا کفارہ فیہا الا التوبۃ والاسطوانۃ علیہ کتاب الایمان ص ۴۷۸

(۲) ومن سئل عن رجل حلف ان لا یسافر الا مع امرأۃ من حلف واجد۔ وہ عبادۃ مقصودۃ حرج الوضوء و تنکبہ الصیحت و وجد الشرط للصیحت بہ ازاد النادر الحقیقت من لاد و سئل علیہ قولہ یمامی کسوم و صلا و صلفۃ و حلف و اعتکاف و زحمان مع امثلی من صلفہ فی احکام النذر ج ۳ ص ۴۳۵

تو یہ بھی سمجھو کہ وہ مال اور اس کے مثل اور چیزوں کو نہ ایام کے مزار پر ٹھاپ کے لئے لے لیا کرتے ہیں وہ بالاجہاں
 ۲۰ ام میں۔ جب تک کہ زندہ جتن جوں پر نہ کچ کر۔ نہ کا ارادہ نہ لیا جائے اور اس پر سب تعلق ہیں اور اس میں بہت سے
 لوگ جتنا ہیں (عامگیری) مگر اراغی میں ہے وہ نہ کریں جو آخر عوام ہانتے ہیں جیسا کہ شاعر ہے کہ کسی غائب آدمی
 نے کسی پاکس پر اس لئے یا خود اس کو کوئی حادثہ پیش ہو تو وہ صلی کے مزار پر جانے سدا مزار کے خلاف کوسر پر نہ
 کر رہے ہے اسے میرے فلان پیدا کر آ جائے میرا غائب آدمی یا میرا ہوا جائے میرا نہیں بلکہ چوری ہو جائے میری
 حادثہ ہو آپ پر اس قدر مال اس قدر کھانا یا اس قدر پانی یا اس قدر تیل یا اس قدر سوں تیل یا اس قدر چرخ چرخاؤں
 کا تو انکی منت چندہ و جو نہ ہاں جتنا ہی اس ہے۔ اول تو اس لئے کہ یہ منت کھوتی کے لئے ہے اور جھوٹ کے لئے
 نہ کسی صورت میں ہاں نہیں اس لئے کہ منت عبادت ہے اور عبادت مخلوق کے لئے ہوتی ہی نہیں۔ اور اس وجہ
 سے کہ اگر گمان ہو کہ اللہ کی سوا اور دنیاوی میں بہت بھی متعرف ہے تو یہ اعتقاد کفر ہے۔ الی آخر وہ (العدا والبرائی)
 ترجمہ ماہ رسائل میں ۹۰۹ میں ۹۲

مال بد مند میں ہے۔ مجھ کو نہ اسے پورے قور و نہیاں و ایام بطواف کر دیکھ کر وہ آدمی خود اپنے خواہن و خوار
 برائے آئنا قبول کر دیں حرام است بلکہ چیز بازاں یہ کفری رسانند فقیر **اللہ** برائے انہا لغت گفت و از میں منع فرمودہ و گفتہ
 کہ قبر مرآت نہ کند۔ یعنی نہ انبیاء و اولیاء کی قبروں کی طرف جدہ کرنا اور ان سے دعا مانگنا اور ان کی تہذیب ماننا حرام ہے
 بلکہ بعض چیزیں کفر تک پہنچانے والی ہیں، فقیر محیہ اسلام نے ایسی چیزوں پر نکتہ فرمائی ہے اور فرمایا کہ میری قبر کو
 بہت نہ بنانا۔ (مال بد مند میں ۸۰)

لہذا اس طرح منت ماننا کہ اسے بزرگ میرا فلان کا مہو پائے گا تو آپ کے نام پر بکرا ذبح کروں گا آپ
 کے مزار پر انفاق کروں گا۔ اس وقت کہنا اور ارام ہے اور مشرکانہ فعل ہے نہ نہ مضطرب نہیں ہوتی، یہ چیز جہالت سے مراد
 ہوتی ہے کسی لئے تو یہ مستغنا لازم ہے اور کسی صورت میں حیا ظاہر ہر تقدیر کا حکم کیا جائے گا بشرطی میں ہے
 مع مہذکہ انشراح ان مایکون کفراً **انظروا بطل العمل بالکاح وما فیہ خلاف ہو مو بالاستغلو**
والسوءة وتجید الکاح وظاہرہ انہ امر احیاط الیہ (ضمی ج ۳ ص ۴۹ باب المرنہ) فقط واللہ
 اعلم بالصواب

جس کا نور کے ذریعہ کرنے کی نذر مانی کیا اس کو بدلاجہ کہتا ہے؟

(سوال ۳) بعد سلام سنسن: ایک مسند ریخت طلب ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے نذر مانی کیا کہ اگر میرا اتفاق کام
 ہو جائے تو میں اپنے دو کروں میں سے ایک کو صدقہ کر دوں گا اور ابھی کام ہوا نہیں ہے لیکن امید ہے کہ آئندہ وہ کام
 ہو جائے تو کیا ابھی اس بکرے کی قربانی کر سکتا ہے؟ اس کا فیصلہ یہ ہے کہ بکرے کی قیمت کا کر قیمت محفوظ رکھنے اور
 جب کام ہو رہا ہو جائے تو اس قیمت کا بکرا خرید کر صدقہ کر دے اور جو بکرا موجود ہے اس کی قربانی کر دے الے شرعاً اس کی
 اجازت ہوگی؟ یا تو جروا

(الجواب) صورت مسئولہ میں بھرتیہ ہے نہ دو بکروں میں سے جو چھاؤ اسے رکھ لیا جائے دوسرے کو فروخت کر دیا

جائے یا قرینہ کی گویا جہتے اور یہ بھی درست ہے کہ وہ لوگ کو فروخت کر دیا جائے یا قربانی کر دی جائے اور جب کام پورا ہو جائے تو ایک مگرے کی قیمت صدقہ کر دی جائے یا اس کا بکرا خرچہ کر صدقہ کر دیا جائے دونوں صورتیں جائز ہیں۔ اس قسم کی سواں کے جواب میں حکم الامت حضرت مولانا شرف علی قناوی قدس سرہ نے ارکام فرمایا ہے: ”یہ بھی اختیار ہے خود ادا کر کے صدقہ کر دے یا بکری کی قیمت کا تصدق کر دے اور بیع ادا کرنے بعد بھی دونوں اختیار ہیں کہ خواہ روزی بکری خرچہ کر دے یا وہ قیمت صدقہ کر دے (امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۳۹۹) ملاحظہ اندام عالم بالصواب۔
نکذی الحجۃ ۱۳۹۲ھ

روزہ کی غدر کی صورت میں فدیہ ادا کیا جاسکتا ہے یا نہیں:

(مسوال ۵) اگر نے غدر مانی کہ اگر میرے بھائی کی طبیعت ٹھیک ہوگی تو میں جس روز سے رکھوں گا زیہ کے بھائی کی طبیعت کچھ ٹھیک ہوگی تب اور اب وہ اپنی غدر پوری کرے چاہتا ہے لیکن زیہ تاجر ہے اس کو روزہ رکھنا مشکل ہوگا اور پابندی نہ ہو سکتی تو وہ ان روزوں کا فدیہ دے سکتا ہے یا نہیں؟ یہ روزہ ہی رکھنا ضروری ہے؟ بینا توجروا۔

(الجواب) صورت مسئلہ میں برادر بیک طبیعت ٹھیک ہو جانے پر زیہ پر ایک ماہ کے روزے رکھنا ضروری ہیں، مسلسل رکھنا ضروری نہیں مگر مطلقاً ہی نہ ہو سکتا ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے: وقد روی عن محمد بن علی بن علق السخري بشروہ بن عبد کبیر کہ قال: ان شفعی اللہ منی فی ان لا یخرج منہ بالکفارة کل طلی المصنوع ویلزمہ عن مامی کل فی فتاویٰ قاضی خان الامام محمد فرماتے ہیں: اگر غدر کسی شرط کے ساتھ مطلق کی جس کے پورا ہونے کی اسے تمنا ہے جیسے یہاں کہا ”اگر اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو شفا عطا کرے یا میرے کم شدہ کو واپس لوٹا دے تو میں یہ کام کروں گا تو کفارہ کافی نہ ہوگا اور جس چیز کی غدر مانی ہے وہ پورا کرنا لازم ہوگا (فتاویٰ عالمگیری ج ۳ ص ۱۳۰) (چاپ اول سن ۱۳۲۳ء)

دوسری جگہ جو لولہ اللہ علی ان اصوم شہر امثل شہر رمضان ان نوى المسألة فی السابع یسرمہ صوم شہر متابعاً وان نوى المسألة فی العدد اولم یکن له نیالزومہ ان یصوم نقص یوماً ان شاء صام مطلقاً وان شاء متابعاً کل فی المصنوع۔ یعنی اگر اس طرح غدر مانی میں ماہ رمضان کی طرح ایک مہینہ کے روزے لے لے کے دے یا پھر رکھوں گا، اگر اس سے پہلے مراد ہو کہ رمضان ماہ مسلسل ایک ماہ کے روزے رکھوں گا تو اس کو کفارہ ایک ماہ کے روزے لازم ہوں گے اور اگر یہ نیت ہو کہ رمضان کے روزوں کے بعد (گنتی) کے مطابق روزے رکھوں گا یا کو نہ نیت نہ ہو تو اس کو تیس روزے لازم ہوں گے یا بے حشرقی رکھے یا مسلسل۔ غدر مانی کو کفارہ (فتاویٰ عالمگیری ج ۳ ص ۱۳۰) کتاب الصوم الباب السادس فی فتنہ رکنہ واللہ اعلم بالصواب۔

قسم کا کفارہ صرف ایک مسکین کو دینا صحیح ہے یا نہیں:

(مسوال ۶) قسم کے کفارہ میں یہ ہیں یا اس کی قیمت میں مسکینوں کے بجائے ایک ہی مسکین کو دینا صحیح ہے یا نہیں؟ بینا توجروا۔

(الجواب) ایک شخص کو ایک ہی دن میں پورا کفارہ دینا صحیح نہیں ہے، ہاں ایک مسکین کو اس دن تک صدقہ قطر کے برابر

تہوں یا اس کی قیمت دینا نہ ہے یا یہ کسی تہین کو سزا دینا نہ ہے اور نہ کسی کو سزا دینا نہ ہے۔ (قولہ عشرہ مساکین) ایسی شخصیات کو نقد یا کسی نو خطی مسکیناً و احناً فی عشرہ ایام کل یوم نصف صاع بحدوز لو اعطاه فی یوم واحد بعد ہفت فی عشرہ ساعات قبل یجزی و قبل لا ہو الصحیح لانه انما جاز اعطائه به فی الیوم الثانی لئلا یتراکم مترتبه مسکین آخر لتجدد الحاجۃ من حلیہ السید ای السعد رضاعی ج ۳ ص ۱۲ مطلب کفارة الیمین فقط واللہ اعلم بالصواب

شوہر نے بیوی سے کہا اگر تو فلاں سے بات کرے تو مجھے طلاق کی قسم:

(سوال ۷) (ا) یہ نے اپنی بیوی سے کہا ”تو میری بہن کے کمر لگی یا بہن سے بات چیت کی اسی طرح میری جلد سے بات چیت کی تو مجھے طلاق کی قسم“ تاہم بعد از آئی و زید نے جن جن دعووں سے بات کرنے سے منع کیا تھا ان سب سے بات کر لی و زید نے بہن کے کمر لگی تو مستندہ زید کے کاع میں رہے گی یا نہیں؟ اور اس پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ دلائل سے آراستہ فرما دیں۔ فتاویٰ رضویہ ص ۵۷ ج ۵ نمبر ۱۰۵ ”طلاق کی قسم“ اس فقرے سے طلاق واقع کے وقوع کا فیصلہ فرمایا ہے صورت مسئلہ کے حکم کو لاؤ متذکرہ میں رہیں تو جواب۔

(الجواب) صورت مسئلہ میں اور فتاویٰ رضویہ ص ۵۷ ج ۵ کے جس سوال و جواب کا آپ نے حوالہ دیا ہے اس میں فرق ہے، فتاویٰ رضویہ کے سوال کی نوعیت یہ ہے بیوی نے کہا ”سب جو چھوڑ دینے اور میری طلاق کی قسم کھائے اس پر تو میرے کہا مجھے طلاق کی قسم منظور ہے شوہر کے جواب کی وجہ سے بہن کے اتفاقاً کا اور اس کے طلاق کرنے (یعنی جو اٹھنے) پر ایک طلاق واقع ہوئی کے وقوع کا ختم لگایا گیا ہے۔ مگر صورت مسئلہ میں صرف شوہر کا یہ قول مذکور ہے ”اگر تو میری بہن کی گھر آئی یا میری بہن یا میری بہن سے بات کرے تو مجھے طلاق کی قسم“ اس میں بہن کا یہ بات چیت کی طرف سے اور سوال میں بیوی کا جواب مذکور نہیں ہے۔ لہذا صورت مسئلہ میں شوہر کے حق میں بہن کا اتفاقاً نہ ہوگی کے حق میں (نیت اگر بیوی نے جواب میں یہ کہا ہوتا) اس مجھے یہ منظور ہے تو بیوی کے حق میں بہن سے منع نہ ہو جائے اور فتاویٰ میں و لوقالی علیک عہد اللہ ان فعلت کذا افعال نعم فالخالف المجیب۔ ثانی میں ہے (قولہ فالخالف المجیب) ولا ہمیں علی البتہ وان نومی الیس خانیہ و فتح ای لا سبب الخلف الی الخلف المجیب فلا یفعل ان یفعل الخلف غیرہ (فرمختار و شامی ج ۳ ص ۱۹۱ کتاب الایمان۔ فیہ کتاب الحدود) فقط واللہ اعلم بالصواب

ہر جو کہ روزہ کی نذر مانی تو کیا خاص جمعہ کی کاروبار ضروری ہے؟ اور

کسی وجہ سے نہ رکھنا تو کیا حکم ہے:

(سوال ۸) (ا) یہ بیان تھا اس نے نذر مانی کہ اگر میں صحت پاب ہو جاؤں تو ہر جمعہ روزہ رکھ کر دوں گا۔ اللہ نے صحت دے دی تو کیا زیادہ کو خاص جمعہ کی کاروبار ضروری ہے؟ یا نہ شمس کی دن راز رکھنے سے نذر دانا ہو جائے گی اور کیا

(۲) یہ بیان تھا اس نے نذر مانی کہ اگر میں صحت پاب ہو جاؤں تو ہر جمعہ روزہ رکھ کر دوں گا۔ اللہ نے صحت دے دی تو کیا زیادہ کو خاص جمعہ کی کاروبار ضروری ہے؟ یا نہ شمس کی دن راز رکھنے سے نذر دانا ہو جائے گی اور کیا

۱۰۰ کی بجائے کہ ہر جمعہ روزہ رکھنا چاہئے گا جب کہ نیت میں پوری زندگی کا ہر جمعہ شامل ہے، مگر کسی عذر سے یہ روزہ نہ رکھ پائے تو قضاء رکھ سکتا ہے یا نہیں؟ فقہاء کا جواب ہے۔

والا جواب: جلد اول صلیب ۱۰۰ مسؤل میں جب فرم فرماتے ہیں کہ نیت میں کر کے نہ رکھائی ہے اور اس کی نیت تعدی کے دن روزہ رکھنے کی ہے تو شرط پوری ہوئے پر صرف ہر جمعہ کا روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ نیت میں کسی اور دن روزہ رکھنا کافی نہ ہوگا اور اگر کسی ہجری یا غریب سے جمعہ کا روزہ نہ رکھ سکے تو دوسرے دن اس کی قضاء کرے اور چونکہ فرم فرماتے ہیں کہ یہ روزہ ہجری عمر روزہ رکھنے کی نیت تھی، تو پوری زندگی ہر جمعہ کا روزہ لازم ہے، آئندہ شش ماہی ہونے کی وجہ سے یا ذریعہ معیشت کے سخت اور مشقت طلب ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو روزہ کا فطر پر ادا کرے اور اگر فریضہ کی وجہ سے نہ پڑا کر کے چھ روزہ ہو تو استغفار کرے۔

ثاویں جائزہ کی جگہ ہے، "وإذا نذر بصوم کل خمیس یا ہی علیہ فافطر خمیساً واحداً فعليه قضاء"، کنہ فی المحیط ولو احرا القضاء حتی صار شیعتانیا و کان النذر بصیام الأبد فعبر لذلك أو ما ضاع له بالمعصية لكن صناعته شاقا نہ ان یعطر ویطعم نکل یوم مسکیناً علی ما تقدم و ان لم یقدر علی ذلك لعسر نہ یمنع فوطئہ انہ هو المغفور الذرحیم ولو لم یقدر لتسدة الزمان کأنه حر له ان یعطر ویطعم الشاء بیقسی، کنہ فی فتح القمیر (فتاویٰ عالمگیری ص ۱۳۵ ج ۱ الدب السادس فی النذر)

(ان جعل علی نفسه ان یصوم الیوم الذی یقدم فیہ فلان وجعل علی نفسه ان یصوم الیوم الذی یعاقب فیہ فلان اذا فوفی فلان فی الیوم الذی قدم فیہ فلان فعليه صوم ذلک الیوم وحده ابداً ولا شئ علیہ غیر ذلک، کنہ فی المحیط (عالمگیری ص ۱۳۳ ج ۱ باب نمبر ۶ فی النذر: فقط والله اعلم بالصواب ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ)

کاروبار میں آدمی کا اپنے کاروبار میں سے ایک متعین رقم اعزاء واجب کو دینے کی نیت کرنا: (مسؤل ۹) ایک صاحب کاروبار میں یہ نیت کرتے ہیں کہ مجھے پرمیہ نفع ہوگا اس کا ایک فیصد متاعہ نکال کر اپنے عزیزوں کو دوں اور اپنے کامبر کی خدمت میں پیش کر دوں گا بشرطہ اس رقم کی کیا حیثیت ہے؟ نیز اتنا تو دوا (الجواب) یہ صرف ایک روپے نہ ضرورت نہیں ہے لہذا اس کو نقد اور غیرات (امداد) کی رقم کہا جائے گا۔ ہر ضرورت منہ کو چاہیے وہ حق رکھتا ہو یہ رقم جی جاسکتی ہے۔ فقط والله اعلم بالصواب۔

کتاب الحدود والقصاص والديات

قوی فساد کے موقع پر قتل مسلم کے عوض کسی بھی کافر کو قتل کرنا۔

(سورہ ۱۰) اندوات میں کسی جگہ مسلمان قتل ہوئے تو اس کے قتل کو عشا کرنا اور اداکار سے داد دے کر مسلمان اس کے بجائے کسی بھی کافر کو اپنے علاقہ میں پھیر لیا کر یا موقع پا کر قتل کر دیں تو شرعاً اس کی سزا پشیمانی ہے یہ نہیں ہے۔

(الحجاب) اگر کافر با مقابلہ پر مسلمان کو قتل کر چکا ہو یا اس سے خطرہ ہو یا قاتلین کی مذمت ہو تو اسے مارا جاسکتا ہے اور اگر بے قصور ہو تو مارا جاتا نہیں۔ علی بذات مرتبہ کہ وہ مقابلہ میں نہ ہو اور شیخ کاٹنی اور بچہ کو قتل کرنا درست نہیں۔ ان کے کہان میں سے کوئی مقابلہ میں آئے یا صاحب رائے ہو اور دشمنوں کا تعداد کم ہو۔ ہاں یہ دین میں ہے تو لا یعلموا امرؤ ولا صبیاً ولا شیخاً قاتلاً ولا طفلاً ولا امیاً لان المیح لقتل عشتا هو الحجاب ولا یتحقق منهم ولنہذا لا یقتل یا بس فتنق والمقطوع البیعی والمقطوع یدہ ورجلہ من خلافہ الی قولہ الا ان یکون احدہما لا یمن لہ رأی فی الحروب او نکور المرأة ملکة لعدی صورہا الی العبد وکذا یقتل من قاتل من ہولاء ذہبا لشورہ لان القتال میح حقیقہ ولا یقتلوا سجوناً لانہ غیر محتاج الی ان یقتل فیرقتل ذہباً لشورہ الخ وحشیہ اولین ص ۵۳۲ ج ۲ کتاب السر، باب کوفۃ القتالی۔

درختدار میں ہے تو پھیرا۔ عمن قتل امرأة وغیرہ مکنتہ وشبیخ حر (فان لا صبیح ولا بسل لہ فلا یقتل)۔ (راحمی مفعول) وامن ومصرہ وراہب واهل کنائس لم یخا لظہ الناس (الا ان یکون احدہم ملکاً) و مقاتلاً (او دارائی) او مال (فی الحروب ولو قتل من لا یحسن قتالہ) معن ذکر رفعہ الذیۃ والا مستعار فقط کائنات المعصی الخ۔

(در مختار مع الشیخ ص ۳۱۰ ہ ۱۱۱ ج ۳ کتاب الجہاد مطلب فی بیان نسخ المثلثہ) حسن حصین میں ہے جب کسی (سرور) کو کسی لشکر یا قوی دے گا میر (سپر مالدار) جائے تو (اس) اس کو خود اللہ تعالیٰ سے آہستے رہنے کی اور (بچہ) اپنے ماتحت مسلمان (سپاہیوں) کے ساتھ محلات (دار حسن سلوک) سے پیش آئے کی دیت نہ کرے پھر کہے۔

(۲) یطلقوا اسم اللہ والی اللہ علی ملۃ رسول اللہ ولا یقتلوا احباً فان ولا طفلاً ولا صبیاً ولا امرأة ولا تفلوا راضیاً عنکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین

جہاں اللہ کا نام لے کر لڑو اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے یمن پر قائم رہو کسی یوزمے کا کارہ آؤنی کو قتل مت کرو اور غیر خواہر کسی کمن لڑکے اور عورت کو بھی قتل نہ کرو، مالی غنیمت میں خیانت نہ کرو (بلکہ) مال غنیمت کو ایک جگہ جمع کرو (اور تقسیم کے بعد اپنا حصہ لے لو) اپنے ذمہ ای معاملات درست رکھو اور ایک دوسرے کے ساتھ اپنی

مذکور کرو ہے شک اللہ تعالیٰ اچھا سوچ کر نے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

فہم بعد بیٹ شریف میں آیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی کو امیر لشکر بناتے اور لشکر روانہ کرتے تو یہی وصیت کرتے اور دعائیں دیتے۔ (حسن حسن میں عربی) (حسن صمیم میں ۱۶۸ ص ۶۷۷) (۱۷۸ ص ۶۷۷) (۱۷۸ ص ۶۷۷) (۱۷۸ ص ۶۷۷)۔

ایک سیرٹ میں رقم لینا جائز ہے یا نہیں؟

(مسائل ۱۱) ایک سکوتر سوار کا ترکہ ہے ایک سیرٹ ہو گیا ترکہ والے نے اسے فکر مادی جسمانی چیز سے سکوتر کا بھی نقصان ہوا اور سکوتر سوار کا ہاتھ بیٹھ گیا، عدالت مجرم سے یا بیمہ کمپنی سے کچھ رقم دیوائی ہے تو یہ رقم لینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر لے سکتے ہوں تو لے کر خود استعمال کرے یا صدقہ کرے؟ سکوتر سوار مر جائے اور عدالت رقم دلائے تو کیا حکم ہے؟

والجواب: اگر یہ ثابت ہو جائے کہ سکوتر سوار بالکل بے قصور تھا ترکہ دار بوجہ اپنی قصور وار تھا تو عدالت اگر مجرم سے کچھ رقم دیوائے تو بقدر نقصان رقم لینا جائز ہے، مر جانے کی صورت میں شریعہ مجرم کے مال پر دست لادے تو یہ بھی جائز ہے۔ جو لوگ اس کے ہم پیشہ ہوں وہ اس کے لئے قہر میں ہیں، عدالت اگر سکوتر سوار کا قصور ہو تو اس کی ذمہ داری ترکہ دار پر ہے، نہ تصحیح نہیں۔

جواب آخرین میں ہے: من لاد قطعاً فھو ضامن لھا وطاً۔ فان رطلی بطور انما ضامن بہ الدیۃ علی العاقلۃ لان القائد علی حفظ القطار کالقاتق وقد اسکھ ذلک وقد صار معدياً بالقصور فیہ و تنسب یو صف انتعدی سب الضمان الا ان صماں النفس علی العاقلۃ فیہ ذای فی السبب، وضمان المال فی مانہ زہادیہ اخیرین ص ۵۹۷ باب جتایۃ الھیمۃ والجایۃ علیھا۔

نیز چاہیے کہ اگر اکب ضامن لھا او طات الذادیہ ما اصابت بہ بھا او وحلھا اور انسھا او کدمت او عطف و کذا اذا اصطدم۔ (دلائل ان العروہ فی طریق المسلمین مباح مفید بشرط السلامة لانہ یتصرف فی حقہ من وجہ وفی حق غیرہ من وجہ لکونہ مشترکاً بین کل الناس فقلنا بالاباحۃ بما ذکرنا لیعتدل النظر من الجاسین۔ الخ (ہدایہ اخیرین ص ۵۹۷) (ایضاً)

در مختار میں ہے: (وضمن عاقلۃ کل قاذر من) اور اجل (ذیۃ الاخر ان اصطدموا ماتتہ) رقم قضا علی لفقاً (در مختار)

ترکی میں ہے: (قوله ان اصطدمنا) ای تضار نایا لجسدنا ودر منتفی وھذا لیس علی اطلاقہ بل محمول علی مانہ انما نقابل لھا فی الاختیار سار وجل علی الذادیۃ لھجاء واکب من خطفہ لصدعہ فعطف البیحر لاضمان علی المقدم وان عطف المقدم فالضمان علی المؤخر وکذا فی مسیتیر اور در مختار و شامی ص ۵۳۳ ج ۵ کتاب الجنایۃ باب جتایۃ الھیمۃ)

الاحتیاء میں ہے فی قواعد امان رسم وجل سار علی ذلیۃ لھجاء واکب من علفہ فصدمہ لمعطف: نسو حر لاضمان علی المقدم، وان عطف المقدم فالضمان علی المؤخر۔ وکذا فی

السفینتین ، ولو کانا ذابین وعلیهما و اکبان قد استقبلت واصطلمتا فطعت احدھما فالطعمان علی الآخر۔ (الاختیار لتعلیل المختار ص ۳۹، ص ۵۰)

دیت شرعاً عاقلہ پر لازم ہوتی ہے مگر اس زمانہ میں عاقلہ پر لازم کرنا بہت مشکل ہے اس کے لئے تو شرعی قاضی چاہئے جس کے پاس قوت نافذ ہو۔

فی زمانہ ہمارے علم کے مطابق ایسی رقم عدالت برہہ کھنی سے دلواتی ہے اگر برہہ کھنی رقم ادا کرتی ہو تو چنگلہ برہہ کھنی کی آمدنی زیادہ تر سودی کاروبار سے حاصل ہوتی ہے لہذا اگر اس کے ورثہ بے حد محتاج اور ضرورت مند ہوں تو ان کے لئے برہہ کھنی سے رقم لے کر بقدر ضرورت استعمال کرنے کی گنجائش ہے اور زائد ادا ضرورت غریب کو دے دیں اور اگر وہ محتاج نہ ہوں تو پوری رقم غریب اور مساکین کو دے دی جائے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

زہر کھلا کر مارنا کیسا ہے:

(سوال ۱۲) زہر کی تیزی بدکار ہے۔ چند بار سزا دی۔ تب بھی بدکاری سے باز نہیں آتی۔ خود ڈوبنے دیکھا۔ چنگلہ آج کل سنگساری کی سزا کا اجراء ہوا ہے تو زہر کھلا کر مار ڈالے تو صحتاً تو نہیں؟ کیا بار ڈالنے کی گنجائش ہے؟

میتھو تو جیروا۔

(الجواب) شہر کے لئے جائز نہیں کہ زہر کھلا کر مار ڈالے۔ شرعی حد (سزا) ارم ہے اور یہ حد سلطان حاکم جاری کر سکتا ہے ورنہ القامۃ الامام او نائبہ فی القامۃ، فتاویٰ عدالت عظمیٰ کتاب الحدود ج ۲ ص ۱۳۳۔ شہر کو حق نہیں۔ جب اس نے بدکاری میں جہلاء ہونے کی حالت میں دیکھا ہے تو چاہئے کہ اس کو طلاق دے دے اور میراثی ہو تو ادا کر دے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

دار الکفر میں زنا کے ارتکاب پر سزا کی کیا صورت ہوگی:

(سوال ۱۳) مجھ سے ایک بہت سخت جرم ہو گیا ہے جس پر مجھ کو بہت ہی ندامت ہے اور دل سے چاہتا ہوں کہ اس جرم کی شریعت محمدیہ میں جو بھی سزا ہو وہ مجھ کو اس دنیا میں دیدی جائے تاکہ آخرت میں اس کی سزا سے بچ جاؤں اور دوسروں کو بھی اس سے عبرت حاصل ہو اور وہ اس جرم کا ارتکاب کرنے کی ہمت نہ کریں، وہ یہ ہے کہ ایک نوجوان لڑکی سے جو میری رشتہ دار بھی ہے زنا ہو گیا ہے اس کی جو سزا ہو وہ تحریر فرمائیں اور مجھ پر اس سزا کا اجراء کس طرح اور کہاں ہو گا وہ بھی تحریر فرمادیں، اس کا تذکرہ میں نے اپنے دوست سے کیا ہے، مجھے اس کی پروا نہیں ہے کہ لوگ ملامت کریں گے، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ دنیا ہی میں پاک ہو جاؤں امید ہے کہ مجھے جواب عنایت فرمائیں گے، میتھو تو جیروا؟۔

(الجواب) ایسے جرم کے لئے دو چیزیں ہیں اول توبہ خالص۔ تہائی میں حق تعالیٰ کے سامنے روئے گزرائے اور اپنے فعل پر اظہار ندامت کے ساتھ واقعی طور پر ترک فعل کا عہد و پیمان کرے کہ آئندہ ہرگز ہرگز اس فعل کا ارتکاب نہ کروں گا، زندگی بھر اس سلسلہ کو جاری رکھے اگر یہ توبہ خلوصیت کے ساتھ ہے تو صادق مصدوق رسول مقبول ﷺ کا فرمان واجب الاذعان ہے کہ توبہ کرنے سے گناہ اس طرح محو (مٹ) ہو جاتا ہے جیسا کہ کیا ہی نہیں تھا الصائب من اللہ کمن لا ذنب، لہ۔ الحدیث۔ دوسری چیز شرعی حد کا نفاذ ہے مگر ہندوستان میں اس کا نفاذ ممکن نہیں، دارالاسلام

میں، اوقات ہے، اور انہیں میں پادشاہ، غلام بھی ہے اور شہریدہ کا نفاذ بھی کرنا سکتا۔

حضرت مولانا محمد اقلیت اللہ صاحب دہلوی کے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

(جواب ۱۹۵) حدود و شریعتی تحفیہ دار الاسلام میں ہو سکتی ہے، اور انہیں میں پادشاہ اسلام بھی حد و حد میں کا نفاذ نہیں کر سکتا، جس پر حدود و شریعت میں حد و حد نہیں، ہمارے است پر لازم ہے کہ زانی و زانیہ کو اپنی طاقت پر جرح کر لیں جو قانون و احکام سے متصف و مبرا ہو، مثلاً حد و حد کا حکم یہی ہے کہ جب تک زانی و زانیہ تو پتہ نہ کریں اس وقت تک کوئی ان سے بدلہ نہیں لے سکتا۔ (کفایت المصلحت ص ۹ ج ۱ ص ۱۸۰ جلد دوم)

اور ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں

(سوال ۱) کوئی شخص اپنی محرمہ سے یعنی کن اور ماں اور نندہ وغیرہ سے مرتکب نہ ہو رہا ہے، ایسے شخص کے اہل شرع کیا تکمیل ہے؟ اگر وہ کیا ہے یا سہارا، ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کا گناہ ہے؟

(۲) ایک شخص ایک خاصہ صورت سے مرتکب رہتا ہے یعنی زانی ہے۔ اس رطبت کی ایک لڑکی ہے، جس سے معلوم کہ اس شخص کے بعد سے یہ لڑکی اور شخص کے مختلف سے غرض کہ شخص نہ ہو، لڑکی نہ ہو، وہ بھی اس کی ہی سے بھی مرتکب نہ رہتا اس زانیہ سے اس لئے نہ کیا حکم ہے؟ یعنی اقرب و دور۔

(جواب ۱۹۳) اگر وہ کبیرہ کے ارتکاب سے قاصر نہیں ہو، ناقص ہے، ہاں اگر وہ اس شخص و غیرہ کے ساتھ ہے، اس کا بدلہ بھی نہیں ہو سکتا، جو اس کا نہیں یہ بات، ملتان کی طرف بلائی قوی دلیل کے بموجب نہیں کر سکتے، یہی طریقہ دوسری صورت کا جواب ہے کہ ان میں سے جو شخص اس زانیہ کو ناقص سے شریعت کے تحت ہے، جس میں اس پر حد لازم ہے، اس شخص کا قصہ نہ ہو گا، نہ نہیں ہے اس سے مسئلہ نہیں ہوتا، اس سے کہ جراثیم ہوتا ہے، ایسے شخص سے تعلقات اسلام پر مسموم کا مصلحت و غیرہ کے ساتھ اس میں اور جب تک وہ تو پتہ نہ کرے، اگر اس کی تو پتہ کا غلط قرآن سے معلوم نہ ہو جائے اس وقت تک اس سے کجاست قائم رہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (کفایت المصلحت ج ۲ ص ۸۷ کتاب اللہ و الاحیاء والاموات واللہ اعلم بالصواب۔)

مرتبہ نے ہوئے کے بعد اسلام قبول کیا کرتا

(سوال ۱۹۴) ایک شخص نے ملتان کے ایک مسلمان سے پوچھا کہ (۳۵) سال تک اسلامی رہا، مرنے والے نے فرائض بھی انجام دیئے، اس کے بعد وہ مع اللہ مرتد ہو گیا اور بدعت مذہب کا اہل شیطان بن گیا، چھ سال اس بدعت میں گزارنے کے بعد پھر ایک بات نبی زہر شریف بہ سلام ہوا، کوئی کافر اسلام قبول کرتا ہے تو اس کے مذہب کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن آپ جو بدعت یافتہ شخص مرتد ہو گیا اور اس درمیان اس نے افعال گناہ کیے، اگر وہ بدعتی ہو، بدعت مذہب کی انتقامت کی اب وہ بدعتی مذہب قبول کرتا ہے یعنی نائب ہو کر شریف اسلام لے آئے، اسے تو کیا اس شخص نے اسلام لے لیا، اس سے زمانہ گناہ اس کے کہ وہ بدعتی ہو، جس طرح کہ مسلمان ہونے سے زمانہ گناہ نہ گناہ معاف نہ جاتے ہیں، اور وہ اپنے شخص کو بدعتی مذہب اسلام قبول کرنا، وہ اس کا نیا طریقہ ہے، یعنی اقرب و دور۔

اگر وہ بدعتی ہو، بدعتی مذہب اسلام قبول کرنا، وہ اس کا نیا طریقہ ہے، یعنی اقرب و دور۔

انکس نہیں ہے مگر عزم اور بہت کھین اور ہے (مذکورہ صورت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس پر اسلام پیش کرنے اور اس کے
 ایجاد کرنے اور کرنے کے باوجود خدا کا ذکر، شخص کو چاہئے کہ اسے تو اسلامی حکومت میں ایسا نہیں، جب انکس متا
 ہے۔ صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے خدا کی نعمت اور ایمان پالنے سے بڑا امتیاز قرار دیا ہے، اور
 کلمہ شہادت پڑھ کر عرفی دل سے ایمان لے لے لے اور کلمہ شہادت اس پر عظیم پر گریہ اناری کے ساتھ پڑھنا ہے تو
 امید ہے کہ اللہ اس کی توفیق فرمائے اور اس کے کانوں کو کھولے اور نگاہیں بے سمن اور مدعوں، احکام
 (علیہ السلام) سبحاناً علی اقصیٰ و تکشف شہیدہ و بحسب ثلاثۃ ایہ ان سمیعہ فان اسلم فیہا
 ولا قتل، لحدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (لا ینزع عنہ) سوی الا سلام و اگر عدا
 انکس الیہ بعد مطلقہ بالشیہادین (در محنت مع انکس) ص ۳۹۶، ج ۳ ص ۹۵ - باب القدر
 فقط واللہ اعلم بالصواب

جلوسید ہیں۔ (ترجمہ) اسے بخیر (۱۷) اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے کہہ دیجئے کہ (سرسے) نہیں کریا کریں
تھوڑی سی اپنی چادریں، اس سے چند پچیان ہو جایا کرے گی (کہ یہ آزاد عورت ہے) تو آزاد نہ دی جایا کریں گی
(ترجمہ حضرت انس سے روایت) اشرف علی قضاوی رحمہ اللہ (۱۸ سورہ بقرہ باب ۲۲)

غرض منشا شریعت یہ ہے کہ مرد و عورتیں آپس میں بے پردہ نہ ہوں اور ان میں اختلاف نہ ہو۔

مرد و عورتوں میں فطری طور پر ایک دوسرے کی طرف جاذبیت اور جنسی میلان موجود ہے اور شیطان ایسی
پوٹی کا زور لگاتا ہے کہ ان کو چمکائے سعادت کروے، اسی سے اللہ رب اعزت کا حکم نال ہے کہ مرد بھی اپنی نگاہیں نیچی
رکھا کریں اور عورتیں بھی دوس سے ان کے قلوب پر کمزور ہیں گمراہ و گمراہ کی طرف میلان اور غلط جذبات و خیالات
پیدا نہ ہوں گے۔ اور شاہد باری تعالیٰ ہے۔

قل للمؤمنین یغضوا من بصرہم ویحفظوا افروہم ذلک ازکی لہم ان اللہ خبیر بما
یصنعون یعنی آپ (ﷺ) مؤمنین سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ
تمہارے لئے دل کی صفائی اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے، بے شک خدا نے پاک اپنے بندوں کے کام سے واقف اور باخبر
ہے (سورہ نور پارہ نمبر ۱۸)

اسی طرح عورتوں کے تعلق ارشاد ہے۔ وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن
فروجہن۔ یعنی اور مومن عورتوں سے (بھی) کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں
(سورہ نور پ ۸)

حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمن اللہ الناطر والمظفر الیہ۔ اللہ کی
اعت ہے بہن تحریم عورت کو دیکھنے والے پر اور اس عورت پر بھی جس کو دیکھا جائے (مشکوٰۃ شریف ص ۲۵۰ باب
الناظر والمظفر)

نیز حدیث میں ہے: العینان زنا ہما فظنر والا ذنای زنا ہما الا سماع و اللسان زناہ الکلام
واللسان زناہا البطن والرجل زناہا الخطی والقلب یہوی ویضنی ویصدق ذلک الفرج ویکفہ
آکھڑنا کرتی ہے اور اس کا زنا غیر کو دیکھنا ہے، کان زنا کرتا ہے اور اس کا زنا ہا جس سناتا ہے۔ ہاتھ زنا کرتا ہے اور ان کا زنا
غیر کو کھانا (اور مس کرنا) ہے پاؤں زنا کرتا ہے اور اس کا زنا چمکانا ہے اور دل خواہش وقتا کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی
تصدیق کرتی ہے یا کھڑب (مسلم شریف ص ۳۳۶ باب اللہ علی ابن آدم خطہ من الزنا وغیرہ)

نیز حدیث میں ہے: عن جریر بن عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر
العصاة فامرنی ان اصرف نظری۔ یعنی حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ
ﷺ سے نا عزم عورت پر نا کھلی (بے احتیاط نظر کرنے کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں فوراً
اپنی نگاہ ہٹاؤں (مشکوٰۃ شریف ص ۲۷۸ باب انظر الی الخوف)

نیز حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی لا تبغ النظر النظر فان لک
الاولیٰ ولیست لک الاخرة حضرت برید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی

و یحرم نكاحه سے بعد نكاح مست و انا، پہلی نظر (پہلی نگاہ) جو اپنا نكاح ملا وہ وہاں ہی ہے) قابل محرم ہے، دوسری نظر (دوسری نگاہ) جو قصد نہ ہو کہ وہ صرف نہیں (ایودہ شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف ص ۳۶۹ باب النظرین المخلوبہ)

اذا كان النظر آن من اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرمایا ہے، فقال ابو سكو، نعم، اذا ان الله صلى الله عليه وسلم يقول لك النظره الاولى اذا لم تكن عن قصد فلها اذا كانت عن قصد فهي الثانية صراہ.

یعنی نگاہ اولی سے وہ مرد ہے جو اپنا نكاح بلا قصد کے ہو لیکن جب کہ (بلا اجازت شرعی) بقصد ہو تو جس طرح دوسری نظر قابل مواخذہ ہے، اسی طرح پہلی نظر بھی ناقض مواخذہ ہے احکام القرآن ص ۳۸۸ ج ۳ سورۃ النور باب ما يجب من غص البصر عن المحرمات

نیز حدیث میں ہے۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النظر سهم مسموم من سهام ابليس فمن لم يكمها خوف ان الله اعطاه الله ايماناً يبعد حلاله في قلبه. یعنی باحرم کو کین ابلیس کے تیروں میں سے ایک ذرہ اتود تیر ہے جو اس کو اللہ کے خوف سے چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو میرا ایمان عطا فرماتا ہے جس کی عبادت وہ اپنے قلب میں پاتا ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۸ باب النظر المخلوبہ)

حضرت عینی علیہ السلام کا فرمان مبارک ہے اباحکم والنظره فقلها لزوج في القلب شهرة وكفى بها لغواً، یعنی (انہی امور میں) کہ تاک جھانک کرنے سے اپنے کو بچو ورس سے وہیں میں شہوت کا ج پیدا ہوتا ہے کہ اللہ سے پیدا ہونے کے لئے میں کافی ہے (احیاء العلوم ص ۹۸ ج ۳ بیان علی المرتد فی ترک الترویج والعلہ)

حضرت دلاوی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بچے حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: بشر اور سانپ کے پیچھے دو جا کر (انہی) عورت کے پیچھے نہ جانا (کہ یہ فتنہ شہوت کرتے ہیں تیر اور سانپ سے بھی زیادہ خطرناک ہے) فقال لابنه يا بني عسى خلف الاسود ولا تمش خلف انمودة احياء العلوم ص ۹۸ ج ۳ بیان عسی المرتد فی الترویج والعلہ)

حضرت عینی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی نے پوچھا کہ زنا کا آغہ نہ کھال سے ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: باحرم کو دیکھو اور عرس کرنے سے اور حضرت فضیل کا فرما ہے۔ ابلیس کہتا ہے کہ نظر (باحرم کو دیکھنا) میرا دروازہ تحریر ہے کہ میں بھی اس سے نفاذ نہیں کرتا، وفضل یوحییٰ علیہ السلام ما بعد، انہی قال النظر والشہی. وقال الفضیل یقول ابلیس هو فوسی القديمة وسهم الذي اعطيت به یعنی النظر احياء العلوم ص ۹۸ ج ۳)

جاسر الیرار میں ہے: فالمرأة لما كانت متغية من الرجال كان ذنبها منب لما روى انه عليه السلام قال لا ينه فاطمة ابی شنی عبر للمرأة قالت لا لری رجل ولا برها رجل ومتحس قولها وضمتها اليه وقال ذرية بعضها من بعض وكان اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم يسلون الشب والكوی فی الحيطان لئلا تطلع النساء علی الرجال.

یعنی عورت جب تک مردوں سے چھپیں ہوئی ہے اس کا دامن محفوظ ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی

[illegible]

نیز از شش — عس ای هیرد فانی قال رسول الله علی الله علیه وسلم اد ثلث امرکم
 حیثر کم و الغباء کم و السخا کم و اموکم کم و نوری بیکم فظنیر الارض حیثر لکم من عطیا
 و اد کاتبه مره که ضرر کم و باغ بکم حدتکم و اموکم که الی رسا کم قبض الارض حیث
 کم من ظلمت

[illegible]

قرآن مجید میں ہے کہ حاتم بن ابی اسحاق نے علیؑ سے کہا کہ تم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ تم کو اللہ تعالیٰ سے دے دے۔ (صحیح مسلم)۔

[illegible]

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد رفیع کاشانی کا تعلق جوہانہ خاندان سے ہے۔

”ان آیات میں محقق مردوں کی انبیاءت پر ایمان دیتے ہیں کہ مردوں کو کھوتوں پر ہم طرح کی نفسیات نہ ملے۔ ان کی اور عجمی دونوں قسم کی نفسیتیں مردوں کو کھالے تعالیٰ نے دی ہیں اور مردوں کو کھوتوں پر جانکامی دے دی ہے۔“

کتاب الوقف

قبرستان کی ہری گھاس نیلام کر سکتے ہیں یا نہیں :

(سوال ۱۶) قبرستان کی ہری گھاس نیلام کر سکتے ہیں یا نہیں؟ قبرستان کے چاروں طرف کانٹے کی بازئیں کے قبضہ کر لیا ہے تو گھاس بیچ سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) بلاعت اور آبیاری کے قدر کاغذ اور گھاس مبارک الاصل ہوتی ہے۔ ہر ایک اس سے نفع اٹھا سکتا ہے۔ کسی کی ملکیت اس پر نہیں ہوتی جب تک اس کا قبضہ میں نہ لے لے اس کو بیچ نہیں سکتے۔ کانٹے کی باز اور تار وغیرہ سے احاطہ (آپناؤ) کر لینے سے گھاس نہ مقبوض ہوئی نہ ملکوت، اسی طرح قبرستان کی گھاس بھی مبارک الاصل ہے کہ کسی کی ملک نہیں ہے کچھ سکیں۔ اس کاٹ لینے کے بعد بیچ سکتے ہیں مگر قبرستان کی ہری گھاس کا بیچ منع ہے، کیونکہ مردے اس کی بیخ کے فوائد سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ہاں خشک گھاس کو کانٹے کی ممانعت نہیں نور الا بیعنا میں ہے و قلع العشب من و الشجر من العفنة ولا یفسد بقلعہا سہا۔ یعنی، قبرستان کی ہری گھاس کو اکھیرنا اور رخت کو کانٹا کر دہے اور مرد و خشک ہو گئے، اس کو تو کر دہ نہیں ہے (ص ۱۳۲ کتاب الحرام فی فیضان الفقہ)۔

قبرستان کی ہری گھاس کاٹنا:

(سوال ۱۷) مگر قبرستان کی ہری گھاس کو کانٹا کاٹنا جانے اور برسات ختم ہونے تک دینا یا جانے اور دیکھنے کے بعد کاٹنا جائز تو گھاس خشک ہو جاتی ہے لیکن بہت خراب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ گھاس بہت گھنی اور گھنی ہوتی ہے یا دوبار بارش برسی ہے تو زمین پر گر جاتی ہے پھر جڑوں کے پاس سے گھنے اور سڑنے لگتی ہے۔ سو کھ جانے کے بعد کسی گھاس کے دام کم ملتے ہیں۔ بارش میں بھی سڑی ہوئی گھاس سبز نظر نہیں آتی بلکہ جڑوں میں سے سڑی ہوئی نھر آتی ہے صرف اوپر کا حصہ سبز نظر آتا ہے۔ تو ایسی حالت میں قبرستان کی گھاس ایک مرتبہ کاٹ سکتے ہیں یا نہیں؟ مینو، تو جروا۔

(الجواب) قبرستان کی گھاس کانٹے کی ممانعت اس لئے ہے کہ اس کی بیخ سے جو فائدہ مردوں کو ہوتا ہے اس سے وہ محروم ہو جاتے ہیں مگر قبروں کو چھوڑ کر قبروں کے آس پاس (اور گرد) کی گھاس جو پانی سے سڑ رہی ہے تو اس کو ممانعت ماننے یا مشائی کی ضرورت سے کاٹ دیا جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ نیز گھاس کی اطلاع اور دوری کے لئے قبر کے اوپر کی گھاس ایک آدھ لکڑی کاٹنے کی تمباکوش لٹک سکتی ہے۔ مگر مردوں کو کھانا اور کھانا لانا نہ دے کے پیش نظر یہ کاٹنا ہی افضل و بہتر ہے ہاں سوکھ جانے کے بعد کانٹے میں کوئی حرج نہیں۔ کبیری میں ہے کہ قبر کے اوپر سے ہری گھاس کو کانٹا کر دہے۔ خشک گھاس کو کانٹا کر دہ نہیں سو یکسرہ قطع النبات الوطیہ من اعلاہ دون الیاس (ص ۵۶۳ فصل فی الحائز بقسط و اذہ اعلم بالصواب)۔

کیا مقبرہ کی رقم مشاعرہ میں خرچ کر سکتے ہیں :

(سوال ۱۸) مگر وہ مقبرہ کی رقم مشاعرہ میں خرچ کرنا کیسا ہے؟

لا بشرطه سواء شرط عدمه او سکت لکنہ صائر بحیث لا یصح بہ بالکلیۃ بل لا یحصل مہ
شیئیں اصلاً او لا یصحی بموجبہ لہو لفظاً حائز علی الاصح افا کان یاذن العاضی وراہہ المصلحۃ
فیہ والثالث لا بشرطه ایضاً ولكن فی الجملۃ ویصلہ غیر مہ وبعاض ونعاً وهذا لا یجوز
استعمالہ علی الاصح المختار کذا حررہ العلامة قنای زائدہ فی رسالۃ الموصوعۃ فی الاستیذان
الخ (ضمی ج ۳ ص ۵۳۵ تحت مطلب فی استبدال الرکف وشروطہ) فقط والله اعلم بالصواب .
وقف علی الاولاد کی ایک صورت :

(سوال ۲۳) ایک شخص نے اپنے مکان وقف کیا اور کہا کہ یہ میری قریب آل وادار کے لئے وقف ہے تو اب اس
وآف مکان میں اس شخص کی ازکیوں کا حق ہے یا نہیں ؟ بیجاۃ جروا۔
والجواب : قریب کی اولاد میں از پید بھی شامل ہوں گی۔ وجہ قال ارضی هذه صمقنوفوفہ علی ولدی
کانت الفلۃ نولہ علیہ یستوی فیہ الذکر والا نلی . الخ (فتاویٰ عالمگیری ج ۳ ص ۲۰۶ کتاب
الوقف الباب الثانی الفصل الثانی) فقط والله اعلم بالصواب . ۳ شعبان ۱۲۰۵ھ

شیعہ آغا خانی کھو جے کو وقف کا قیام نہاتا۔

(سوال ۲۴) ایک مرموم صاحب خیر کی ملکیت سورت میں ہے مرموم کا کوئی وارث نہیں ہے، اس کی اس ملکیت میں
سولہ کنیدار۔ یہ ہیں اور وہ بھی اسی میں رہتے تھے انہوں نے اپنی وفات سے پہلے عمارت کی آمدنی کے لئے
یکہ زرے قائم کیا ہے اور وصیت کی ہے کہ اس کا جوامی ہو پہلے اس سے مکان کی تعمیر و مرمت کی جائے اور پھر جو رقم
بچا کرے وہ ملکہ کی چار مسجدوں میں تقسیم کیا جائے، مذکورہ عمارت کے کل پانچ افراد سنی ہیں جن میں ایک شخص شیعہ
آغا خانی کھو ج بھی ہے، ان میں منت و الجماعت خفی المسک ایسی آدمی کو ترسی (تہتم) قائم رکھ سکتے ہیں یا نہیں یا تسلی
بخش جواب منایت فرمائیں۔ بیجاۃ جروا۔

(الجواب) : وقف کے غلطی کی ہے کہ سنی زمینوں کے ساتھ آغا خانی کو ترسی بنایا، اب اگر اس کی وجہ سے وقف و مصلحتان
پہنچتا ہو اور وقف کا مقصد فوت ہو جائے تو بدو جاسکتا ہے، اگر قانونی طور پر اس کی خطوری ہوگی تو ترسی جانی چارہ چوکی
کے ذریعہ کاروائی کی جائے تاکہ کوئی قصہ نہ ہو۔

صورت مذکورہ میں سنی زمینوں کی اکثریت ہے تو ایک نے اگر مخالفت کی تو وہ کامیاب نہ ہوگا کیونکہ فیصلہ
اکثریت کی رائے سے ہوگا۔ بہر حال "نہ سائب بیچے" الٹھی ٹوٹنے کے اصول پر کام کیا جائے فقط والله اعلم
بالسواب۔ ۵ ذی قعدہ ۱۲۹۹ھ۔

طلباء کے چندہ سے قائم کی ہوئی انجمن کی شرعی حیثیت :

(سوال ۲۵) ایک مدرسہ میں ملاقات خراب ہوئے اس وقت وہاں کی انجمن کی صدارت احقر کے دوستی مدرسہ کی
نیلز شوری نے انجمن پر قبضہ کرنے کا حق مجتہم کو دے دیا ہے حالانکہ انجمن طلباء کی تھی اس میں کافی کمزوری ہیں اور

بہری چیزیں بھی ہیں، انجمن طلبہ کے بیسوں سے قلم بھی ملتی تھی، انجمن کا حساب کس کو دیا جائے؟ مجلس شوریٰ کو فیصلہ کہیں تک درست ہے، مجلس شوریٰ کا محال یہ ہے۔

”طلبہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۳ جون ۱۹۷۷ء کو مجلس شوریٰ کی مشفقہ مجلس نے جامعہ کے طلبہ کے نام سے براہ منجمن قائم ہے اسے غیر قانونی تسلیم کیا جاتا ہے اس کے علاوہ کوئی بھی تمام انجمنیں غیر قانونی قرار دی جاتی ہیں، جمعیۃ طلبہ کی کتابیں نکلے اور مسائل کو بھی بند کر دینے کا اختیار مجتہد صاحب کو دیا جاتا ہے۔“

۲۔ میرا کچھ ذاتی مال بھی مدرائے کے کمرے میں ہے اس پر بھی مجتہد صاحب نے قبضہ کر لیا، کیا شرعاً مال کا قبضہ کرنا چہ کر ہے، جواب مرحمت فرما کر ممنون فرماؤں، بیوقوف تو ہوں۔

الف جواب: (۱) جمعیۃ طلبہ کی حیثیت عرفاً وقف کی ہوئی طلبہ کی ذاتی ادارہ اور ذاتی کتب خانہ نہ ہوگا جب طلبہ ناراض ہو کر رہتے ہیں تو کتب خانہ کی کتابیں اور سامان ساتھ نہیں لے جاتے بعد میں آئے والے طلبہ نے لئے یہ چیزیں چلے جاتے ہیں، انجمن کا یہ دستور اس پر مال ہے کہ کتابیں اور سامان ذاتی نہیں اس لئے طلبہ کو طلبہ کا کوئی حق نہ ہوگا بعد میں آئے والے طلبہ اس سے مستثنیٰ ہوتے رہیں گے اس سلسلہ کا حساب اب مجتہد کو دے دیا جائے۔ فقط واللہ۔ علم بالصواب۔

۲۔ کمرے میں آپ کی ذاتی کتابیں اور سامان وغیرہ جو اس کا آپ مطالبہ کر سکتے ہیں کہ وہ آپ کا حق ہے۔ فقط واللہ علم بالصواب۔

قبرستان کے درختوں کو کاٹ کر ان سے مسجد اور مدرسہ کی اینٹیں پکانا:

(سوال ۲۶) ایک قبرستان جس میں چار کاٹیں مشنر آئے ہیں اور وہ قبرستان صرف ایک گاؤں کی قبرستان کا ہے اس گاؤں کے باشندوں نے دیگر تین گاؤں کے باشندوں کو اپنے مردے دفن کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اس قبرستان میں بڑے بڑے درخت ہیں ان درختوں کو کاٹ کر مسجد اور مدرسہ کی اینٹیں پکانے کے لئے وہ گاؤں والے یہ مانگے ہیں کہ قبضہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟ بیوقوف تو ہوں۔

الف جواب: قبرستان وقف نہ ہو سکتی کی ملک ہو تو اس کی اجازت سے درست ہے۔ اگر قبرستان وقف ہے تو غیر ضروری درختوں کو کاٹ کر اس کی قیمت قبرستان کا کامیاب بنانے اور اس کی مرمت میں اور قبرستان کی صفائی اور سیر و اردو درختوں کے لگانے وغیرہ کاموں میں صرف کرنا چاہئے۔ بلا قیمت و بہری جگہ دینے کی اجازت نہ ہوگی۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مسجد کی وقف جگہ بغیر کرایہ کے کسی ادارہ کو دینا:

(سوال ۲۷) مسجد کی مسجد وقف جگہ ہے، وغیرہ، ادارہ کو دینا چاہئے کے لئے دے سکے ہیں؟

(۱) مضمرۃ عنہا انتاج عظیمہ فیہا عی وجہیں اما ان کانت الا شجار لانتقل الحد الا حص مقبرۃ او غیر بعد لحد الا حص مقبرۃ یعنی النوحۃ الا ان المستقلۃ علی منہن اما ان کانت الارض مملوۃ بحدھا بالک و کانت مواتاً ملک لہا و تملکھا لعل القرۃ مقبرۃ علی القسم الاولی الا شجار بن مسلما علی منک رب الارض یصح بالاجار واسلما ما شاء۔ مع۔ فتاویٰ عالمگیری المسائل الخی بعود الی الا شجار الخ فی المعبرۃ الخ ج ۲ ص ۳۳

میں اپنے انتقال تک جس سے فائدہ اٹھائیں گی اس کے بعد وقف کے متونی (رضی) اپنے قبضہ میں لے سکتے ہیں۔ فقط ماخذ علم: مصوب۔

اصلی اولاد پر وقت کیا تو اولاد کی اولاد حق دار ہوگی یا نہیں؟

(مسئلہ ۳۱) ایک شخص نے ایک جائیداد اپنی اولاد پر وقف کیا ہے اور وقف نامہ میں اس طرح لکھا ہے۔ "میں اپنی یہ جائیداد اپنی سبکی اولاد پر وقف کرتا ہوں" وقف کا انتقال ہو گیا ہے، مرحوم کے دولہ کے اور اولاد کیا ہیں ان چار میں سے دائیوں اور ایک لڑکی کا انتقال ہو گیا ہے اب ایک لڑکی حیات ہے، مرحوم ایک بڑے کی اور دس دولہ کے درمیان لڑکیوں اور ایک بیٹی ہے۔

وہ وقت طلب امر یہ ہے کہ صورت مسئلہ میں مرحوم بڑے کی اولاد وقف کی آمدنی میں سے حق دار ہے یا نہیں؟ موجودہ صورت میں وقف کی آمدنی کس طرح تقسیم کی جائے؟ جو ترکیبیات یہاں کو ستائے؟ وضاحت کے ساتھ جواب عنایت فرمائیں۔ بیوقوف و حیران۔

(جواب) وقف نامہ یا اس کی نقل یا اس کی بولی تو آخر وقت آپ نے سوال میں وقف نامہ کی یہ عبارت نقل فرمائی ہے "میں اپنی یہ جائیداد اپنی سبکی اولاد پر وقف کرتا ہوں" اور محکمہ میں سبکی اولاد سے مراد بھی اول ہوتا ہے، اولاد کی اولاد اور انہیں بولی، لہذا اگر صورت میں جب تک سبکی اولاد میں سے کوئی بھی موجود رہے گی یعنی آمدنی کی مستحق نہ رہی۔ اور آمدنی تمام اولاد کو، نامے میں مساوی طور پر تقسیم ہوگی (نہ لڑکوں میں کی جاتی ہوگی) جب تک مرحوم کی چاروں سبکی اولاد حیات رہے پھر ان مساوی طور پر حق دار ہوں گے کسی کے بعد جس کا انتقال ہو جائے اس کی اولاد حق دار رہے ہوگی۔ بقیہ سبکی اولاد میں سے ایک بھی باقی نہ رہے تو اس کے بعد وقف کی آمدنی فخرامہ پر صرف کی جائے گی، لہذا وہی اولاد حق دار نہ ہوگی، البتہ اگر وقت آنے اور غریب ہوں تو غریب ہونے کے اعتبار سے ان کو بھی دیا جاسکتا ہے، بھریقہ وقف حق دار نہ ہوں گے۔

لہذا صورت مسئلہ میں سبکی اولاد میں صرف ایک لڑکی باقی ہے تو کل آمدنی وہی حق دار ہے مرحوم بڑے کی اولاد حق دار نہیں۔

درمقدمہ ہے کہ جعلہ لولہ ولکن یخص بالصلی وبعم الانبی ماہ یقیدہ بالذکر و جعلہ لہ الواحد فان انتفی الصلی فللقراء دون وند الولد۔ ثانی میں ہے وقولہ ولکن یخص بالصنی) ای بالطن الاول ان وجد فلا بد خل فیہ غیرہ من الطون لان لفظ ولدی معرود وان عم معنی محلاف اولادی بلفظ الجمع علی ما یأتی (اور دس سبکی اولاد ہوتا ہے تو اس سے مراد بھی اول ہوتا ہے، یعنی باقی ہم سب اولاد نہیں سمجھے جاتے ای مذکور صورت میں صرف ان دنوں اولاد کو دیا گیا ہے) وقولہ وبعم الانبی) ای کمالہ کو رسم النود ما عرود من ولادہ وہی موجودہ فیہما لولہ ویسطل بہ لوالہم سان کمالہ اولاد حبس لوفف لہما تو الا واحدہ اولہم یکن لہ الا واحد فان ذلک لوالحد یا حد جمیع غلۃ الوقف لان لفظ ولدی معرود مضاف لہم (درمختار و شامی ص ۱۰۴)

الوقف:

شرح الاحکام میں ہے: فاما صح الوقف لا بسبب ولا بسببک . . . الی قولہ . . . والا صح انه لا یجوز ان الوقف بعد الصحة لا یقبل الطلک کالحر لا یقبل الرقية، (شرح الوقایہ ص ۱۳۸ کتاب الوقف)

صورت مسئلہ میں وقف کی ۱۰۰ او میں . . . ایک شخص وقف کو باقی بکھنا نہیں چاہتا، وقف نے منشاء کے خلاف کرنے پر طرہ ہو ہے اور غیر مسلم کو فروخت کرنا چاہتا ہے تو مسلمان کو چاہئے کہ کسی بھی طرح وقف کو طی حلالہ باقی رکھنے کی کوشش کریں، اور اسے وقفہ زمین بیچنے نہ دیں اس میں تغافل اور تساہل سے کام نہ لیں، خدا غومت اس میں کامیابی نہ ہو، عینقہ تجھ کو ہی نہ سورت میں اس شخص کو بچھرقم دے کر موقوفہ زمین مرحوم، وقف کی بقیدہ وادواں شرعا کے ساتھ جوئے کر دیں کہ وہ لوگ وقف کی پوری ذمہ داری کے ساتھ حفاظت اور وقف کی منشاء کے مطابق عمل کریں اور نہ یہ صورت مشکل ہو تو ایک کھلی جائزہ یہ وقف اس کے زیر انتظام کر دیے جائے اور وہ کھلی اس کی مدنی غریب، پر خرچ کر دے، اور اگر یہ صورت بھی اختیار نہ کر سکتے ہوں تو آخری درجہ یہ ہے کہ موقوفہ زمین کی مسجد یا مدرسہ کے جوئے کر دیں غیر مسلم کے پاس کسی بھی حالت میں یہ زمین نہ دیں، اور اس سے تصدق وقف کو فرمایا تو زمینیں ہے بیکہ وقف و بیوت کی خاطر فقہن اصحاب "من اطلق سلبس فلیحسرو اھو نہا" کے جوش نظر وقف صورت اختیار کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

قبرستان کی زمین چاقور بنا لئے کے لئے دینا:

(سوال ۳۳) قبرستان کی زمین کسی شخص کو فروغ لینے کو دینا . . . سکتے ہیں یا نہیں، عین اقراء (الجواب) قبرستان کی زمین مردوں کو فروغ لینے کے لئے وقف ہوتی ہے یا قبرستان کی زمین ہی عام میں تغافل کرنا چاہئے اس کے بعد دوسرے کام میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

دھنکار میں ہے: شرعاً وقف کس اعتبار (اور عین ۵/۲۵۵) کتاب الوقف) ثانی میں ہے: علی اھم امر حوا اسان مواعظہ عن الوقفین واجبة الذم می ۵/۵۸۴ کتاب الوقف۔

لہذا قبرستان کی زمین چاقور پالنے کے لئے کسی شخص کو فروغ چاقور نہیں ہے اگر زمین کھلی ہوئی ہو تو چاقور بنا کر ان طرہ (کچھ ڈھلے) کر لیا جائے کہ زمین کی حفاظت ہو جائے فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

غیر وارث ترکہ میں سے کچھ زمین برائے مسجد وقف کر دیں تو وقف صحیح نہ ہوگا:

(سوال ۳۵) ایک شخص کو انتقال ہو گیا اس کے اولاد میں دو بیویاں تھیں، ایک اور ایک لڑکی اور پانچ بھائی غیر، انتقال کے بعد مرحوم کے بھائیوں نے مرحوم کی کچھ ملکیت مکان و زمین مسجد قبرستان، وقف کر دیا، اس میں یہ ہے کہ اس وارث بیٹہ اور بیٹیاں اور بیویاں ہیں ان کے دوتے ہوئے ان کی مرضی اور اجازت کے بغیر بھائیوں کا وقف کرنا صحیح نہ ہے، "مرحوم کی بیویاں اور اولاد میں وقف کو منظور نہیں تو یہ مکان اور زمین داییں نے سکتے ہیں یا نہیں؟ عین اقراء۔

والجواب: ہر الموفق مرحوم کے وارثوں میں دو بیویاں تھیں نہ کے اور یک لڑکی اور پانچ بھائی ہیں تو خود مصورت میں ان کے مال و ملکیت اور ترکہ کے حق وارثوں کی دو بیویاں وارث کے بیٹے بھی ہیں مرحوم کے بھائی حق وارثوں میں آتا۔ بھائی شریعتاً وارث ہوتے تو اپنے حصہ میں اس قسم کا تصرف کرنے کے حق دہے تھے البتہ مصورت مسئلہ میں مرحوم کے بیویوں کو مرحوم کے ترکہ میں تصرف کرنے اور تصرف کرنے کا حق نہیں تھا۔ مرحوم کے بھائیوں نے اپنے منہ پر سجدہ قبرستان کو مرحوم کی کچھ ملکیت رکھ کر وہاں دفن کی ہوا۔ وقت کے سلسلہ میں ان مرحوم نے وصیت کی جو ان مرحوم کے شرعی وارثوں نے اجازت دی اور تمنا دی کہ ان کے لئے جو کچھ وہ چاہتے تھے وہاں دفن ہوئے۔ اصل وارث رکھیں نہ زمین والوں نے لے لیتے ہیں۔ (۱) فقہ واذا علم بالصواب۔

طوئیں مدت کے لئے موقوفہ زمین کسی مصلحت سے کرایہ پر لینا اور دینا کیسا ہے؟

(۱۰۰) ایک ہستی کا ایک عربی مدرسہ ہے جس میں ۲۵ طلبہ اور ان میں سے ایک تیسرے تک اقصیٰ حاصل کرتے ہیں۔ ۲۲

مردہ کو جس زمین پر دفن ہے، اور جس مردہ کی قبر میں ہے، جلد ان سبھی کو ایک جگہ کے قاف میں
 ہے جس زمین پر دفن ہے ہمیں سارا پیسہ مالہ کی اشد ضرورت کے پیش نظر مردہ کی قبر پر دی، مردہ کی اولاد میں
 علاقہ کے مشہور مولف مفتی صاحب دہلوی سے فتویٰ حاصل کر کے یہ طے کیا تھا کہ اگر خاک مردہ کا کسی مسجد
 اس کی ہدف زمین کا کرایہ ادا کر دیا ہے، مردہ کو زمین (جس پر مردہ دفن ہے) خریدنا چاہیے تو شرعاً حرام کوئی
 صورت اکل مفتی ہے یا نہیں؟ اگر شرعاً خریدنے کی تعلیم نہیں ہے تو مردہ کی مدد متعینہ کے لئے (جس کو لے کر آجے ہر
 دین میں کرایہ) لے کر بیعت اس متعینہ کا کر کے بیعتی بناد کرے تو یہ صورت جائز ہے یا نہیں؟

و واضح رہے کہ یہ عمل ایک مصلحت کے پیش نظر کیا جا رہا ہے ایک تو یہ کہ ان زمین پر درہرہ سنی کا کافی عمارت بن چکی ہے۔ دوسرے کہ انی احوال صبح کی تینوں صفیناں بخش ہے آگے کے چل کر غصہ رہے کہ کھینچ بدلنے پر دو ٹوک اس زمین کا صف اولہ زمین کو رستہ بدلی آگے، انہوں نے وہ چاہا ہوتا ہے، امید ہے کہ آپ یہ بھی فراموش نہیں کریں گے۔ اللہ پاک آپ کو دین میں بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔ حق تعالیٰ۔

الحساب) اور انہی نے اتفاق کیا تو باہل ہے لہذا یہ سوتو ذرا میں چلا اور اہل مدرسہ کا مقولہ میں خریدنا تو تجارت
ہوگا۔ اسی طرح فقہاء و مجتہدین نے اتفاق زمین کو سول مدت کے لئے کرایہ پر دینے کو بھی مشروع لکھا ہے کہ اس میں
سوتو کو زمین کے خیابان کا نہ پھر رہا ہے۔ مرد و زنان پر دیا جائے وہ اس کے دو ارب پانچ سو تین کا مالک سمجھتے
تھے۔ لیکن اس پر فقہاء کے خود کو ارب اور حق و دار سمجھتے ہیں۔ محمد کو اس صورت میں چار سو اس زمین پر مدرسہ کی بہت
مادی غرض میں مل چکی ہیں۔ ان علماء و قروں کو باہل سے بڑانے میں مدرسہ کا کافی مالی نقصان ہو گا نیز وہ مصلحت بھی نظر
نہ آئے گی کی جائے گی۔ تاہم یہ تقریر فرمائی ہے۔ اس لئے صورت مسئلہ میں مگر شکل ہو سکتی ہے کہ مدرسہ کی خواہ

یہ جس خرید کر اور پھر دوسرا اس میں کرایہ دار بن جائے تو یہ صورت اختیار کی جائے، اور اگر یہ صورت مشکل ہو اور مصطلح مدرسہ طویل مدت جمعیت کے لئے زمین کرایہ پر لے کر اس پوری مدت کا کرنا یہ چاہی دے دے اور اس میں وقف کا ضرورت ہو تو ایسا نہیں کیا جاسکتا ہے اور باقاعدہ دوسرا درکاروں کے ذمہ داروں کو اس پر گواہ بھی بنایا جائے اور سرکاری احکام پر بھی یادداشت لکھوئی جائے کہ مدرسہ سرکاری جس زمین پر واقع ہے وہ زمین کاؤں کی مسجد کی وقف زمین ہے، مدرسہ کی تمام زمینیں ہے اور مدرسہ نے آتی مدت کے لئے اسے کرایہ پر لیا ہے وغیرہ کہ مستقبل میں وقف ضائع ہونے کا یا کچل خدشہ ہے۔

درمختار میں ہے: (و مسائلت سبب فی الادعی) الا اذا كانت المصلحة بخلاف ذلك وهذا مصداق خلاف زماناً وموضوعاً (درمختار) شرعی میں ہے (فولہ الا اذا كانت المصلحة بخلاف ذلك) ہذا احد الاقوال انتہائی وہر مادکرہ الصلح الشہید من ان المختار منه ان لا يجوز فی المبدور اکثر من سنة الا اذا كانت المصلحة فی الجواز وہی الضیاع يجوز الی ثلاث سنین الا اذا كانت المصلحة فی عدم الجواز وهذا امر یختلف باختلاف الواقع واختلاف الزمان (درمختار و شامی ج ۳ ص ۵۳۹ فصل بیوعی شرط الواقف فی اجارہ) فتاویٰ دارالعلوم قدیم میں ہے۔

الجواب: قال فی رد المحتار عن الامام ابی حنبلہ البعاری انہ کان یجوز اجازۃ الضیاع ثلاث سنین فان اجاز اکثر اقل من الیہ وقال اکثر مشائخ بلخ لا يجوز وقال غویہ ہم یرفع الامر الی القاضی ثم قال قول المتقدمین عدم تقدير الاجازة بمدة ووجه فی النفع السائل والمفتی بہ ما ذکرہ المصنف خوفاً من ضیاع الوقف۔ ثم قال تحت قول المصنف بخلاف ذلك: وانما اشار الی انہ لا یخالف ما فی المتن لان اصل عدول المتأخرین عن قول المتقدمین بعدم التوفیق انما هو سبب الخوف علی الوقف فاذا كانت المصلحة الزبادة والنقصان اجبت وهو توفیق حسن انتهى (شامی ص ۴۳۳ ج ۳) وقد فی اتخاف الا خلاف فی احکام الا ولاف فجوزت مسئلة الاجازة الطويلة فی الاوقاف خلافاً لقیاس لمیسس الحاجة وسومح

متاجرون تلك الاوقاف بكثير من المنافع والفوائد (ص ۱۲۷)

مبادیات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ متولی وقف اگر یہ دیکھے کہ اجازہ بمولیٰ پر دینے میں وقف کا فائدہ بجا آئے دینے میں ضرر ہے تو اس کو شرعاً اختیار ہے اور صورت مسئول میں چونکہ ایک سال کا اجازہ اور سوماں کا اجازہ مگر کوئی قانون میں برابر ہے اور سود و سوماں کے اجازہ میں فوری فائدہ ہے اس لئے یہ اجازہ جائز ہے بشرطیکہ وقف کا کوئی ضرر نہ سمجھا جاوے (فتاویٰ دارالعلوم قدیم ص ۲۷۶ ص ۲۷۷ جلد نمبر ۱۰ نمبر ۲۷۷) اعداد المفتین کتاب الوقف فقط والله اعلم بالصواب۔

رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ایک فتویٰ اسی طرح کا موجود ہے۔ حضرت کا یہ فتویٰ (عربی زبان میں) یوں اور الفاظوں میں ہے جس میں اس نے (میں) موجود ہے، حضرت کے اس فتویٰ پر مقرر بعد میں مطلع ہوا پہلے اپنی رائے کا اظہار کر چکا تھا، اس لئے قدرتی طور پر اس تو افق سے بہت خوش ہوئی۔

اس سلسلہ میں خاص میں طویل مہمی بحث ۱۹۵۷ء تا ۱۹۵۹ء میں اخبار ”الجمعیت“ دہلی سے اندر شائع ہو چکا ہے (اس میں رقم کرنے بھی مصدق تھا) ان کا خلاصہ یہی ہیں ہے جو پورے کی طرفوں میں مذکور ہے (موجود زمانہ کے مسائل کا شرعی حل میں ۸۹ ص ۹۰) (تذکرہ اہم نصاب)

غصہ میں آ کر اپنا مشترک حصہ وقف کر دیا اب اس کو باطل کر کے رقم دینا چاہتا ہے۔

(سوال ۳۸) میں اپنے تین لڑکوں اور دو لڑکیوں نے ساتھ اپنے آبائی مکان کے نچلے حصہ میں رہا ہوں میری تمام اولاد کی شہدہ ہے۔ کان کا ٹپلا حصہ میرے قبضہ میں ہے جب کہ باغات میرا میرے مرحوم بھائی محمد اشرف کے ہوتے ہوئے شادی شدہ نہیں تھے۔

پچھلے اہم دونوں بھائیوں کا کاروبار مشترک تھا پھر خوشی ہم نے اپنا کاروبار الگ الگ کر لیا۔ آج سے تقریباً سات سال قبل میری اہلیہ اور میرے بھائی میں جھگڑا ہو گیا جس کی وجہ سے وہ آپس میں بات چیت اور تعلقات بالکل قطع ہو گئے تھے، جب یہ دہری بات چیت نہ تھی اس زمانہ میں ہمارے بھائی نے اپنا حصہ (جس پر وہ قابض تھے) ٹھکانے کی ایک مسجد کے نام لٹ کر دیا تھا، یہ واقعہ تقریباً ۱۹۸۸ء کا ہے، میری اہلیہ کا انتقال ۱۹۵۱ء میں ہو چکا تھا۔ بایں کے انتقال سے پہلے بھائی کے ساتھ ہمارے عقدت خوشگوار ہو گئے تھے ۱۹۹۴ء کے شروع میں میرے بھائی نے اس مسجد کے ایک ٹرکٹی سے کہا کہ میں نے اپنی بھانج کے ساتھ کن بن کی وجہ سے جوش اور غصہ میں آ کر اپنے بھائی بھتیجیوں کا حق نامہ مسجد کے نام اپنا حصہ وقف کر دیا تھا، جب کہ میری بھانجی اللہ پروردگار ہو چکی ہے اور میرے بھائی اور بھتیجیوں کے ساتھ تعلقات خوشگوار ہیں اس لئے اب میری دلی خواہش یہ ہے کہ میں اپنا حصہ دو میں میں مسجد کے نام وقف کر چکا ہوں، مسجد سے وہاں سے لے کر اپنے بھتیجیوں کے نام کروں اس ٹرکٹی نے بھائی سے کہا چلئے ہم راندیر جا کر اس پورے میں فتویٰ حاصل کریں کہ مسجد کے نام وقف کردہ جو تمام ادواہیں لی جاسکتی ہے اور اندیرا نے کاروبار تھا مگر آج کل کاروباروں کی وجہ سے نہ آ سکے، مگر میرے بھائی نے ٹرکٹی صاحب سے دو تین مرتبہ یہ بات کی اور ان کے ملازم مسجد کے ٹرکٹی صاحب جو برسوں سے مسجد کا صاحب کتاب لکھتے ہیں میں سے بھی وہی خواہش کا تذکرہ کیا۔

راندیر آنے کا ارادہ تھا مگر اللہ کا ایک حادثہ میں بھائی کا انتقال ہو گیا اور میرا آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔

اب ہم اور مسجد کے ٹرکٹی آپ سے عرض کرتے ہیں کہ بھائی نے جو حصہ مسجد میں وقف کیا ہے اس کا کیا کیلئے؟ مرحوم نے جو وقف نامہ تحریر کیا تھا وہ بھی جو ضرورت ہے، کیا یہ وقف صحیح ہے؟ اور مرحوم بھائی کی خواہش کے مطابق ہم لوگ مسجد سے وقف کردہ جائیداد واپس لے سکتے ہیں ہماری رہنمائی فرمائیں۔ جزاؤ اللہ، بیجو تو جرو۔

الجعوف) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ راہداد مسیبا و مسلاما و زوال و فتنی۔

مرحوم محمد اشرف نے سوال کیا: وقف نامہ میں ذکر کردہ اپنی غیر متعلقہ ملکیت (۳۰ اھد) اپنی زندگی میں کب کی ایک مسجد میں وقف کر دی ہے اور اس کا وقف نامہ بھی تحریر کیا ہے اور وقف نامہ میں لکھا ہے "تمام حیات اپنے لئے اس مکان میں رہا حق دار اس کی آمدنی لینے کا حق برقرار رکھتے ہوئے اس جائیداد کو وقف کرتا ہوں۔"

مذکورہ وقف نامہ کے تحت امام ابو حنیفہ کے قول کے ساتھ وہ صحیح ہو چکا ہے اس لئے وقف ختم کرنے میں واپس لانا نہیں جایا کرتا۔ ایک مسجد کی اس مسجد کے متولی مسلمانوں کو مانے نہ ان مکان کو جمعہ (محمد اشرف) اور مرحوم کے بھائی درویش کے درمیان تقسیم کر دیں اور مرحوم محمد اشرف کے حصہ میں جو نصف حصہ آوے وہ مسجد کی وقف چنانچہ ایسی ہی ہوا ہے۔

مرحوم نے اپنی زندگی میں رہائی کی جو شرط وقف نامہ میں تحریر کی ہے وہ درست ہے: "بشرط لکائی ہو گئی ہے۔" (کما) صحیح وقف (مناہج فقہی بحوالہ) لا ید مجتہد فیہ فللمنفعی المقصدان یحکمہم بصحة وقف المشاع وبطلانہ لا یتخلایا التوجید و اذا کان فی المسئلة قولان مصححان جاز الا قضاء والقضاء ما حللہما بحو ومصنف (نومحاضر مع رد المحتار ۱/۳۰۳ د ۵۷ مطلب می وقف المشاع للمنفعی بہ)

"مذکور میں ہے (وجاز جعل غلة الوقف) والولاية لنفسه عند التمس) وعلیہ الفتویٰ وغولہ وعلیہ الفتویٰ) کذا قالہ الصدر الشہد و هو محتار اصحاب المتون ورجحہ فی الفتح واختاره مشایخ بلخ و فی البحر عن الحاوی انہ المختار للفتویٰ ترجیحا للناس فی الوقف وتکثیر الدجیر (مطلب فی اشترط العدة لنفسه رد المحتار ۵۱۳ د ۵۳)

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں ہے۔

الحمد لله شرع کا وقف امام ابو حنیفہ کے نزدیک صحیح ہے اور اس پر فتویٰ ہے اس قول کے "واقف بعد وقف دیوبند کے بعدہ موقوفہ طینیہ و کردیہ و دے گا اور فقہاء کے لئے اس وجد کردہ بیوت کا فرقہ ہے تقسیم یا ہی رضا مندی سے ہوا اور خواہ بہریدہ حالت سکون (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۱ ص ۳۹۹ د ۶۰۵ ح ۱۰۱۱)

نیز فتویٰ دارالعلوم دیوبند سے وقف کرنے کی تین مہیات پہنے لئے رکھنے پہ وقف صحیح اور جائز ہے اس میں اس بات کا کوئی حصہ نہیں، قال فی الدر المختار من الوقف وجہ جعل غلة الوقف او الولاية لنفسه عند المنفی و علیہ الفتویٰ (فتویٰ دارالعلوم دیوبند ص ۲۶۷ ح ۶۰۵)

مرحوم نے وقف نامہ میں تصریح کی ہے کہ (جائیداد کو) تقسیم کرنے کی صورت میں میرے حصہ کے حصہ پر متولی حضرات جو کچھ پائیں اس پر کوئی دوسرا حصہ نہیں ہے جو بیعت کر کے رقم لے لیا جائے اور بے بھی وقف نامہ یا جاری ہے اس تصریح کے پیش نظر فتویٰ حضرات وقف کو بیعت چاہیں تو بیعت کئے ہیں۔ بیعت وقت ہزار میں رائج نویت جو بیعت ہووے گی جاوے اور جو بیعت ہوے اس سے کوئی حق مقبول جائیداد اس مسجد کے لئے خرید نہ ضروری ہو جائے گا اور وہ غیر مقبول جائیداد اصل وقف کے حق میں تقسیم نہ ہوگی اور اس تمام کارروائی میں اس بات کا خیال

یہی انجمن، مسلمانوں کے قیام کا مقصد مسافر کے مادیوں کے لئے تعلیم کا انتظام بنایا گیا تھا۔

آپ نے ۵ یوں ہمیں حمایت فرمائیں اور ہماری رہنمائی فرمادیں۔ اللہ پاک دونوں جہان میں آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ آمین اللہ اعظم، بخیر و آجڑا۔

باجواب: ایا سرہ تعالیٰ سارہ علیہ السلام

صورت دستور میں انجمن تعلیم المسلمین کا قیام خاص مسلمانوں کے مادیوں کی دینی تعلیم اور بہتر ضرورت دینی تعلیم یا صنعت و حرفت سکھانے کے لئے عمل میں آیا، اور انہیں مقصد کو انہوں نے سامنے پیش کر کے چندویں درخواست کی گئی اور انہوں نے بھی اسی مقصد کے ماتحت چند دیا ہے، نیز تقریباً ایک ذریعہ سرل میں قیام انجمن بانی اسل کے لئے چند کی اوّل شائع ہوئی، اس پہلی میں اکثر در حضرت مولانا امجد علی صاحب دہلوی، حضرات کے ساتھ ہیں، اس وقت اکثر نے وعدہ، حضرات و اس بات کی طرف خاص طور پر متوجہ کیا تھا کہ انجمن بانی اسل کے قیام کا اصل مقصد دینی تعلیم ہے، چونکہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ پیرا دینی مادیوں کی تعلیم بھی ملنا چاہئے، اکثر کی اس بات سے وعدہ حضرات متفق ہوئے تھے۔ اس قیام کے مقصد اسل، دینی تعلیم اور اس کے ساتھ بہتر ضرورت دینی تعلیم دینا بھی ہے، اور دستور میں یہاں قلم تشریح موجود ہے کہ۔

بہت پہلے اور وہی حقیقت سے خود شبلی ہوج نے بتو، لیکن فرصت میں اسے در احکوم جیسے ادارہ کی شکل دے دی جاوے، اور اس کے باقیہ میں مسلمانوں کی تعلیم اصل کو ختم کیا جاوے، یہ گویا کہ اصل دستور اور مقصد قیام میں تبدیلی کی جارہی ہے اس لئے اس تبدیلی کی اجازت نہیں دی جاسکتی، مقاصد یہ کہ جن تک، دیکھئے مقاصد کے لئے ادارہ قائم کیا گیا ہے انہیں، مقاصد باقی رہنے ضروری ہے، اس میں رو بدلی نہ کیا جائے اور انہوں نے جن مقاصد کے پیش نظر چند، یا بیان کی مشاک کے خلاف، لڑی نہ کی جائے۔ نیز اصل دستور میں قریم کی صورت میں حکومت کے دوا میں رہنا چاہئے گا۔ خلاف شروع اس کا شکاب بھی کرے گا، اس لئے اس دستور میں قریم کی انیم نہ دینی جاوے۔

اللہ واللہ الخیر باللہ واللہ (۱۱/۱۱) (۱۱/۱۱) (۱۱/۱۱)

موقوفہ قبرستان میں آمدنی کے لئے دو کانٹیں بنانا قبرستان میں موجود مسجد کی تجدید:

(سوال ۴۰) ہمارے تاحات کا قبرستان نہایت ہی خستہ حالت میں ہے جماعت کے بہت سے حضرات قبرستان کے احاطہ کرنے کی غرض سے وہاں کانٹیں برائے آمدنی بنانا چاہتے ہیں تو کیا اس طرح آمدنی حاصل کرنا درست ہے، نیز اس آمدنی کا صرف کیا ہے؟

(جواب) قبرستان میں ایک پرانی مسجد تھی جس میں کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی تھی، دو مسجد شہید ہو جانے کا وجہ سے وہاں نئی مسجد بنائی جاوے، یا جیسے ہی زمین کو چھوڑ دیا جاوے کیونکہ وہاں کوئی مصلیٰ رہتا نہیں ہے، نیز قبرستان میں مسجد کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

(۱) خیرہ فیہم مشروط الوفاق کسب المصارع فی الخیر یا لد صرحوا بان الا عتاد فی الشروط لہما هو الواقع لا لہما کتب فی مکتوب الوفاق فالو کتب مہم لم یوجد فی کتب الوفاق عمل بہا بلا رب لا لکتاب مکتوب مکتوب مکتوب ولا مہرہ بہ لا مہرہ عن الحج الشرعیہ شمس مطلق فی فوہم مشروط لوف کسب المصارع ج ۷ ص ۲۳۳

(۲) سقوط قبرستان کی آمدنی کا کوئی اور ایجنس ہے اس لئے ایسے قبرستان کے لئے حصول آمدنی کا کیا ذریعہ اختیار کیا جائے۔ سابق زمانہ میں قبرستان پر حقارت کی بنیاد پر اس کے لئے پانچ سو روپے بہت چھوٹا ہو گیا ہے۔

(الجواب) بسم الله الرحمن الرحيم، حامداً ومصلحاً ومسلماً۔

(۱) قبرستان میں عمارتیں آباد کرنا اور غیر خوش واقارب اور دیگر مسلمان حضرات کو دفن ہونے میں دشمنی میں مبتلا نہ کرنا، اور ان کے لئے ایک بندہ اور بندیاں ہوں گی ان کے مل خیر حضرات کی بڑی دشمنی ہوگی۔ ان سب کو قبرستانوں کی حفاظت اور تعمیری باتوں سے بچانے کا انتظام کرنا ضروری فرمایا ہے۔ اس میں کوئی اور غفلت کرنا بالکل مناسب ہے، ہوا وقف نے جس مقصد کے پیش نظر وقف کیا ہے اس کے مطابق عمل کرنا ضروری اور لازم ہے اس کی خلاف ورزی جائز نہیں، ثانی میں ہے شرط الوفاق تنصص الشارح (خاصی ۳/۵۵۵) ثم صرحوا بان مراداً من وجہ الوفاق واجبة (خاصی ۳/۵۵۵)۔

قبرستان مسلمان مردوں کی تدفین کے لئے وقف ہوتا ہے قبرستان کی پوری زمین کا استعمال ان کام میں ضروری ہے، اس کے علاوہ دیگر امور میں اس زمین کو استعمال کرنا درست نہیں، لہذا قبرستان کی زمین پر وہ کام نہیں کرنا جو قبرستان کی حفاظت کی غرض سے احاطہ کرنا ضروری ہی ہو گیا ہے تو اس کے لئے چند کرنا جائز ہے۔ تناسخ حضرات کے چند سے کام چراند، دھنسی، دیگر اہل غیر حضرات سے چند وصول کیا جائے۔ بوقت ضرورت چندہ کی وصولیابی کے لئے سفر بھی کیا جاسکتا ہے، کوشش، یعنی ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی کام نہیں ہوگا، جس کو کوشش کی جاوے، جو لوگ اس کا فریضہ حاصل کر لیں، ان کے لئے وقفہ و اجزائے تقسیم کے متعلق ہوں گے، قبرستان کے لئے بھی چوری آمدنی کی ضرورت نہیں، معمولی خرچ (جیسے کہ عمرانی کے لئے بہار و بار، صندلی، بجلی پانی وغیرہ) کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لئے بھی کوئی انتظام کر لیا جائے۔ غلط۔

(۲) قدیم زمانہ سے قبرستان میں مسجد ہے، وہ شرعی مسجد ہوگی اب جب کہ مسجد میں روز ہوگی ہے اور وہاں اصلی حضرات (مسلمین) بھی آ رہے ہیں ایسی حالت میں مسجد کو توڑنا اور بنوانی سے بچانے کی غرض سے اس کا منطوق احاطہ کر لیا جائے کہ کوئی انسان یا جانور وہاں پہنچ کر مسجد کی بے حرمتی نہ کر سکے، فقط وقفہ و اطمح احواب۔ ۲۲/۱۲۸۱ (۱۲/۱۹۹۵)۔

سقوط زمین کا چھپنا جائز نہیں ہے واقف اجازت دے:

سوال ۱۰۴۱ (۱) وقف کردہ زمین کی حالت میں بیع کیا جاسکتا ہے۔

(۲) سقوط زمین آمدنی حاصل نہ ہو، روز زمین کسی کام میں استعمال نہ ہوتی ہو تو اسے کیا کریں؟

(۳) وقفہ حیات، ہوتا اس کی اجازت سے فروخت کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱) ہاں نعم، (۲) ہاں اور مصلحاً و مسلماناً، (۳) ہاں نعم یہ ہے۔

مسوال ۱۰۴۸ (۱) ایک شخص نے یا لیس ایک روز زمین مسجد کو وقف کی ہے مسجد کے پائے اٹھائی رقم نہیں ہے کہ وہ آج

پاشی کے لئے محبوب و مل انتہام کر سکے ہوں گے فصل کا پر رادار بارش کے پانی پر رہتا ہے اس بناء پر مسائل آمدنی بہت ختم ہوتی ہے وہ اس میں سے سو روپے نہیں بھی نکل جاتے ہیں اس لئے موجودہ تنظیمیں چاہتے ہیں کہ اس زمین کو بچ کر اس زمین سے کوئی مکان بنائیں یا خریدیں کہ آمدنی زیادہ ہو اس نسبت سے یہ موقوفہ زمین بچ سکتے ہیں یا نہیں؟

(المصواب) واقف نے وقف نامہ میں فروخت کرنے کی اجازت دی ہو یا وقف اس حالت میں ہو کہ اس سے کوئی نقص حاصل نہ ہو سکے تو فروخت کرنے کی اجازت ہے اور اگر کچھ بھی نفع حاصل ہوتا ہو تو اسے فروخت کرنے کی شرعا اجازت نہیں ہے۔ (شامی ج ۳ ص ۵۳۵) (مستطاب فی استدلال الوقف) ۱۱۱

مذکورہ جواب سے ثابت ہے کہ اگر وقف نے وقف نامہ میں بیچنے اور اس کے عوض دوسری زمین خریدنے کی تصریح کی ہو یا وہ موقوفہ زمین ایسی حالت میں بیچ جائے کہ آمدنی نہ ہوگی ہو یا اس کا خرچ آمدنی سے بڑھ جاتا ہو تو کسی صورت میں اسے بیچ کر اس کے بدلے دوسری زمین خریدنا جائز ہے اور اگر آمدنی حاصل ہوتی ہے تو محض آمدنی بڑھانے کے لئے بیچنا جائز نہیں۔

(۳) شرعی طور پر وقف ہونے کے بعد وقف کی اجازت کا اعتبار نہیں بلکہ واقف اجازت دے جب بھی بچاؤ درست نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعظم ۲۴ ستمبر ۱۴۱۲ھ۔

وقف کی چیز بیچنا کب جائز ہے:

(سوال ۳۲) ایک مدرسہ کی زمین (اندرون پاکستان میں) ہے (حسب ذیل امور کی وجہ سے بیچنا چاہتے ہیں

- (۱) زمین میں شہر و روستا بالکل قریب ہیں۔ واقع ہے۔
- (۲) اتھ زمین کے ارد گرد میں غیر مسلم لوگ آباد ہیں۔
- (۳) اس زمین پر حکومت قابض ہونا چاہتی ہے۔
- (۴) انہیں اس پر حکومت قبضہ کرے تو ایسی صورت میں مدرسہ کا زبردست نقصان ہوگا اس لئے کہ حکومت کی معرفت بیچنے میں جو قیمت حاصل ہو سکتی ہے اس کی وہ گناہ قیمت پر بیچنے میں آسکتی ہے۔
- (۵) فی الحال اس زمین سے آمدنی ہوا کسی کوئی صورت نہیں ہے۔

(۶) اس زمین کا واقف حیات نہیں البتہ اس کے ورثاء حیات ہیں اس زمین کو بیچ کر اس کی قیمت سے دوسری زمین خریدنے پر چند مدرسہ کی آمدنی کے لئے کمالات بنا کر گروہ کے طور پر دے کر مدرسہ کی آمدنی میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں مگر ایسا حال مدرسہ کی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے ہر زمین کو تقوید دینے میں بھی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مذکورہ زمین کو فروخت کرنے کے بعد مدرسہ کی مالی حالت مضبوط ہو تو مدرسہ کی تنخواہ کا معیار بھی بڑھایا جاسکتا ہے مذکورہ بالا حقیقت پیش نظر رکھ کر مناسب حل از روئے شرع تحریر فرما کر منسلک ہے۔

۱۱۔ فقہی رویہ میں یہ طریقہ کے مطابق اس زمین کو فروخت کرنا جائز ہے کہ زمین سے کوئی فائدہ حاصل ہو

(الحواہ) ہدایہ تعالیٰ، حامداً ومصلياً ومسلماً، وهو الموفق

بنیادی طور پر ایک بات یاد رہے کہ متوفی زمین یا مکان وغیرہ کو بیچنا جائز نہیں اسکی بیچ بیچ باطل ہے یعنی بیچ ہی درست نہیں، اسی طرح استبدال وقف بھی جائز نہیں البتہ اگر وقف نے وقف نامہ میں بیچ کی اجازت دی ہو یا وہ متوفی زمین اسی حالت میں بیچنے کا ارادہ کر لیا ہو یا اس کا خیر امدادی سے بیچ جانا ہو ان صورت حال میں استبدال وقف کی اجازت ہے اور متوفی زمین بیچ کر اس کی عوض دوسری غیر متغیر جائیداد خرید کر اس کی حفاظت کی جائے، متوفی شخص سے آمدنی (اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو) حاصل ہوتی ہو تو اسے بیچ جانے کے لئے بیچنا درست نہیں (اشیاء ج ۳ ص ۵۳۵ بحوالہ فتاویٰ رحیمیہ اردو ج ۶ ص ۳۷) (اسی باب میں متوفی زمین کی صورت میں فروخت ہو سکتی ہے؟ کے عنوان سے دیکھ لیا جائے۔ مرتب)

صورت مسئلہ میں یہ بات واقعہ درست ہو کہ برکار محمد پر قبضہ کر کے لی اور اس کی قیمت بہت ہی کم اور کرے گی اس کی وجہ سے وقف کا راضر ہونے کا اندیشہ ہے۔ مورد زمین اسکی جگہ میں واقع ہے کہ مسلمان وہاں رہائش اختیار نہیں کر سکتے۔ نیز اس پر کاشت بھی نہیں کر سکتے اور خطہ پلاٹ رہتا ہے تو ایسی حالت میں وہ متوفی زمین بیچ کر اس کی عوض کوئی دوسری زمین خریدی جائے تاکہ وقف قائم رہے، وقف کو باقی رکھنا ضروری ہے فقط واللہ اعلم
بالحواہ اب ۲۳ صفحہ ۱۴۱۳ھ

مسجد پر وقف زمین کے پلاٹ کی خرید و فروخت:

(مسوال ۴۳) زمین کا کھلا جائداد مسجد میں وقف کر دیا گیا ہے مگر جس نے وقف کیا اور کب کیا؟ اس سے متعلق کوئی خبر متعلق نہیں، آج سے تقریباً چالیس ماچوں میں سال ہوئے کہ میرے دو اہل اس پلاٹ کو کرائے پر لے کر ساتھ، بعد میں اس زمین کے کرایہ دار میرے والد صاحب سے مای دورانی یکہ اور شخص کی نیت خراب ہوئی کہ وہ اس پلاٹ کو بھٹم کرنا اور اس پر قبضہ کرنا چاہتا تھا ۱۹۹۵ء میں، وقف کا قاعدہ بنا اور اس قانون کے تحت یہ پلاٹ بھی مسجد کی ملکیت میں لکھوا دیا گیا۔ میرے والد صاحب اس وقف کے متعلق فریضی تھے اور اب بھی ہیں انہوں نے چیرائی کشتی سے اس کے متعلق پوچھا کہ اب کیا کیا جانے؟ آیا یہ پلاٹ کسی اور شخص کو ۹۹ سال کے لئے لیز (LEASE) پر دے دیا جائے یا خود موجودہ کرایہ دار کے لئے بھی اس طور پر لیا درست ہے؟ اس پر چیرائی کشتی نے کہا کہ نہیں بلکہ اس کو فروخت کر دیا جائے، ایسا یہ کہہ کر ایسے سے قینا لے لے۔

بہر حال سرکاری قانون کے مطابق فیڈ رو یا میا اور کارروائی ختم ہوئی پھر کوہ نصرت کی مقرر کردہ قیمت کے مطابق بلکہ زیادہ پیسے دے کر یہ پلاٹ میرے نام سے خرید لیا گیا، وضاحت طلب یہ ہے کہ (۱) کیا اس کی بیچ شرعاً درست ہے؟ اور (۲) اس کو استعمال میں لانا کیسا ہے؟

(۲) کوہ صاحب کو کرایہ دار ہیں وہی اب اس پر تعمیری کام انجام دینا اور بیچنے سے علی استعمال میں لانا کی صورت ہے؟ اس کی تجارت مقصود نہیں۔

(۳) اس کو زمین کو گولنے استعمال کی وہ سب جہاد برہاد ہو سکے ہیں اب مجھے استعمال میں لانا تو کیا کیا جائے؟

قبرستان مردوں کی تدفین کے لئے وقف ہونا ہے لہذا قبرستان کی پوری زمین اسی مقصد میں استعمال ہونا چاہیے اس کے علاوہ دوسرے کاموں میں وقف قبرستان کی زمین استعمال کرنے درست نہیں۔

مسوئست مسئلہ میں جب یہ وقف قبرستان ہے تو اس کی پوری زمین مسلمان مردوں کی تدفین کے لئے ہی استعمال کرنا ضروری ہے، اس زمین کا بیچنا یا کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے انھوں نے وہ زمینوں پر لازم ہے کہ قبرستان کی زمین حاصل کر کے اس زمین کا احاطہ کر کے اس کو محفوظ کر لیں اور اس میں مسلمان مردوں کی تدفین شروع کر دیں اور وقف کی حفاظت کے مطابق اس کا استعمال کریں۔ جب شرعی حکم ہے تو وہ مداروں کا اس زمین کے مسئلے میں دلالی لینا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ فقہ و فقہاء علم السواب۔

مسجد کو خریدنا ہوا مکان وقف ہے اگر اس کے قرآن ہوں۔

(سوال ۴۵) اس کے ساتھ ہم نے ایک دستاویز کی نقل بھیجی ہے جس میں خریدنے والے پوری ملکیت کی بخشش (برہ) کا تذکرہ کیا ہے اور اس کو وقف نہیں کیا ہے، دستاویز کے ص ۲ پر لکھا گیا ہے کہ پوری ملکیت کو بیچا یا زمین نہ کھنا چاہئے۔

اب سوال یہ ہے کہ پوری ملکیت کو فرو کرنے کے قریب ہوگئی ہے، اور مرحوم کی اولاد کوئی رقم یا آمدنی نہیں ہے جس سے اس کی مرمت ہو سکے اور ہماری جماعت کے پاس بھی اتنی رقم نہیں کہ اس کی پوری مرمت کر لی جاسکے، ان مہربانوں کو کہتے ہوئے ہم نے یہ سوچا ہے کہ پوری ملکیت کو بیچ کر اس سے حاصل ہونے والی رقم سے خریدنا کوئی اور ذریعہ آمدنی قائم کیا جائے اور مرحوم کی مرضی کے مطابق آمدنی کی درآمد خرچ کی جاسکے تو پوری ملکیت کو ہم بیچ سکتے ہیں یا نہیں؟ بیعت و بیعت۔

(الجواب) حلفاً و صلیاً مسلماً۔ صوت مسئلہ میں مرحوم نے جماعت کو بخشش کا جو دستاویز دیا ہے یہ ملکیت وقف ہونے کی جائے گی، ان ہوں تو بخشش کے لفظ سے بھی وقف ہو جاتا ہے۔ فتاویٰ دارالعلوم قدیم میں حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب کا فتویٰ ہے، ملاحظہ ہو۔

ایک سہاگنے لہنی جائیداد غیر متحول مسجد میں جہیز کی اور یہ سہاگن لکھا، اور رجسٹری کروایا آیا وہ جائیداد مسجد پر متوقف ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) وقف ہوگئی جیسا کہ مورت عالمگیر سے ظاہر ہے، فتاویٰ دارالعلوم دارالافتاء دارالعلوم صلیح و یسکون تعلیمات فی شرط التسلیم کما لو قال وقف هذا للمسجد یصح بطریق المملک اذا للفقہم۔ الخ فقط و اللہ تعالیٰ اعلم۔ مکہ عزیز الرحمن ص ۵۵ (فتویٰ دارالعلوم قدیم ص ۲۳ ج ۶، ۵) اب نہ تو بخشش میں جو شرطیں لکھی ہیں نیز یہ گھر بیچا یا زمین نہ لکھا جائے یا کسی چیز کے بدلہ میں نہ دیا جائے۔ ص ۲۳، ان شرطوں کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے لہذا اگر وہ ملکیت بیچی نہیں جاسکتی تو بخشش کر کے اس کی مرمت و انتظام کیا جائے۔ فقہ و فقہاء علم السواب۔

احکام المساجد والمدارس

مسجد کا حق متلی معارف برکت ہے یا نہیں؟

سوال ۲۸۔ آیہ شریفہ میں ہے: ﴿لَقَدْ بَنَى الْكَلْبَاءُ أَمْشَرًا عَلٰی اٰیٰتِنَا فَاَعْمٰیۙ﴾ (تہذیب) تو مساجد میں کوہنوں نے اس آیت پر کیا کیا؟

الجواب۔ متلی معارف برکت نہیں ہے۔

انھوں مسجد کے وقت سلام کر کے یا نہیں؟

سوال ۲۹۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کیسے پائیں؟

الجواب۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

مسئلہ ۱۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

مسئلہ ۲۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

مسئلہ ۳۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

مسئلہ ۴۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

مسئلہ ۵۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

مسئلہ ۶۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

مسئلہ ۷۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

سوال ۳۰۔ (باب ۱) مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

الجواب۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

مسئلہ ۸۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

سوال ۳۱۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

پہنچا دیتے ہیں؟

الجواب۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

تکلیف کی حالت میں یہ دعا پڑھنا جائز ہے۔

۱۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

۲۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

۳۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

۴۔ مسجد میں دشمنوں کے وقت سلام کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ خوف نہیں ہوئے اور نہ ہی ایسا ہو کہ وہ اس کو قتل یا زخم پہنچا دیں۔

سورہ الزمراء میں ہے: "وَمَنْ يَخُذْ أَلْفًا مِنَ الْكُفَّارِينَ يَسْتَحِبُّ إِلَيْهِ زَكَاةٌ كَثِيرَةٌ مِمَّا كَسَبَ كُفَرَاءُ ذَلِكَ وَهُوَ يَبْلُغُ إِلَى اللَّهِ وَيَعْلَمُ الْغُيُوبَ" (اور جو ایک لاکھ کفاروں کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے رب کے پاس پہنچائے گا، اسے بہت سی نیکیاں ملیں گی جو وہ کفاروں نے کسائی ہیں، اور وہ اپنے رب کے پاس پہنچے گا اور وہ غیب کی باتیں بھی جانتا ہے۔)

مسجد کے کنوئیں کا استعمال کرتے کیا ہیں؟

اس سوال کا جواب ہے: یہاں مسجد میں کنوئیں کے استعمال کے بارے میں دو باتیں ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں کنوئیں سے پانی پئے، تو اس کے بعد اسے وضو کرنا ضروری ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں کنوئیں سے پانی پئے، تو اس کے بعد اسے وضو کرنا ضروری ہے۔

الحاجو اب: مسجد میں کنوئیں سے پانی پینے سے وضو کرنا ضروری ہے۔

مسجد کے روپے کہاں استعمال کرے؟

اس سوال کا جواب ہے: مسجد کے روپے مسجد میں ہی خرچ کیے جائیں۔ اگر کوئی شخص مسجد کے روپے کو کسی اور جگہ خرچ کرے، تو اس کے لئے عتاب ہے۔

مسجد کے پیسوں کو بے جا استعمال نہ کیا جائے؟

اس سوال کا جواب ہے: ہاں، مسجد کے پیسوں کو بے جا استعمال نہ کیا جائے۔

مذہب و مفسران میں مسجد کو متواتر کیا؟

اس سوال کا جواب ہے: ہاں، مسجد کو متواتر کیا گیا ہے۔

الحاجو اب: مسجد کو متواتر کیا گیا ہے۔

محراب میں تصویر آفتاب بنانا:

(مسوال ۶۲) ہمارے گاؤں میں ایک نئی مسجد بنائی گئی ہے۔ محراب میں نقش و نگار اور آفتاب کی تصویر بنائی ہے۔ اس کے سامنے گھر سے ہو کر نماز پڑھتے تو حرج ہے یا نہیں؟ اگر حرج نہیں تو آفتاب پرستی اور بت پرستی میں کیا فرق ہے؟ جواب مع حوالہ دیتے فرمائیں کہ محراب میں ایسی تصویر بنانا کیسا ہے؟

(الجواب) محراب میں نقش و نگار اور آفتاب کی تصویر (فنون) بنانا منع اور مکروہ ہے۔ اس سے نمازی کے دل میں غش و غلبہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ لیکن آفتاب کی تصویر کے سامنے گھر سے بعد از نماز پڑھنے کو آفتاب پرستی سے مشابہت یا شر قرار دینا صحیح نہیں کیونکہ پرورش آفتاب کی تصویر کی عین ہو کر آفتاب کی ذات کی ہوتی ہے۔ دونوں میں عین فرق ہے۔ ورنہ تبارک میرا ہے۔ اولیٰ فی روح لا یبطل بعدہ۔ یعنی تصویر غیر فی روح کی ہوتی ہے۔ وہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی عبادت نہیں کی جاتی۔

شرعی میں ہے ان قبل عبد الشمس والعصر والکواکب والشجر والحضر فقتل عبد عیسا۔ تسمیہ۔ یعنی اگر کچھ جانے کے بعد صبح، چاند ستارے اور سورج و قمر کی پرستش کی جاتی ہے تو ہم نہیں کرتے۔ اس کی پرستش کی جاتی ہے نہ کہ اس کی تصویر پرستی۔ لہذا ان کی ذات کی پرستش کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اس کی تصویر کے سامنے نماز پڑھنے سے پرستش اور مشابہت کا حکم عائد نہیں ہوگا۔ (مفتاح الصلوٰۃ)

لہذا ان کی تصویر کے سامنے نماز پڑھنے سے پرستش اور مشابہت کا حکم عائد نہیں ہوگا۔ (مفتاح الصلوٰۃ)

مطل انداز ہونے کی وجہ سے ایسی تصاویر کا نماز کی وجہ سے ہونا منکر اور مکروہ ہوگا۔

خانہ خلد اس مسجد کی عورت مشیوہ ہو کر تیس سو گراں کے ساتھ سڑک کی کاخیالی رہتا بھی نہ دیتی ہے۔ بچوں، بیل بوٹے، گل کاری، نقش و نگار کی مجرماں خصوصاً محراب اور دیوار قبلہ میں جائز نہیں بلکہ اسے کمال ہونے کی دلیل ہے۔ حدیث شریف میں ہے: منشاء عمل قوم خط الاذخوف صاحبہم۔ یعنی کسی قدر اس کی عملی حالت بگڑتی ہے تو وہ مسجدوں کی ظاہری عبادت کی کوئی پروا نہ رکھتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۳۵) ابواب المساجد والجماعات باب تشیید المساجد

اور آنحضرت ﷺ کے خادم خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ کی پیشین گوئی ہے۔ ہتھکڑیاں پہنائیں اور انھیں الاقلبلہ۔ یعنی مسجدوں کی ظاہری شان و شوکت پر بڑا خرچ کیا کریں گے اور ان کو اصل سنی میں بہت کم آداب کیا کریں گے۔ (صحیح بخاری شریف ج ۱ ص ۲۳ کتاب الصلوٰۃ باب بیان المسجد)

نیز آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں مغرب قرمچا کو لڑائی بناؤ گے جیسا کہ یہود و نصاریٰ اپنے کھینسا، مگر جو گھر اور چرخوں کو اونچا بناتے ہیں (سنن ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۳۴) ایضاً

قرآن مجید میں ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی لا یتبہا الناس فی المساجد یعنی جب تک لوگوں میں یہ بات نہ ہوگی کہ اپنی اپنی مسجدوں کو بڑائی اور شان و شوکت پر لڑائی کریں قیامت نہیں آئے گی (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۲۷ ابواب المساجد والجماعات باب تشیید المساجد)

والتم۔ اسماعیل بابہ بھائی۔ عید الرحمن بھائی متصویری۔

تقریر بھائی شکور بھائی۔ لال دروازہ بازار سنٹر ولیم آباد ضلع بہاول۔

المسجود اب، ہر الموقوتی للمعابد۔ مسجد کی آمدنی پر جانے کے لئے مسجد کی قبلہ جہت و مدار کو چھپے بنا کر مسجد کی جگہ میں روکا نہیں، بلکہ راستہ نہیں ہے۔ مسجد کی قبلہ جہت، نیواری بھی مسجد کے حکم میں ہے اس کا کوئی حصہ مسجد کی حد سے خارج نہیں کیا جاسکتا اور کسی جز کو گراہ پر دیا جاسکتا ہے۔ اس کی بے حرمتی مسجد کا بے حرمتی شمار ہوگی۔ اس کی ذمہ داری لینے کی جرأت کوئی عقل مند نہیں کر سکتا۔ باہر کی جگہ اگر دوکان کے لئے یا کافی ہو تو اسے مسجد کا پشتہ بنا لیا جائے یا اس جگہ کو کسی چیز سے محفوظ اور محصور کر لیا جائے۔

فمن بنی بیتاً علی حدار المسجد وجب حلہ ولا يجوز الا حراً وفي الزاوية ولا يجوز لتقسيم ان يجمع من المسجد مستغلاً ومكناً (المحرر الرائق ج ۵ ص ۲۵۱ فصل فی احکام المسجد تحت قوله ومن جعل مسجد الخ)

ولا يجوز جمع الخبز علی حدار المسجد ولا كان من ثوبه قطع حر الرائق ج ۵ ص ۲۵۱ أيضاً۔
یسی فوقہ بیتاً للامام لا یضر لانه من المصلح اما لو نعت المسجد بدھ ثم اوانه انشاء مع ولم قال عنت فذلك لم یصلق تار خانیہ فالذا كان هذا فی التوالف فكيف بغيره فوجب حلہ ولو علی دار المسجد ولا يجوز اخلا لا جرة منه ولا ان یجعل شیئاً منه مستغلاً ولا مکی یزایہ (مجمع مختار کتاب التوالف مطب فی احکام المسجد ج ۳ ص ۳۵۸)

مسجد کے کسی حصہ کو راستہ بنا لیا جائے:

(سوال ۶۳) مسئلہ ۱۱ کے بارے میں علامہ کرامہ مفتیان عظام کیا فرماتے ہیں؟

سورت میں اودھ دروازہ کے قریب مسجد ہے جس میں دو مکان نماز باجماعت ہوتی ہے بعض حصہ کو میوہ پللی دے راستہ چوڑا اور کشادہ کرنے کے لئے توڑنا چاہتے ہیں تو کیا مسجد کی کوئی جگہ دوسری کسی کام میں ما سکتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ صرف باجماعت خانہ مسجد کے حکم میں ہے۔ مگر مسجد، غسل خانہ وغیرہ حصہ داخل مسجد نہیں۔ کیا یہ صحیح بات ہے؟ بقول کتب جواب عنایت فرمائیے۔

(الجواب) جو جگہ ایک دفعہ حکم مسجد میں آجائے پھر اس کی عمارت رہے یا نہ رہے اس میں نماز پڑھی جاتی ہو یا نہ پڑھی جاتی ہو وہ جگہ قیامت مسجد کے حکم میں رہے گی اس کو بجز عبادت کے اور کسی کام میں استعمال کرنا صحیح نہیں۔ اس کے کسی حصہ کو چھپنا، گراہ پر دینا، بن رکھنا یا اس کے کورہ کو گراہ یا جائز نہیں۔ لہذا صورت مسئلہ میں مسجد کے کسی حصہ کو راستہ میں نہیں لایا جاسکتا۔ شاکی میں ہے۔ لا يجوز ان یستعد المسجد طریقاً۔ مسجد کے کسی حصہ کو راستہ بنا نا جائز نہیں ہے۔ لان المسجد لا یخرج عن المسجد بحد ایداً کیونکہ مسجد کسی بھی مسجد ہونے (کے حکم سے) نہیں نکلتی ہے (اس ج ۵ ص ۵۳۱-۵۳۰ کتاب الوقف مطب فی جمل شری من مسجد طریقاً)

حتیٰ کہ فقہاء آخر فرماتے ہیں کہ سورتی کے لئے بڑے نہیں کہ مسجد کی حد میں اور اس کے احاطہ میں دوکان بنائے

وہیں شکر کی مسجد کا معاملہ:

(سوال ۶۵) ایٹمی بم کی سہولتیں کیا ہیں؟ جو بڑے متعلقہ شعبہ پر تحقیق کر کے اس کو نوڈل سربراہوں کو پیش کیا جائے۔ خط ۳ سوا ۱۱

مفتی لاچپوری صاحب دامت غفرہ ہم کا معائنہ اور تجویز

تجسسوا ونصلي على رسوله الكريم. اللهم ارحم الحق حقا وزرقنا نياحه وايننا الناطق

ما ضلوا ولا رقتا، حنيفة.

احقر نے مورعہ ۲۸ جون ۱۹۶۷ء کو چار شہداء کی قبروں کی مسجد کا مسو. بنایا قبر کی یاد و دراز کے ساتھ زمین جس پر وہاں خانہ (شہریت چار قبرہ) کی پرگہ برقی بنو اور اکیٹھ اور اکیٹھ پر پینچاؤں کی پچیس تریس نقشا کیجئے اور طریقین سے تحقیقات معلوم کر کے پتہ پتا کہ مسجد ہر اکیٹھ بہت ایسا کوئی حصہ اور پلا دوکان میں شامل کرنا ہائز نہیں۔ پس ہی بنا علی جذور المسجد جب عزم ولا يجوز الا جره وفي التوازیة ولا یحو: نلحقہ ان یجعل شیا من المسجد مستعلاً ومسکناً (بحر الرائق ج ۵ ص ۲۵۱ فصل فی احکام المسجد تحت قولہ ومن جعل مسجدان)

ولا يوضح التجدد على جدار المسجد وإن كان رواقه (ج ٥ ص ٥٠) أيضا) لو بني
بيد الأمام لا يضر لأنه من المصلح أما لو تمت المحمدية ثم أزال البناء منع ولو قال عبت ذلك
ثم يعلق إقرار كاتبه: فإذا كان هذا في الواقع فكيف تغيره ويجب دفعه ولو على جدار
المسجد ولا يجوز أخذ الأجرة منه ولا أن يجعل شيئا منه مستغلا ولا سكنى نرايه (وتم محذور
كتب الوقف مطلب في جعل شيء من المسجد طريق ج ٢ ص ٣٥٩)

یعنی آخر وقت کے مسجد کے وہ امام کے واسطے جو بھری جماعت کو حاضر و ناظر بنانے کے لیے کہ یہ جملہ معائنہ مسجد کے ہے۔ لیکن اگر اس مکان کا مسجد ہو نا چاہو۔ تو یہاں (تلاش) کے لیے اس میں نماز پڑھنے سے) بیکر واقف کے مسجد کے وہ بھری جماعت کا ارادہ کیا تو صلیح ایاج کے کا اور اگر (باقی مسجد) کے لیے کہ میں نے (پہلے سے) اس کی نیت کی تھی اس کی تصدیق نہ کی جائے گی یعنی باقی کی یہ بات تسلیم نہیں جائے گی۔ کھلے اصرار و مطالبہ بیکر واجب ہو، واقف کے متعلق یہ ہے (امراض و تغیر کی) جزا سے بغور غصہ کے متعلق اس کی نیت کا اعتبار ہے) تو نیز واقف کو یہ اجازت کب ہو سکتی ہے۔ بعد اس کا تراویح واجب ہے۔ خواہ عمارت مسجد دی و یا برقی ہو۔ (چیت پر نہ ہو کہ اور اس کا کرنا یہاں جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ مسجد کے کسی حصہ کو اس مرتب کر دیا جائے کہ اس کے لیے اصولی ہو سکتے یا وہ راجح ہو۔ لیکن ان جانے۔ بزار یہ کمال و حق ہے۔ کچھ فقہاء نے مسجد کے کسی حصہ کا کرایہ لینے کی اجازت دی تھی جس کو کتبہ تسلیم نہیں کیا تھی حتیٰ کہ اس کی تخریب کی گئی۔ غایۃ ۱۲ و طارح ۲۷۰۔

«فأولاد ولوا علي حفر الممسجد، مع انه لم ياحد من هؤلاء الممسجد شيئا» ثم نقل في

البحر قبلہ ولا یدفع المذبح علی حدار المسجد وان کان من ارفاقہ اربع ضمت وبہ علم حکم ما یضعه بعض جيران المسجد من رضع حفر علی جدارہ فانہ لا یحس ولو دفع الاحرف فوفیہ ولا ان یجعل الخ بهذا ابتداء عبارۃ التزاویہ والمراد بالمسطل ان یوجر منہ شئی لا حل بحدارہ وبالمسکین محلہا علوہ التزاویہ علی ما فی البحر ولا مسکاً وقدرہ فی الفتح ما یختہ فی الاختلاصہ من انہ لو احتاج المسجد الی نفقۃ تر جیر قطعاً منہ بقدر ما یفیل علیہ بانہ عبور صحیح (شامی ج ۳ ص ۵۱۲، ۵۱۳ کتاب الوقف مطلب فی احکام المسجد)

قیم المسجد لا یحوز لہ ان بنی حواہت فی حد المسجد وی فنانہ لا یلزم المسجد الا جعل ماکہ لا یسقط حرمہ، وهذا لا یجوز والثناء تبع المسجد فیکون حکمہ حکم المسجد کما فی المحيط السرمسی (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲ الفصل الثانی فی الوقف علی المسجد علی) (یعنی حوالی مسجد کو حد مسجد میں بنانا مجوز نہیں اس لئے کہ وہ کافران کی وجہ سے مسجد کی حرمت (بالی نہیں رہتا) لا یجوز لیسلم المسجد ان بنی حواہت فی حد المسجد وہی فنانہ (سحر الرافق ج ۵ ص ۲۴۹ فصل فی احکام المسجد)

درایات فقہیہ سے واضح ہو گیا کہ مسجد کی دیوار یا اس کے کسی حصہ کو دکان میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ فقہاء کرام اللہ نے تصریح کی ہے کہ مسجد کی دیواریں کسی مکان یا دکان کی دیوار سے مشترک بھی نہ ہوں اگرچہ وہ دکان یا دکان اس مسجد پر وقف ہو۔ لہذا مثلاً صاحب کو لازم ہے کہ مسجد کو چاروں طرف کی اسی حالت میں نہ دیکھ کر کوئی حصہ بھی وہ دکان میں شامل نہ کریں۔ ”طہیم تعبہ واصل کہہ ہے فیمن عوام کالی ظاہر تے ہوئے اور فقہاء ورافع سے بچتے ہوئے طہیم کو کہہ دیکھو کہ میں شامل نہیں کیا ہوں، ہر فرد یا کہ مائشہ میں ذرا ہوں۔ یہ میری قوم کے دکاندار کریں اس بات سے کہ میں طہیم کو تعبہ میں داخل کروں۔ ولو لا ان قومک حدیث علیہم بالتحافۃ لاحاط ان تفکر لیسلمہ ان ادخل البعداء فی البیت وان انصف بانہ فی الارض (صحیح بخاری شریف ج ۶ ص ۱۱۵ کتاب العتسک باب فصلی مکہ)

فتح الباری میں ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسطح کے متعلق کریمہ شرط ہو کہ وہ اس کو چاروں طرف سے سمجھ کر لیں گے اور اس کو اوپر (یعنی شکوک و شبہات میں پڑ جائیں گے تو بہتر یہ ہے کہ اس امر سے قبح کوٹھل میں نہ لایا جائے۔ نقد و مناقب امامہ اب۔

مسجد دوسری جگہ منتقل کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ اس کی قیمت لی جا سکتی ہے یا نہیں :

(سوال ۶۶) : بنوی افریقہ کی حکومت نے ایک قانون وضع کیا ہے جس کا ترجمہ ہے : AREA GROUP ہے۔ یعنی ہر قوم کی علیحدہ علیحدہ زمینوں کو کم کر کے ایک اور اس زمین میں اسی قوم کے افراد کو بیٹھا جائے۔ گوروں کی زمینیں، جھڑوں کی زمینیں اور ہندوستانوں کی زمینیں۔ اس قانون کی رو سے ہندوؤں کو اپنی زمینوں اور جائیدادوں کو فروخت یا کوئی اور چیز پر بیچنا پڑے گا۔ ہندو لوگ

اس وقت جب گھریا اور اٹھاک کے مالک ہیں اور مسیح قانون کی رو سے حکومت ان سے خرچہ لے گی۔ اس قانون کی زد میں مسجدیں اور عبادت گاہیں آگئی ہیں، ہم ہندی سلطان جس ناؤن میں بیٹے ہیں اس کا نام بیٹھا ہے، یہاں گروپ اس کا قانون نافذ ہو گیا ہے۔ گروپ اس کا قانون کی رو سے گورنمنٹ نے یہاں کی مسجد کو خرید لینے کا نوٹس دیا ہے اور اس کی قیمت بھی تین ہزار پاؤنڈ ٹیمپری ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ (۱) مسجد کی قیمت ٹیمپری جتنی جتنی ہے یا نہیں؟ (۲) مسجد کسی دوسری جگہ منتقل کی جاسکتی ہے یا نہیں، خواہ پورے ہندوئی ہی سمی؟ (۳) حکومت پر مسجد خریدنے کا ہونے پر اس کی ٹیمپری، کوئی قیمت لینا مسلمانوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں یہ بات بھی قابل ملاحظہ ہے کہ اگر مسلمان مسجد کی قیمت لینے سے انکار کریں تو حکومت اس رقم کو اپنے کسی فرائض میں (یا ہسپتال میں) دے دے گی۔ (۴) مسلمان لوگ مسجد کی قیمت لینے کے بجائے حکومت سے یہ کہہ دیں کہ جب تم بڑے ہندوئی مسجد لینے پر تلے ہوئے ہو تو اس مسجد کے عوض ہماری نئی مسجد میں حکومت کے خرچ سے ایسی ہی ایک مسجد بنا دو تو اس طرح کی درخواست کرنا جائز ہے یا نہیں؟

والجواب: ہر اہل حق کے لئے واجب ہے، اور جس زمین کے دیکھو مسجد کے نام سے مہسوم کیا گیا ہے اس کی عمارت قائم رہے یا نہ رہے، اس میں کوئی فرق نہ ہو، یا نہ پڑھے، اس جگہ کی جتنی آباد ہے یا دیوان ہو جائے ہر حال میں وہ جگہ اہل اللہ و اہل ایمان کی مسجد بن رہی ہے، دوسری زمینوں کی طرح فائدہ ہوگی بلکہ جنت میں پہنچا دی جائے گی۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: قد ذهب الاوصون كلها يوم القيامة الا المساجد فلها يتضم بعضها الى بعض۔ یعنی قیامت کے روز ساری زمینیں فنا ہو جائیں گی سوائے مساجد کے لہذا وہ آپس میں مل جائیں گی (ابن مسعود رضی اللہ عنہ ص ۱۰۹)

اس لئے فقہاء رحمہم اللہ قول فرماتے ہیں ولو خرب ما حوله واسعى عنه يعني مسجداً عند المم والمنا من ابداء الى قيام الساعة (وبہ یعنی: حواری القلمی (خود مختار) یعنی: اگر اطراف مسجد منہدم ہوں اور ان کو دہرائے اور مسجد کی کوئی ممانعت نہ رہے جب بھی امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک وہ جگہ ہمیشہ قیامت تک جاری رہے گی اور اس پر فتویٰ ہے۔

شامی میں ہے: فلا یجوز میراثاً ولا یجوز نقلہ ونقل حالہ علی مسجد اخر سواء كان یصلون فیہ اولاً وهو المعوی (ایضاً فیہ) ولو خرب المسجد وما حوله وتفرق الناس عنه لا یجوز ان ملک الخلف عند ابی یوسف فباع نفسه فاذن القاضی ویصرف ثمنہ الى بعض المساجد الخ (ایضاً فیہ) لعل فی البحر وبہ علم ان الفتویٰ علی قول محمد فی آلات المسجد وعلی قول ابی یوسف رحمہ اللہ فی ناید المسجد وہ والمراد بالآلات المسجد نحر القنبل والحصر بخلاف القاضی لما قد مناه عنه قرأنا ان الفتویٰ علی ان المسجد لا یجوز میراثاً ولا یجوز نقلہ ونقل ماله الى مسجد اخر۔ ج ۳ ص ۵۱۳ کتاب الولف مطلب فیما لو خرب المسجد او غیرہ)

بہ اس صورت مسئلہ میں حتی الامکان مسجد کو اپنی حالت پر برقرار رکھنے کی سعی فیخ کی جائے اور محفوظ کر دی

[illegible]

نهيم بحوزة المسجد التي مكان الحرم و تركوه بحيث لا يقص فيهم بيع مسجد عتيق
 له يعرف بابه وصرف ثمنه من مسجد الحرم في ح ٣ ص ٥١٢ ان ائتمه فيها خلاف بين
 ائتمه الا سائر قتال هو يوسع في حقه بقى مسجداً ائتمه الى قيام الساعة لا يعود ميراثاً
 بالانحياز عليه ويخل ماله الى مسجد الحرم سواء كانوا يملكونه او لا وعند محمد بن عوف الى
 صاحبه ان كان حيا و فم يورثه ان كان ميتا وان كان لا حرف ماله او عوف ومات ولا وارث له
 او اجمع اهل المسألة على بيعه والا سئانه منه في المسجد الا حرم فلا بأس به وقصر في اوقافه
 اليه الى قوله (والله في عني قول ابي يوسف) الى قوله يوضح قول محمد وفي اقر الثقات
 في تصدير المسجدة المسجد اذا حرم وهو غايي لا يعرف بانيه وبني اهل المسجد مسجداً حرم
 وساع اهل المسجدة الاول (واسعدوا) مشددة في بناء المسجد الثاني على قول من يرى حرم
 هذا البيع وان كنا لا نقضي به حرم وفي الخلاصة الزاوية عن الحلواني اذا حرم مسجد ونفرو
 اليه عنه نصرف او فاقه اني مسجد الحرم في النوازل كثير من الكتب انه لا بأس به وهذا كنه
 على قول محمد بن حرم من هذا التقرير ان المسئلة احتياطية وللاحتياط فيها مجال ونلاحظها
 فيها ما عدا ما توفرت شروط الحكم على قول الامام الثالث الذي رويت من ائتمه به لقول
 لا بأس الا عظم بعد النظر في المصلحة للمسلمين والا غلبة للمتعبدين فلا شك في صحته ونفاذه
 وارضاء الخلاف فيه فانظر الى قيمة في الوقفات وان كنا لا نقضي به جازو ما ذللك الا انه قد تكون
 المسجدة فيه متعينة فادأ علم الله سبحانه ومعاني حرمه في البية و صفاء الصوية وقصد النار لا حرمه
 والا سائر الوقفات ولا خدما هو بسوء طرح ما هو عسر فهو غير محتس وقصص عرفه ثاب الدين
 كذا بسرا ان حشى عاقبة سوء واقتلاب موصع فالعمل ما عليه التقوى الرباني والا مرد لمقاصده
 وكم من متي وحدي يكون طاعة بالية الخيرية ويكون معصية بالية الخيرية والله اعلم وتقوى
 حرمه ح ١١٢ احاصله انه يعمل بقول ابي يوسف حيث امكن والا فيقول محمد بن
 بن ابي ح ٣ ص ٥٢٥ كنه لو فقه فيدلو خبر المسجد (وعبره)
 نيات يورث ان لو فقه بان سأكات وتكون حاشي كنه في اخر (وسرى مسجد بنو) في خطه واذا علم السواب

ایک وقف کی رقم دوسرے وقف میں استعمال کرنا۔

(سوال ۶)۔ مساجد کی رقم بھرتہ وقف عظیم خاندان سے ملتی ہیں۔

(الجواب) مساجد کی وقف رقم عظیم خاندان میں بھرتہ وقف نہیں ہے بلکہ ایک وقف کے دے دیے اور بنی مالک میں استعمال کرنے جائز نہیں ممنوع ہیں۔ اور عقائد میں ہے: والاختلاف احدهما بان بسی وحتیٰ ان مجلس اور حل مسجد او مدرستہ ووقف علیہما وقافا (لا) بحوالہ ذلک (ای الشرف علیہ کور)

یعنی: "وقف عظیم و عجمہ مسجد بنائیں یا ایک وقف عظیم نے مسجد اور مدرسہ بنایا اور دونوں کے لئے جدا جدا وقف کئے تو قاضی کو حق نہیں ہے کہ ایک وقف کی آمدنی دوسرے وقف پر خرچ کرے" (در مختار مع الشامی ج ۳ ص ۵۰۵ مطلب فی نقل القاضی المسجد)

ہاں اگر وقف نے وقف نامہ میں تحریر کیا ہے کہ ضرورت سے زائد آمدنی سے بوقت ضرورت دوسرے غریب سادست مند و فقروں میں ادا کریں اور کار خیر میں خرچ کریں تو وقف کی شرط کے مطابق یعنی وقف نامہ میں جو تحریر ہے اس کے مطابق دوسرے وقف کی آمد کو نہ ماننا ضروری نہیں خرچ کرنا صحیح ہوگا البتہ اگر کوئی وقف بہت مالدار ہو وقف کو ابھی طرے سے جاری رکھتے ہوئے بھی زکوٰۃ رقم اس قدر دے کہ وقف اس رقم کی ضرورت فی الحال نہیں ہے اور ہر اوقات ضرورت مند سے تو اس کو خرچ کرنے سے ملتے ہیں۔ ادا اعدال الموقوف عنی المسجد الجامع نو تکن للمسجد حاجۃ اعدال الملقابی ان یصرف فی ذلک لکن عنی وحده القوض فیکون دینا فی مال العنی (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۶۳) قبیل الباب الثانی عشر فی الزکات والفقراء والمقروءات والاحتیاجات السبع) اگر کسی وقف سے خرچہ میں روپے اس طرح زائد ہوں کہ نہ ان کی فی الحال ضرورت ہے نہ آنکھ ضرورت ہے نہ کسی اور یہ روپے جان ہی جمع کریں تو متاع ہو جائیں گے یا ناجائز استعمال ہوں گے اور وقف کا مقصد تو یہ ہو جائے گا تو ایسے حالات میں قریب کے دوسرے ضرورت مند اوقات کو زائد روپے امداد کے طور پر (یا قرض) دینا جائز ہو جائیگا۔ مگر اس صورت میں اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ مسجد کی زائد رقم قریبی ضرورت مند مسجد کو اور دور کی زائد رقم قریبی ضرورت مند مدرسہ کو دی جائے۔ نتیجہ مانا دوسرے غیر اوقات کا بھی یہی حکم ہے مگر اس مقصد سے کہ باقی مسجد میں اضافہ ہو اس زائد فاضل رقم سے مسجد کے متعلق جی تعلیم کا دوسرے بھی قائم کر سکتے ہیں۔ فقہ وائدہ علم یا عوام

مساجد کی رقم دینی تعلیم میں خرچ کرنا:

(سوال ۱۸)۔ مساجد اور مقابر کی رقم دینی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو اعطائے (امداد کو) دے سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) مساجد اور مقابر کی رقم دینی تعلیم کے (کار) اور اسکول میں خرچ ہونے والے طلباء کو بطور امداد یا نانا جائز ہے۔ (در مختار کا حوالہ بالا) والاختلاف احدهما الناحی واللہ تعالیٰ اعلم۔

دوسرے کے مکان کو گمراہی پر دینا کیسا ہے :

(سوال ۶۹) ہمارے ہاں عربی مدرسہ میں ایک فی صاحب مال نے اپنی طرف سے مدرسہ بنوایا۔ لیکن دوسرے روز بچوں کی تعداد میں اضافہ ہونے سے دوسرا کافی نظر آ رہا ہے۔ اس کو بھانپنے میں تکلیف تھی جس کی بنا پر جدید اسٹیج مدرسہ بنایا گیا۔ فی الحال بچے اس نئے مدرسہ میں تقسیم لینے ہیں۔ لہذا اس فی صاحب کو کچھ عرصہ بعد پڑا ہے تو اس کو گمراہی پر دے سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کی گمراہی کی رقم جدید مدرسہ میں خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) قدیم مدرسہ کی مالہ ہونے کی نسبت اور مقصد سے بنایا ہے اس کا خیال رکھ کر جہاں تک ممکن ہو اس سے وہی کام لیا جائے لڑکوں کا نہیں تو لڑکیوں کا مدرسہ چلائے اگر اس کا بھی ضرورت نہ ہو تو وہ بے کار پڑا ہے تو گمراہی پر دے سکتے ہیں اور اس کی رقم مدرسہ کے خرچہ میں لے سکتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسجد دوسرہ کی رقم دوسرے مدرسہ یا مسجد میں خرچ کر سکتے ہیں؟

(سوال ۷۰) ہمارے گاؤں کا مدرسہ فی الحال بڑے بڑے نازک دور سے گزر رہا ہے۔ اگر لئے کہ روپے نہ ہونے کی وجہ سے مدرسہ میں کی تنخواہیں وظائف کا انتظام وغیرہ ہے حتیٰ کہ بند ہونے کی حالت میں ہے۔ مدرسہ کی آمدنی زمین کے روپوں پر ہے۔ زمین کی آمدنی سے مدرسہ کا خرچ زیادہ ہے اور تڑپتہ پندرہ برس خراب کر دے جس کی بنا پر زمین کی رقم نہیں آتی۔ اس مسئلہ کے دور میں مدرسہ کو باقی رکھنے کے لئے کیا کیا جائے؟ فی الحال بقدر رقم نہیں مل سکتی۔ اس سے اور یا ملت طلب امر یہ ہے کہ ہمارے گاؤں کے مدرسہ میں کتب خانہ ہے۔ اس میں روپے ضرورت سے خزانہ ہیں اس طرح قبرستان کے روپے بھی زائد ضرورت ہیں۔ انہوں نے شہیتہ والے ہیں وہی لئے ان میں سے روپے لے کر مدرسہ کے وظائف دینے کا ارادہ ہے اب سوال یہ ہے کہ ایسے وقت فیض رساں مدرسہ کو جاری رکھنے کے لئے کتب خانہ قبرستان وغیرہ کے روپوں میں سے مفت روپے لے کر استعمال کر سکتے ہیں؟ دوسرے کسی طریق سے لے سکتے ہیں؟ میرا کہ قرض دینے کے طور پر؟ یہ مسئلہ زیادہ وضاحت طلب ہے۔ اس فیض رساں پیشہ کو جاری رکھنے کی کیا صورت ہے؟ رہبری فرما کر ممنون فرمائیں۔

(الجواب) وقف کے احکام بہت نازک ہیں۔ وقف کی غرض اور مقصد کا کلی طور اس کی شرائط کی پابندی ضروری ہے۔ اب اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ ایک وقف کی رقم دوسرے وقف میں خرچ کرنی ناجائز ہے۔ درمیان میں ہے وہ اختلاف احدھما بان بنی وحلان مسجدین اور محل مسجد اور ملبسۃ ووقف علیہما اوقالا لا یجوز لہ یعنی دو آدمی ایک ایک مسجد میں بنائیں ایک ہی شخص مسجد اور دوسرے بنائے اور ان دونوں کے لئے علیحدہ علیحدہ وقف کرے تو قاضی صاحب کو حق نہیں ہے کہ ایک وقف کی آمدنی دوسرے وقف میں خرچ کرے۔ اجماعاً مع المشامی ج ۳ ص ۵۱۵ کتاب الولف مطلب فی نفل المقاضی المسجد)

ہاں اگر واقف نے وقف نامہ میں بوقت ضرورت زائد آمدنی کو دوسرے ٹیک کام میں استعمال کرنے کے لئے لکھا ہو تو شرط کے مطابق اسے وقف وغیرہ ٹیک کاموں میں خرچ کرنا جائز ہے۔ ہونا ناجائز ہے۔ البتہ مشامی متاثرین نے اس کو حجاز کی کتاب ہے کہ اگر کسی وقف کے پاس بہت رقم ہو یعنی بہت سرمایہ دار دو وقف اچھی طرح جاری

مسجد کے اوپر نیچے دوکان، کمرے بنانا کیسا ہے :

(سوال ۷۸) ہمارے گاؤں کی مسجد شہید لڑکے بہرہ تعمیر کرتی ہے۔ ہمارے وہ ہے کہ مسجد کی بنیاد بلند کر کے بناعت خانہ کے نیچے مسجد کی آمدنی کے لئے کمرے (دکانات) بنائیں۔ جس کا راستہ باہر ہی ہوگا۔ بناعت خانہ میں آمد و رفت نہیں رہے گی تو اس طرح کمرے بنانا کیسا ہے۔ بیوقوف جواب۔

(الجواب) مسجد کی ابتدائی (پہلی) تعمیر کے وقت ہائی مسجد نہایت کمرے کہ مسجد کے نیچے کے حصے میں مسجد کے مفاد کے لئے دکانیں اور اوپر کے حصہ میں امام و اذان کے لئے کمرے بنائے ہیں۔ یعنی مسجد کی ابتدائی تعمیر کے وقت اس کے نقشہ میں دکان، کمرے بھی شامل ہوں اور مسجد کے مفاد کے لئے وقف ہوں تو بنا سکتے ہیں۔ اور یہ شرعی مسجد سے خارج نہیں کے۔ اس جگہ پر ملاحظہ فرمائی اور جیسی آوی جائے گا۔ (ثانی ص ۱۳ ج ۲) مگر جب ایک بار مسجد میں گئی اور ابتدائی تعمیر کے وقت نیچے دکان اور اوپر کے حصہ میں کمرے شامل نہ ہوں تو مسجد کے اوپر کا حصہ ۲۰ ان تک اور نیچے کا حصہ تحت الشرفی تک مسجد کے بیع و عادی کے حکم میں سوچنا سب اس کا کوئی حصہ (جز) مسجد سے خارج نہیں کہا جاسکتا۔ اس جگہ مسجد کی آمدنی کے لئے دکان آکر بنائے جاسکتے۔ اس جگہ امر اہم مسجد جیسا ہے۔ حاتمہ عورت کو رجوع آؤں گا ہاں جائز و درست نہیں۔ "لوسنی عوفہ بید تلاحام لا یضرب لانه من المصالح لعلو نعمت المسجد لیم اراد البناء مع۔" (فرمیدل مع الشافعی ج ۳ ص ۱۲۰) کتاب الوقف مطلب فی احکام المسجد فقط واللہ اعلم بالصواب۔

ایک مسجد کی چٹائی۔ صف۔ دوسری مسجد میں استعمال کرنی چاہئے یا نہیں :

(سوال ۷۹) گاؤں میں تیلین اجتماع ہے۔ دوسرے گاؤں کی مسجد کی صفیں، چٹائی وغیرہ لایا سکتے ہیں یا نہیں؟ شرعی طور پر کوئی حرج تو نہیں؟ دوسری مسجد کی چٹائی وغیرہ دو چار دن کے لئے استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب درست فرمائیں۔

(الجواب) صورت سنو میں دوسرے گاؤں کی مسجد کی صفیں، چٹائی وغیرہ لانے کی شرعاً اجازت نہیں۔ مزید اہمیت کے لئے منی عظیمہ، اعزیز الارضی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ پڑھئے!

(سوال ۸۰) جامع مسجد کفرش عید گاہ میں چھانا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب) جامع مسجد کفرش۔ چٹائی وغیرہ عید گاہ میں چھانا درست نہیں ہے۔ (آذی دارالعلوم۔ عزیز الفتاویٰ ص ۱۹۰-۵) فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مسجد کے وقف سے جنازہ خریدنا کیسا ہے :

(سوال ۸۰) وقف مسجد سے جنازہ خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) فقہاء تحریر فرماتے ہیں کہ وقف مسجد سے جنازہ بنا سکتے ہیں نہ خرید سکتے ہیں وقف نے اجازت دی ہو تب بھی درست نہیں کیونکہ اس کی باتوں کی اجازت معتبر نہیں۔ فتاویٰ سراجیہ میں ہے۔ و لیس لیس المسجد ان

بیشتری جنازہ وان ذکر الوافق ان القیم بیشری جنازہ یعنی متولی کے لئے جو بڑھیکر مسجد کے وقت سے جنازہ خریدے اور چہ واثق نے اس کی اجازت دی ہو۔ (نہایتی و تفسیری - ج ۲ ص ۳۶۶)

مساجد میں تبلیغی تعلیم

(مذول ۸۱) ہمارے یہاں روزانہ نماز عشاء و صبحت خانہ میں تبلیغی تعلیم ہوتی ہے۔ وظیفہ خواں اور بعد میں آکر نماز پڑھنے والوں کو حرج ہوتا ہے۔ جس بناء پر تعلیم کرنے والوں سے کہا گیا کہ جو جس کے تحت پر بیٹھ کر تعلیم نہی جائے تو کیجئے ہیں کہ تحت کے قریب مہم بیٹھتے ہیں۔ جس سے تعلیم میں حرج ہوتا ہے جواب ہم کیا کریں؟ شرما کیا علم ہے؟ (الجواب) نماز میں کو حرج اور اور وظیفہ پڑھنے والے اصطلاح کو متوہش ہو۔ اس طرح پر مسجد میں تعلیم کرنا منع اور مکروہ ہے۔ (الاسکین فقہیم) انفسان اہمال اور فقہی مسائل سے واقف کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ لہذا ایسی صورت اختیار کی جائے کہ فریقین کو شکایت پیدا نہ ہو۔ اس کو آسان اور بہتر صورت یہ ہے کہ نماز پڑھنے کی جگہ چھڑ کر برآمد یا محراب مسجد میں تعلیم کی جگہ مقرر کی جائے اگر ایسی جگہ نہ ہو تو مسجد کے کسی گوشہ میں بیٹھ کر اس طرح تعلیم کر لی جائے کہ نماز میں کو متوہش نہ ہو۔ اس طرح دونوں کام جاری ہو سکتے ہیں اور جاری رکھنا چاہئے اور اسے قسمت سمجھا جائے اور اس میں شرکت کریں اور قرآن اور نماز صحیح پڑھنا سیکھیں۔ اس سلسلہ کو بند کرانے کی کوشش کر، درست نہیں۔ تاریخ حجرات اور ایام نہیں ہے۔ کہ تعلیم کا اپنا طریقہ تھا کہ استاد مسجد میں آ کر بیٹھ جاتا اور اس کے ارد گرد شاگردوں کا ایک حلقہ بن جاتا۔ (ج ۳ ص ۳۲) انکشاف اللہ و علم یا صواب۔

متولی مسجد کیسے ہوں؟

(مذول ۸۲) مسجد کا متولی کیسا ہو چاہئے؟

(الجواب) مسجد کا متولی عالم یا محمل ہو۔ عالم نہ ہو اور پندار و ریاضت و ارق ضرور ہو۔ غیر عالم لائس کو متولی بنانا ناجائز ہے۔ خدا پاک فرماتے ہیں۔ "انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر والام الصلوۃ و امن بالحرکۃ ولم یغش الا اللہ لعسی اولئک ان یکونوا من المہتدین" (پ ۱۰ سورۃ براءۃ) یعنی اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتے ہیں جو خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھیں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دینا کریں۔ اور خدا کے سوا کسی سے شکر نہ کریں۔ امید ہے کہ یہ لوگ (خلاصہ کا سبب اپنی بارگاہ پائو لے ہوں گے۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام ابو عبد اللہ صولانا اہواکلا ہذا زکوٰۃ فرماتے ہیں۔ تخریہ حقیقت بھی واضح کر دی کہ خدا پاک کی عبادت گاہ کی تولیت کا حق متقی مسلمان کو پہنچتا ہے۔ اور وہی اسے آباد رکھنے والے ہو سکتے ہیں۔ یہاں سے یہ پڑ۔ معلوم ہو گئی کہ ذمہ و فرائض کو مسجد کا متولی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ دونوں کے درمیان کوئی مناسبت باقی نہیں رہتی بلکہ متضاد باتیں جمع ہو جاتی ہیں۔ (وہ یہ کہ) مسجد خدا پر ہی قائم ہے اور متولی خدا پرستی سے لغو (ترجمان القرآن) قدرت امام باک فرماتے ہیں کہ مسلمان کی رہنمائی وہی کر سکتا ہے۔ جس کی زندگی بخیر ہو۔ (سورۃ

۱۔ خانہ کعبہ اور اذان و اقامت کا احکام

متولی کے ذمہ مساجد کا قرض بتلانا:

(سوال ۸۳) ماضی متولی پر مسجد کی مہیاں مہیاں کے لئے متولی حضرات نے ظاہری طور پر عادیوں میں پر مسجد کی مہیاں مہیاں کی ہیں۔ چونکہ متولی انتقال کر گیا ہے۔ اس کے ورثہ کے پاس سے رقم وصول کرنے کے بعد میں داخل کرنا چاہتے ہیں تو کیا مسجد کے قرض وار ہیں یا نہیں؟

(الجواب) اگر یہ صحیح ہے کہ مہیاں متولی پر رقم کی نہیں تھیں تو اس کے ورثہ سے رقم وصول کرنا صحیح تعلیم ہے اور اگر مہیاں رقم مسجد میں ادا کی یا مالہ بنو، مہیاں کی کچھ کو میں ادا کر لی اور مستحق ہے۔ ناجائز اور حرام ہے۔ اور اگر وہ مہیاں تھیں۔ اولاً ناکلو، مولکم بیکم مانا صلی۔ (مورکوزہ) اگر وہ مہیاں آتش میں پک کر کھانے والی تھیں۔ فقو وندہ امر باصوب۔

مسجد کی عفت اور چٹائی کو چھو کر مارنا:

(سوال ۸۴) مسجد کی چٹائی بیرونی کے غصہ میں سے نکالنے میں اور لپیٹے ہیں۔ یہ مہیاں میں شامل ہے یا نہیں؟ (الجواب) مسجد کی چٹائی میں پناہ کی ہوتی ہے۔ ہاتھ نہ لگائی جاتے ہیں اس کے غصہ کو مار کر کھانا اور کچھ مہیاں مہیاں سے نکالنا۔ جسم اللہ تعالیٰ پر کرنا۔ مسجد کے کھانے مارنے کو پاک اور مہیاں مہیاں سے نکالنا۔ اولاً یہ صحیح تعلیم ہے۔ اولاً ترمذی بروایہ القلم لمسلم لا حواءہ کلحیش المسجد و کما سہ لا بلقی فی موضع یخلی بالعمامہ اور مختار مع الشامی ص ۱۱۵ ج ۱ کتاب الطہارۃ و حفظہ و اللہ اعلم بالصواب

مسجد کے پتھروں کو پیشاب خانہ میں لگانا:

(سوال ۸۵) مسجد شیعہ کی ہے جس پر تعمیر ہوئی ہے۔ عمارت خانہ کے جو پتھر بچے۔ ان سے تختے بنائے گئے ہیں اور یہ کار پائے گئے۔ اگر شیعہ بیت الخلاء اور پیشاب خانوں میں لگا دیا جائے تو کیا کوئی حرج ہے؟ (الجواب) بیت الخلاء اور پیشاب خانوں میں پتھر لگانا پاک و نجس کا تعلق نہیں ہے۔ اولاً ترمذی بروایہ القلم لمسلم لا حواءہ کلحیش المسجد و کما سہ لا بلقی فی موضع یخلی بالعمامہ اور مختار مع الشامی ص ۱۱۵ ج ۱ کتاب الطہارۃ و اللہ اعلم بالصواب۔

درود کے پیسوں سے مہمان نوازی:

(سوال ۸۶) مدرس میں کبھی کبھی کسی عالم کو بلایا جاتا ہے، یا وہ خود شریف لگاتے ہیں، اسی طرح کبھی مدرسے کسی ہور کو مدرسہ کے خزانہ کے پیش نظر دعوت دے کر بلایا جاتا ہے، تو ان مہمانوں پر مدرسہ کے خزانے میں سے خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اور کبھی آنے والے بزرگ سے لوگ استفادہ کی نیت سے مدرسہ جاتے ہیں تو آنے والوں کو مدرسہ کا کھانا کھلا سکتے ہیں یا نہیں؟ بیٹا تو جوا۔

(الجواب) اعداد الفتوحی میں ہے۔ مدرسہ کا وہ پیسہ وقف نہیں مگر اہل مدرسہ مثل عمال بیت اہل معظنین اور آخذین فی طرف سے دکھا دیں، لہذا ان میں نہ کوئی وجہ ہوگی اور نہ معظنین و اہل بیت لے سکتے ہیں (امداد الفتوحی ج ۱ ص ۲۷۳) دوسری جگہ ہے۔

(سوال ۸۷) ہر روز مدرسہ سے مشغول پراک تہ پر مدرسہ کا نام لکھ دیا گیا ہے (لی قول) بعض صاحبان کی رائے ہے کہ یہ کام مدرسہ کا نہیں ہے اس واسطے اس کی قیمت مدرسہ کی آمدنی سے دینا جائز نہیں، جناب والا کیا ارشاد ہے؟
(الجواب) فقہاء نے ایک قہر لکھا ہے کہ مسجد کا نقش و نگار مال وقف سے جو نہ نہیں لیکن استحکام جائز ہے، پس اسی نظری پر صورت مسئلہ کا حکم یہ ہے کہ اگر اس حق کی تعلیق سے مدرسہ کو کوئی حق نہیں ہوتا مال مدرسہ کا لگا اس میں جائز ہے اور اگر کوئی حد بہ مصلحت نہیں ہے، محض احتمال ہی کا درجہ ہے تو کہنے پاس سے اس کا دینا چاہئے۔ (امداد الفتوحی ج ۲ ص ۵۲۲)

ان عبارات سے مستفاد ہوتا ہے کہ صورت مسئلہ میں اگر چند روز ہندوگان کی اہانت اصطلاحاً مندی مراعات یا دلائل ہوتو ان مخصوص لوگوں کی مہمان نوازی جس کی ذلت سے مدرسہ کو معتد بہ نفع کی توقع ہو، درست ہے ورنہ جہتم اور اہل شری اپنے پاس سے خرچ کریں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ ۷ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ۔

مدرسہ کے غسل خانے استعمال کرنا:

(سوال ۸۸) سکاؤں کے کچھ طلباء دوسری جگہ پڑھتے ہیں، جب تعطیلات میں گھماتے ہیں تو گاؤں میں جو مدرسہ ہے اس کے غسل خانے استعمال کرتے ہیں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟ بیٹا تو جوا۔
(الجواب) مدرسہ کی شیا کا استعمال اسی طلباء کے لئے جائز ہے جو مدرسہ میں داخل ہوں یا ایک دو دن کے لئے بطور مہمان آئے ہوں، مسافر خانہ کے طور پر ہر ایک استعمال کرے یہ جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

سالانہ اجلاس میں مہمانوں کے طعام کا مسئلہ

(سوال ۸۹) مدرسہ میں سالانہ انجمنی جلسہ ہوتا ہے اس میں شریک آنے والے مہمانوں کو مدرسہ کے پیسوں سے لانا یا پانا چاہا کہ کیا حکم ہے؟ بیٹا تو جوا۔

(الجواب) وقف کی تصریح اور چند ہندوگان کی اجازت کے بغیر مدرسہ کے پیسوں سے مہمانوں کو کھلانے کی شریعتاً اہانت نہیں ہے، اس کے لئے ضرورت ہی ہوتو چند کر لیا جائے، حکیم علامت حضرت مولانا شری علی تھانوی فرماتے

المسجد لفظ و قد اعلم بالصواب - ۲ - ربيع الاول ۱۳۹۲ھ

عید گاہ کو مسجد بنانا:

(سوال ۹۰) محترم حکرم جناب مفتی صاحب مدظلہ بعد سلام مسنون الحمد ربنا علیہم السلام کہ جواب فرمایا ہے۔
 کہ ملک سے قریب ایک ایسا ملک ہے جس کا نام سورج منار ہے اس ملک میں مسلمانوں کی بہت سی
 جمعیتیں ہیں، وہاں میں سے ایک جماعت وہاں نے اپنے علاقہ میں ایک مسجد عارفہ عید گاہ بنائی ہے، اس کے بعد
 اس وقت وہاں میں نئی جماعتیں آئی ہیں جو یہاں سے ملنا جھڑ یا اور اتفاق کی کوئی امور سے نہ رہی حتیٰ کہ مسجد اور عید
 گاہ کی تقسیم کوئی بعض لوگوں کے حصہ میں مسجد آئی اور بعض کے حصہ میں عید گاہ، ان لوگوں کے حصے میں عید گاہ آئی
 ہے وہاں کو مسجد بنانا چاہتے ہیں۔ یہ عید گاہ پہلے سے مسجد ہی کی شکل میں ہے مگر اس میں صرف عید کی نماز کوئی تھی اب
 اس میں نماز کا نماز کرنے کو ارادہ کرتے ہیں تو اس میں مسجد کی نیت کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور اس طرح نیت
 کرنے سے یہ شرعی مسجد کے علم میں شامل ہوئی یا نہیں؟ جن باتوں کی وضاحت نے علیٰ مسجد بنائی تھی ان میں بھی اختلاف
 ہے بعض اس پارٹی میں ہیں وہ بعض اور ہی پارٹی میں، جو کالقب پارٹی میں ہیں وہ اس عید گاہ کو مسجد بنانے پر بھی رضامند
 نہ ہوں گے تو یہ باتی حضرات کی نیت معتبر اور کافی ہوگی یا نہیں؟ جتنا حرجا۔ (یہ بات لکھنے پر بار بار ذکر)۔

الجواب: (۱) شہر سے تعلق آپا ہی ہے (۲) ان کے شہر میں (۳) عید گاہ کا ہونا ضروری ہے کہ عید کی تمام عید گاہ میں (۴) اگر
 ملت نہ لکھ ہے ان سے عید گاہ کو نماز اور ہجرت کے سبب سے اور جگہ مسجد بنائی جائے، اگر عید گاہ آبادی کے لئے اور آئی
 ہو تو یہی ضمانت متفقہ طور پر مسجد بنانے کی نیت کر لیتے مسجد شرعی میں جائے گی مگر عید گاہ کو شرعی ضروری یا
 نہ رہے گی، پہلی سے عید گاہ وہ شخص ہے جس نے مسجد کے لئے زمین وقف کی ہو، اور اگر چند شخص عید گاہ کے لئے زمین
 خریدیں اور وقف کر کے مسجد بنالیں تو یہی ضمانت کی نیت کو معتبر ہوگا۔ اگر چند آدمی ایک ہی حصہ اور مسجد عید گاہ بنانے
 کر لی تو جن کے حصے میں عید گاہ آئی ہے ان کی نیت کافی ہوگی، لیکن اگر باقی حصہ عید گاہ پر ہو تو شہر سے باہر ہو تو پھر اس کو
 قائم رکھتے ہوئے مسجد کے لئے دوسری جگہ خرید کر لی جائے۔ فقد والله بحکم بالصواب۔

مسجد کے اندر پائیدار رکھنا اور اس سے پیر صاف کرنا:

(سوال ۹۱) کتاب "تشریحات پیرائے" کے صفحہ نمبر ۵۰ پر یہ مسئلہ مذکور ہے "مسجد میں جو یہ بات یا کھاس وغیرہ
 اس واسطے رکھنا کہ لوگ اس سے پاؤں رکھ لیا کریں تو یہ نہ سنا کر کے نزدیک کر دے" "عن البدیعین" ص ۳۳۳
 ہمارے یہاں مسجد کے قریب دوسری عید گاہ ہے پر تکلف اور جتنی ہوتے ہیں ان میں سرور عید اور پیر کی کوئی نہ بچا ہے
 نہ کئے پائیدار رکھو، تاہم اور بھی پیر یہ پچھو یا جادو ہے اور اس سے قصود یہی ہوتا ہے کہ اس سے بچو پچھو کہ فرس پر
 قدم رکھنا ہے یا یہ نہ کر دے؟ جتنا حرجا۔

(الجواب) خدا کی قسم میں کہتا ہوں کہ مسیح ہر ابھی المسجد فان كان التراب مجموعاً فاما نہ
 وان كان منبسطاً بکبر: وهو المختار وان مسح بمحشہ مودوعہ فی المسجد لاناس نہ کذا فی
 المحیط السرخسی فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۶۰ قبل الذاب الذم فی صلاۃ المؤمن۔ اس

آج کے دور میں اس وقت آپس میں جو باتیں ہو رہی ہیں وہ اس وقت کے مہاراجے کے خلاف ہیں۔ مہاراجے کے خلاف جو باتیں ہو رہی ہیں وہ اس وقت کے مہاراجے کے خلاف ہیں۔ مہاراجے کے خلاف جو باتیں ہو رہی ہیں وہ اس وقت کے مہاراجے کے خلاف ہیں۔

(۲) مسجد اہلی جگہ اراچی نہ جانے اور اسے بھی نہ مہر لپور کی جانے اور اس کے بعد اہل یہاں حضرت مسیحی ملے اور یہ صورت میں اس میں کئی اختلافات اس میں ہی جانے اور اب اس میں کئی اختلافات ہیں۔

[illegible]

زمین کے قلعہ کے زمانہ میں مسلمانوں کے مفاد اور ضرورت کی چیز بقیع میں آئی ہے اسے چھوڑنا نہیں چاہیے خود پاموشی اور خود دوسرے مسلمانوں کو تیار کیا جائے تاکہ پلان اور نقشہ کے مطابق عمل ہو کر یہ بھی بند ہو سکے اور انہیں مستحکم کر دہشت کی جا سکتی ہے فقط واللہ اعظم بالصواب ۱۲ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ۔

مسجد کی زمین کی فضا میں بھیجے جانے کیسا ہے :

(سوال ۹۵) ہمارے یہاں مسجد و مدرسہ دونوں ایک متصل ہے مدرسہ کی ذریعہ دوری ہے مدرسہ کی ایک چار مسجد کے محکم کی جانب ہے مدرسہ کی دیوار کے بعد مسجد کے محکم کی طرف مدرسہ کی ایک کچھ بھی زمین نہیں ہے محکم لوگوں کی خواہش ہے کہ اس دیوار میں درجہ اٹایا جائے اور درجہ کی حفاظت کے لئے محکم کے چاروں طرف کا بھیجہ تعمیر کیا جائے یہ پورا کھوپڑی مسجد کی زمین کے اوپر چھ گاؤں مسجد کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہے کیونکہ یہ مسجد مدرسہ دونوں ایک ہی محلہ کی ہیں اور ایک ہی پٹی کی طرف ہیں ہے جب چاہیں اس بھیجہ کو توڑ کر مسجد کا کام کیا جاسکتا ہے وال یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں درجہ عمارت مدرسہ پر بھیجہ تعمیر کرنا درست ہے یا نہیں؟ جیتا تو حرام۔ (راجستان)

(الجواب) مسجد کی جانب جب کہ نمازیوں کے حق میں غلط انداز نہ ہو مدرسہ کی دیوار میں درجہ بنانے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے لیکن چونکہ مسجد کی زمین اور اس کی فضا پر واقع ہوگا اور نمازیوں کے لئے تکلیف دہ اور آگے چل کر نزاع کا سبب بھی بن سکتا ہے لہذا اس کی بہتر نہ ہوگی شامی میں ہے۔ (قولہ ولو علی جدار المسجد مع ان لم یأخذ بہ ہو از المسجد لیکن لا یؤخذ فی التجر قیلہ ولا یوضع الجذع علی جدار المسجد وان کان من اوقافہ) (شامی ج ۳ ص ۵۱۲ کتاب الوقف) قیل مطلب فیما لو حرم المسجد لو غیرہ فقط واللہ اعظم بالصواب۔

مسجد میں فرقہ اثنا عشریہ والے شخص کا چندہ لینا:

(سوال ۹۶) ایک شخص جو فرقہ اثنا عشریہ سے ہے اس نے مسجد میں کچھ رقم دی ہے کیا وہ رقم مسجد یا مسجد کی ملکیت کے مکان میں خرچ کر سکتے ہیں؟ جیتا تو حرام۔

(الجواب) اہل سنت والجماعت اور فرقہ اثنا عشریہ کے عقائد میں بڑا فرق ہے لہذا اخلاص دینی اور مذہبی معاملہ میں ان سے چندہ لیا جائے اگر وہ خود دینا چاہے تو وہ کسی کسی مسلمان کو یہ کر دے اور وہ مسلمان اپنی طرف سے مسجد میں دے دے تو لے سکتے ہیں۔

صورت رسول میں تو وہ شخص رقم دے چکا ہے تو اگر واپس کرنا نامناسب ہو تو بادل یا خواستہ بیت الخلاء اور شبستان حائضہ غسل خانہ میں استعمال کرنی جائے یہ پھر مسجد کا مکان بنانے میں استعمال کی جائے فقط واللہ اعظم بالصواب۔

کا خیال ہے کہ یہ قیام مدارس میں اس کی جائز ہے، مگر لوگ کیا کریں؟ بیوقوف تو جہول۔

(الجواب) مسجد کی تعمیر میں یا امام و موزون مسجد کے خدام کی تنخواہیں نہ دکانہ کی رقم و استعمال کرنا درست نہیں ہے مسجد کی تعمیر کے لئے نہ رقم دیئے والے اہل خیریت تنخواہ کی تعداد میں موجود ہیں اس لئے اگر تعمیر مسجد میں دکانہ کی رقم ہرگز استعمال نہ کی جائے، (۱) حیلہ نہ کی گئی نہ لینا چاہئے۔ صورت مذکورہ میں: یہ نہ والوں کی رقم و انہیں کر دی جائے (۲) ان کی اجازت سے۔ اس میں دے دی جائے اگر مسجد کو اس رقم کی از حد ضرورت ہو اور دوسری مذکورہ رقم ملنے کی امید نہ ہو تو کسی مستحق عالم و صورت حافی سے واقف کر کے ان کے مشورے کے مطابق عمل کیا جائے۔ حفظہ اللہ و اظہار ہم: بصواب۔

امام کا مع اہل و عیال احاطہ مسجد میں رہتا:

(سوال ۱۰۵) امام مسجد اپنے اہل و عیال کے ساتھ احاطہ مسجد میں رہ سکتا ہے یا نہیں؟ مسجد کا کوئی دوسرا حجرہ نہیں ہے۔ صرف ایک ہی حجرہ ہے اس مجبور کی حالت میں رہ سکتا ہے؟ نہیں؟ بیوقوف تو جہول۔

(الجواب) احاطہ مسجد میں امام و موزون کے لئے حجرہ نہ ہو تو اس میں امام و موزون کا رہنا درست ہے لیکن بچوں کے ساتھ رہنے میں عموماً بے پردگی ہوتی ہے، احتیاج کی جگہ انگ نہیں ہوتی اور بچوں کے شور و خشب کی وجہ سے نماز پڑھنے کو تکلیف اور رنج بھی: دکانوں کے لئے ممنوع ہوگا اگر یہ خیالوں نہ ہوں تو جائز ہے۔ حفظہ اللہ و اظہار ہم: بصواب۔

مسجد کی وقف جگہ پر مدرسہ تعمیر کرنا یا امام و موزون کے لئے کمرہ بنانا:

(سوال ۱۰۶) اگر مدرسہ یہاں مسجد کے احاطہ میں شرعی مسجد ہے علیحدہ ایک صاحب خیر نے مدرسہ کی نیت سے دو بڑے کمرے تعمیر کرا دیئے ہیں جس میں بغیر تعلیمی نئی سال سے دینی تعلیم ہو رہی ہے کہ بچے فراغت کے ساتھ جگہ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور انہیں جگہ تک ہونے کا اندیشہ نہیں ہے اس صورت میں مدرسہ کے اوپر امام اور مدرسین کے لئے ایک دو منزلہ عمارت تعمیر کروائیں کہ کمرہ مدرسہ کے لئے امام مدرسین کے لئے قیام کی سہولت پیدا ہو جائے تو شرعاً اس کی گنجائش ہے یا نہیں؟ بیوقوف تو جہول۔

(الجواب) احاطہ مسجد کی تمام جگہ مصالح مسجد کے لئے مسجد پر وقف ہوتی ہے اس جگہ مدرسہ کی عمارت بنانے کے لئے اجازت دینا درست نہیں ہے، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو بیکار اور چھٹی جگہ پر مسجد کے بیٹوں سے یا چند دیگر کے عمارت بنائی جائے اور دو جگہ علی مدرسہ چلانے کے لئے کرایہ پر دی جائے اور کرایہ مسجد کے مفاد میں صرف ہوتا رہے یا امام و موزون اور رہنے کے لئے، دے دیا جائے تو یہ صورت جائز ہے صورت مسئلہ میں مسجد کی جگہ پر بڑے مدرسہ عمارت بنانے کی ہے تو مسجد والوں کو چاہئے کہ دو بیکار رقم ان کے یہ عمارت لے لیں زمین تو پہلے سے مسجد کی ملک ہے اس عمل سے عمارت بھی مسجد کی ملک ہو جائے گی اور پھر دو جگہ مدرسہ کو کرایہ پر دے دی جائے۔ حفظہ اللہ و اظہار ہم: بصواب۔

مسجد شرعی کی بالائی منزل پر مدارس کے سفراء کا قیام کرنا:

(سوال ۱۰۷) ہر سال رمضان المبارک میں مختلف مدارس کے سفراء چند کی غرض سے ملنے آتے ہیں اور ایک

(۱) و بشرط ان یکون الصرف تطبیقاً لاسماء کما لا یصرف الی ماء نحو مسجد ولا الی مکان بیت و قنطرة و غیرہ، و معتبر بجمع شمس: باب الصرف

حالت میں تعلیم کھلی کی جائے؟ بیوقوفو جروا۔

والجواب، نماز اور وضو پڑھنے میں غلطی آنے کی طرف سے تعلیم کرنا منع ہے مگر تعلیمی سلسلہ بھی بہت اہم اور مفید ہے اس لئے دونوں سلسلے جاری رکھیں لیکن صورت اختیار کرنی چاہئے مسجد بڑی ہو تو اس کے کسی گوشہ میں یا بارانداز یا محراب میں تعلیم دوتو دونوں سلسلے جاری رہ سکتے ہیں۔ دینی بچوں میں مشغول رہنے والوں کو چاہئے کہ تعلیم میں شرکت کریں، جس پر بہت منت کا وقت کوئی زیادہ طویل نہیں ہے۔ مسجد خدا کی یاد کے لئے ہے، دینی باتوں کے لئے نہیں ہے خصوصاً جب کہ اس سے تعلیم میں خرچ ہوتا ہو، تعلیمی سلسلہ کو قیمت سمجھا جائے اور اس میں شرکت کی جائے اس سے ایمان تازہ اور قوی ہوتا ہے۔ تعلیم جس میں خدا جل کے ساتھ طبیعت، اوصاف، نماز، روزہ وغیرہ کے احکام و ضروری مسائل بھی شامل ہیں، بعض اوقات یہ اکتفا نہ کیا جائے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں اعلم ان کل قاعد فی بیتہ ایما مکان فلیس خالی فی ہذا الموضع عن حکم من حیث القاعد عن ارشاد الناس الخ۔

ترجمہ۔ چنانچہ اگر وہاں میں یہ وہ شخص جو حکم میں پیشا ہوتا ہے تعلیم دینا اور ہدایت اور عمل صالح کے بارے میں باتوں کو یاد دہانہ کرنے میں مشغول ہے، اس بنا پر وہ مسجد ہے، اگرچہ اس میں اکثر لوگ نماز کے شرائط و احکام سے ناواقف ہیں تو یہ گاؤں کے باشندوں کی نماز و روزہ و زین کی ایسا حالت ہوگی؟ ایسا اشرقی ہر ایک مسجد اور محفل میں ایک عامل میں نکالنا ضروری ہے الخ (ایما الموضع من مسجد الخ) (امام نوویؒ، ص ۲۳۰)

اس بناء پر تعلیم کو قیمت سمجھیں اور دینا امر بہت اختیار کیا جائے کہ نماز و تعلیم و درس و تدریس اور کسی کو شکایت نہ ہو۔ فقہاء و ائمہ باصواب۔

مسجد کی جگہ محفوظ رکھنے کے لئے مال وقف صرف کرنا:

(سوال ۱۵) ہمارے محلہ کی مسجد کے زمرے کے ماتحت دو مسجد ہیں جس میں سے ایک مسجد غیر مسلمہ ہے۔ وہاں ہے اور وہ بالکل غیر آباد ہے عمارت بھی منہدم ہو گئی ہے، حکومت وہ جگہ بیٹھا چاہتی ہے تو ہم کیا کریں، تو کوئی کارروائی کر کے اس کو محفوظ رکھنے کی کوشش کریں یا وہ جگہ حکومت کو دے دیں؟ اس مسجد کی مستقل آمدنی نہیں ہے تو ہماری مسجد کے زمرے میں سے کوئی اور کوئل کا خرچ لینا کیسا ہے؟ بیوقوفو جروا۔

والجواب، ”جائے مسجد“ پر کوئل عمارت ہو یا نہ ہو وہاں نماز پڑھی جاتی ہو یا نہ پڑھی جاتی ہو یا نہ ہو وہ جگہ ہر مال میں مسجد ہی کے حکم میں ہے، اور عمارت میں ہے، کوئلو بحرب مباحولہ ولبعضی عنہ یعنی مسجد احد

الاعلام والناسی ابداً الی قیام الساعة وہ بعضی (فروختار مع النہای ج ۳ ص ۵۱۳ کتاب الوقف مطبوع فیما لم یحرب المسجد او غیرہ)

یہ جگہ مسلمان خانہ و مسافر خانہ نہ چھین خاتمہ کے طور پر بھی استعمال نہیں کی جاسکتی مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کو آباد کریں، چنانچہ نماز ادا نہ کر سکیں تو گراؤں جموں کی نماز پڑھ کر آباد کرنے کی کوشش کریں، ایک آدمی دیکھنا چاہئے جو ہر پنجہ میں وقت ادا کرے، اگر نماز ادا کرے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو مسجد کے چاروں طرف دیوار بنادی جائے کہ گندہ کی اور

کتابوں کے مطالعے کے لئے بھی مسجد کی بنی بنانے اور نیکے چلانے کی اجازت نہیں ہے ممنوع ہے۔ مائتھری میں ہے: هل يجوز ان يدرس الكتاب بسراج المسجد؟ والجواب فيها: ان كانت موصوفة لمصنوعة فلا بأس به وان وضع لالصلوة بالفرع من الصلوة وذو الحان اخر الى ثلث الليل لا بأس به وان اخر اكثر من ثلث الليل ليس له ذلك كذا في المصنوعات (فتاویٰ عالمگیری ج ۶ ص ۲۱۵ کتاب النکاح الباب الخامس)

لیکن آج کل غلط دستور ہوئے کی وجہ سے بنی چلانے اور نیکے چلانے کی اجازت نہ دینے پر غصہ ہے اور قس کا نہ ریڑ ہوتا جتنی دیر بجلی فریج ہو، دھندلے لیا جائے تو اس کی گنجائش ہے یا وہ خود ہی سنت مسجد میں مجلس کا محقق کرنا مسنون ہے حدیث سے ثابت ہے۔ ایصال ثواب کے لئے دینی مجلسیں مساجد میں منعقد کرنا جائز نہیں۔ شرح سراج سعادت میں ہے: نہ کہ نبی کو ہمارے میت اور غیر وقت نماز (جنازہ) جمع شہد و قرآن خواندہ، ختمات خواندہ پر سرگودہ نہ غیر آں و اس مجموعہ حدیث است و کھلا۔ یعنی آنحضرت ﷺ اور صحابہ و غیرہ صنف علیہ السلام کی یہ عادت تھی کہ میت کے لئے فجر صلوٰۃ پڑھا دوسرے کسی موقع پر منع ہوتے ہوں اور قرآن پڑھتے ہوں۔ نہ قبر پر اور نہ دیگر کسی مقام پر یہ تمام سراج و سراج و سراج اور مجلس و خطبہ سنت اور مکرمہ ہیں (شرح سراج سعادت ص ۳۷۷)

فتویٰ از یہ ہے: واجتہاد المدعو لقرءة القرآن وجمع الصلحاء والمقرءة لفتحهم او لقرءة سورة الانعام او الا خلاصه بالحاصل الملی قوله: اتخاذ الطعاع عند قرءة القرآن وجعل الاكمل بکوة (فتاویٰ مزایہ ج ۱ ص ۸۱ کتاب الجنائز قبل الباب السادس والعشرون فی حکم المسجد)

لہذا اس میں لاش اور ہنگاموں کا استعمال کرنا درست نہ ہوگا جب کہ قرآن کی تلاوت اور دینی کتابوں کے مطالعہ کے لئے مسجد کی بجلی استعمال کرنے کی اجازت نہیں (حالا کہ یہ خانہ دینی کام ہیں) تو دینی قرآن خوانی کے لئے اس کی اجازت کس طرح ہو سکتی ہے؟ اگر کراہی ہے تو اپنے گھر میں کریں؟ مسجد لان کاموں کے لئے موقوف اور شبانہاں میں نہیں، فقط واللہ اعلم بالصواب۔

رمضان کی ستائیسویں کی شیرینی کی بجلی ہوئی رقم مسجد میں استعمال کرنا:

(سوال ۱۲۱) قرآن میں مقرر قرآن کے موقع پر شیرینی تقسیم کرنے کے لئے چند کیا تھا اس میں سے کچھ پیسے خاٹے میں بنیان کو مسجد کے کاموں میں استعمال کر سکتے ہیں یا وہ پیسے امام صاحب ہی کو دیے جائیں؟ جہاں تو جہاں (الحوالہ)۔ اس مقصد کے لئے اور جس فرض کی خاطر چند کیا: دعویٰ میں چند کی رقم استعمال کرنا چاہئے؟ اگر رقم بجلی ہوتی ہو، چندہ لگاؤ کی اجازت نہ ہو۔ مصروف میں استعمال کر سکتے ہیں، یہاں ہم کا حق نہیں ہے کہ بجلی ہوئی رقم ان کا اپنا ضروری ہو، ختم قرآن کے وقت شیرینی تقسیم کرنے کے لئے چندہ کرنے کا طریقہ غلط ہے چند نہیں کرنا چاہئے، اگر کوئی شخص رسم کی پابندی کے بغیر خوشی سے شیرینی تقسیم کرے تو منوں نہیں ہے فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مسجد کے وقت قرآن کو اپنے قرآن سے بدلنا:

(سوال ۱۲۲) امامی مسجد میں آیت: "و قرآن شریف ہے، مجھے اس کی ضرورت ہے، میں اس کی جگہ ایک سری قرآن (یا قرآن برہ) رکھ دوں اور قرآن میں اپنے کمرے جاؤں تو جائز ہے یا نہیں؟" (نہجی مسجد کے جواب) مسجد کے وقت قرآن اور قرآن سے نہ جاننا نہیں مسجد میں بیٹھ کر اور نہ کمرہ جانے سے نہ (نہجی مسجد کے جواب) واللہ اعلم بالصواب۔

مسجد کا مکان بینک کو کرایہ پر دینا:

(سوال ۱۲۳) "مسجد کا مکان بینک کو کرایہ پر دینا کیا ہے؟" (نہجی مسجد کے جواب) بینک کو مکان کرایہ پر دینا انسان کی مالیت کے خلاف ہے اور قرآن کریم میں تعارض ہے (۱) اگر کسی معاہدہ میں ہے اور شہادہ دہی ہے ولا تعاونوا علی الاثم ولا العلو ان گنہ اور نہ ان کے کاموں میں معاہدہ مت کرو اور نہ ان کی اجازت نہیں، فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مسجد کی تعمیر کے زمانہ میں نماز یا جماعت معیوق کرنا کیا ہے؟

(سوال ۱۲۴) "بھئی میں ایک مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے مسجد کے دونوں طرف سڑک واقع ہے اور یہ تجارتی مرکز ہے اس لئے حکومت کی طرف سے نئی تعمیر کی اجازت اس شرط پر ملی ہے کہ تعمیر کا سامان مرکز پر نہ رکھا جائے اور اس لئے یہ کہ مایہ اور تعمیری سامان مسجد میں رکھا جائے اس میں عورت جگہ گھر جاتی ہے اب ایک سوالیہ پیدا ہوا ہے تعمیر کے دوران مسجد میں نماز یا جماعت پر بھی جائے یا نہیں؟ نماز جاری رکھتے ہیں؟ چند مشکلات پیش آتی ہیں (۱) جگہ کا نام شکل سے (۲) خوش کا پور پانی تعمیر میں مستقل رکھنا اور مرکز سے دور ہوتے ہیں ان کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں ان کو پانی پانی کا چھوٹا لٹیکس ہوتا (۳) خیر خیر کے نام کی یہ مسجد روزانہ آج سب سے زیادہ کام نہ کرنا پائے گا تو ان حالات میں نماز یا جماعت جاری رکھی جائے یا نہیں؟" (نہجی مسجد کے جواب)

(نہجی مسجد کے جواب) صورت مسئلہ میں مسجد کا یہ کاروبار فروخت کرنا یا بانیانے وقت پر لاہن ہوئی چاہے اور جس عورت بھی چاہے عورت کی کسی جماعت سے کسی یا ملائے مسجد میں جس میں عورتوں کی جانے والی عورتوں کے چھوٹا نماز کی اپنے گھر سے خیر و رحمت سے فارغ نہ کرنا یہ نہیں اور بعد میں بھی گھر جا کر اگر کسی اس طرح صرف عورتیں پندرہ منٹ کا کام نہ دے گا، جو معیوق کر دیتے ہیں کوئی عورت نہیں تہجد کے آخر اسکا پورا خیال رکھا جائے اور مسجد کی کالہ میں عورتوں کو رکھا جائے فقط واللہ اعلم بالصواب۔

۱۔ ای الذی یحیی من کلامہ اللہ اذا وفی کما وعی موصیہا ان وفی علی اهل ذلک الموضع لیم بعد نظرہا منہ لا یومر ولا یجوز ہم ومناہرہ لہ لا یجوز لغیر ہم الا سقاہ وواں وفی علی طلبہ تعلم لکل طالب ۴۰ سقاہ سقاہ فی معلوا فی قاریہ ساقی مطلب فی معر کتبہ اور وفی مر معلوا

بچے دھڑکتے ہیں گا یا ان کے دل سپرد والے مقبول ہیں؟ میں کسی بچے کے دل کی آواز سنتے تو نماز مختصر کرتا ہوں (اس کیپل سے کہ) اس کی دل نماز میں ہوگی تو اس کا دل نماز میں نہ لگے گا اور پریشانی ہوگی (مختصر شریف ص ۱۶)۔

۱۔ ماعلیٰ واماں: خود بخود بصری احساں۔ بچہ اپنی ماس نماز میں ہونی طرح بھی رسول اللہ ﷺ ایک نمازی کا خاصہ اور مختصر فرمادیتے ہیں اس کے برخلاف ہمارے زمانہ کی حالت یہ ہے کہ جوانوں کو بچے کے شرائطین کو ان کا خیال تو آتی ہے مگر چڑھوں دین و دلی کا ایسے کو خاص میں نہیں لانے۔ یہ بات مجدد تصانیف ہے۔

[illegible]

اس مناسبت کے حصول سے حضور بن کر وہ پہنچے ہیں اور امانت جگہ بنگلہ مان چکا ہو تو بھگت کے دلدادہ میں جس قدر
 فتنے نہیں رہتے بلکہ بچے کی جگہ پر نہ کرتے ہیں اور پھر گھر کے نیچے کھڑے رہتے ہیں اس لیے اسی کو بھی چھوڑا دیتے
 ہیں۔

اس فرقہ کی بنیاد دہلی میں ہے۔ اس فرقہ کے بانی آلہی علیٰ علیہ السلام ہیں۔ اس فرقہ کے بانی آلہی علیہ السلام ہیں۔ اس فرقہ کے بانی آلہی علیہ السلام ہیں۔

حضورِ اقدسِ مبارکؐ کا ارشاد ہے: انظروا الحرامۃ السومر فانہ یخطر بواہ اللہ تعالیٰ دامنِ نراست سے بچو گے، بونے چمک بواہ اللہ کے نور سے اچھڑے ہیں۔

المنعزل : منہدم میں ناکھیا ہانا۔ اس سے انکار لایں کا مشتق ہونا کی گھبراہٹ سے ممکن ان میں چند خواہاں ہیں۔

(۱) بہت سے چٹانیں جانا جا رہی ہیں تو ان کی کوئی چوٹی مسجد میں نہیں پہنچتی ہے جی کہ امام بنی قریات ہر خطبہ دینا چاہتے ہیں ان سے اس وقت ظہر نہ ملے گا۔

(۲) مذکورین کی رعایت کیس کی بنیادی دیکھائی دیتی ہے۔ اور کہ جاتا ہے، معذورین اقل (کم) ہیں۔

(۳) شعبہ کی وجہ سے مقررین انضباط کی جا۔ حاصل کرنے سے محروم رہتے ہیں یا مبالغہ فحش کے ذریعہ انصاف کی بجائے قلم اچھڑاتے ہیں۔ ان روایات شرعیہ کی بنیاد پر فحش اور المیہ اگر منہ سے نکلتی ہے

(الجواب) تطبیقی جماعت والے اگر مسافر ہیں، اور مسجد کی صفائی ادب و احترام کا ایک خاکہ کرتے ہیں تو سونے کی گنجائش ہے۔ باہر تک ہو تو وہاں سے باہر نہیں نکلتا۔ (ثاویٰ تفسیر) میں ہے ولا بأس للفریب ولصاحب الدار ان یصلح المسجد فی الصحیح من المذهب والا حسن ان یتروح فلا یصلح کذا فی خزائن الفوائد۔ یعنی۔ برساتنے کے بعد مسجد میں صاف کرنے کے لئے مسجد میں سونے کی گنجائش ہے، اور بہتر یہ ہے۔ اس سے اعتناء کرے۔ (ثاویٰ تفسیر) میں حسن صلاۃ کتاب التہذیب (باب المساجد)

اگر مسافر نہیں ہیں لیکن مسجد میں عبادت اور اعتکاف کی نیت سے کچھ وقت گزاریں تو ان کے لئے بھی نماز پڑھنے اور سونے کی اجازت ہے۔ (ثاویٰ تفسیر) میں ہے یوکوہ التوم والا کل فیہ لیسر المعتکف واذا اراد ان یفعل فلک یبھی ان ینوی الا اعتکاف فیہ خل فیہ ویذکر اللہ تعالیٰ یقلو حلتوی او یصلی ثم یفعل ما شاء کذا فی السراجۃ۔ یعنی۔ غیر معتکف مسجد میں سونا اور کھانا وغیرہ ہے اور جب مسجد میں ان کاموں کے کرنے کی ضرورت ہو تو مناسب یہ ہے کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو، اور نیت کے ساتھ ہی وقت کا ذکر کرے نماز پڑھے پھر جس کام کا ارادہ ہو کرے (ثاویٰ تفسیر) میں ۶ ص ۲۱۵ قول بالا)

ما شب گزاری کا مسئلہ ان کا مقصد لوگوں کو گھر کے ماحول سے نکال کر دینی فضا اور اچھے ماحول میں لانا دینی تعلیم اور تبلیغ کے لئے تیار کرنا ہے اس کا لحاظ کر کے دن اور وقت متعین کیا جاتا ہے جیسا کہ وہ دس میں تعلیم کے لئے۔ اور نمازوں میں تربیت کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے، یہ تقریر قبول کے لئے ہے نہ فضیلت کے خاطر لہذا یہ متنازع نہیں ہے تاہم وقت و دن میں تبدیلی کرتے رہا کریں جس سے عوام میں غلط فہمی نہ ہو۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

گاؤں کی مسجد میں رقم دینے کا وعدہ کر کے انکار کرنا:

(سوال ۱۳۶) ایک شخص نے اپنے گاؤں کی غریب مسجد کی مرمت اور دھتکی کے لئے کچھ رقم دینے کا وعدہ لیا پھر اس کا کسی سے حاجی۔ خط لکھا اس پر اس نے رقم دینے کا ارادہ ملتوی کر دیا اور کہتا ہے کہ لوگ قدم دان نہیں ہیں، اور اب دوسرے گاؤں کی مسجد میں خرچ کرنا چاہتا ہے تو یہ کیسا ہے؟ جائز ہے یا نہیں۔ بیوقوف جواب۔

(الجواب) گاؤں کی مسجد بوسیدہ حالت میں ہے اصلاح و مرمت کے قابل ہے اور خدا کے گھر کی دھتکی کا وعدہ کر چکا ہے اس پر یہ مسجد زیادہ معتاد ہے لہذا وعدہ پر قائم رہ کر اسی مسجد میں رقم دینی چاہئے نہ کسی دوسری جگہ کی۔ (ثاویٰ تفسیر) میں ہے انہ کرین خدا تعالیٰ تو قدر دان ہے اور وہ اجر عظیم اور ثواب جاریہ کا اجر جزا میں عطا فرمانے والا ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

(۱) مسجد کی زمین کس کو کرایہ پر دینا بہتر ہے؟ (۲) مسجد کی آمدنی کی کوئی حد متعین ہے :

(مسوال ۱۳۷) مسجد کی ایک زمین ہے جماعت دانے سے ماہانہ دوسروں کو کرایہ پر دینا ہے ہیں اور دوسرے لوگ زمین سوار ہے بلانہ دینے کے لئے تیار ہیں تو کسی کو کرایہ پر دی جائے؟

(۲) مسجد کی آمدنی کس حد تک بوجہائی جاسکتی ہے؟ کیا اس کا کوئی نشان مقرر ہے کہ اس حد تک آمدنی کی جائے بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسجد کو زیادہ آمدنی کی ضرورت نہیں ہے، جواب عطایت فرمائیں بیوقوف جواب۔

(الجواب) (۱) مسجد کی زمین کرایہ پر دینا ہے تو اس کی خوب تشہیر کی جائے اور مسجد میں عطا کیا جائے، غلام

تاکہ مسجد کی زمین نہ چلے جاتی تھی۔ اور تھک کر ہمارے کے بغیر مسجد کی یہ جگہ نہ آجودا خیر کی ہے۔ اپنی ۱۰۰ سال
بعد اس کے کہ حکومت اس وقت قائم تھی اور یہ جگہ اپنے قبضہ میں تھی۔ اور پھر یہ جگہ میں مامور تھے۔ اس کے
بلکہ یہی اہل بیت ہے۔ اور اس اہل بیت کا خیر نہ آیا جائے گا۔ یہ جگہ نماز کی جگہ ہے۔ یہیں اس میں ہمارے
کے جگہ مسجد کی زمین کی جگہ مامور تھے۔ اور اس میں ہمارے جگہ کے خیر میں مسجد کا خیر ہے۔ اور
یہاں اس میں ہے۔ اور یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ قدم بعد قدم۔ اور اس میں
بعضوں نے کتبہ لکھی۔ اور یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
ہمارے اولیٰ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ کتاب التواریخ

۱۔ اہل بیت کی مسجد۔ یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
میں۔ یعنی وہ جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
نہ کہ یہی جگہ ہے۔ اور اس میں ہمارے جگہ کے خیر میں مسجد کا خیر ہے۔ اور
یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
ماجستہ ہے۔ یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
اور یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
زبد التواریخ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ کتاب التواریخ

(۲) یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں

ہمارے خاندانی دیوار چٹکی کر کے اس جگہ اب اس طرح مسجد میں ہے

حالیٰ طرح کر کے دو گان بنانا

۱۳۳۱ھ۔ یہاں مسلمانوں کے خیر کی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
کی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں

یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں
یہی جگہ ہے۔ جسے اللہ اسے حور علیہ رحمہمیں ہیں۔ اور اس میں

ایک مسجد کا زائد از ضرورت سامان (گھنڑی، پچھلے قرآن کے پادے، دریاں وغیرہ) دوسری دور کی مسجد میں نہ لانا۔

۱۵۰۔ اور یہاں مسجدِ مہدیؑ کے بعد کچھ عرصہ پہلے ان کی مسجد عربیہ تھی جہاں مسابغہ کے عہدوں سے کوئی دہائی اور ساڑھے تین گنی کوئی قدر میں تیس سو تالیس ہزار تھائی تھی اور یہاں پہلے مسجدیں تھیں جو کہ اب موقوفہ ان کے پاس بھی رکھی گئی ہیں اور ان کے بعد زمین میں انی طرح پادروں کی جہاں اور ان کے شاگرد

سوال :- سے کہ ان پر یہی واقعہ عام ہے تو کسی غریب مسیحیہ (جو ان کے لئے ہے) کے لئے کیا ہے؟
جواب :- غریب ہے جس کی اعلیٰ حوصلہ میں مسیحیہ کے پاس نہیں ہیں۔ البتہ یہ واقعہ ہر ایک غریب کے لئے بھی ایسا ہے
کر سکتا ہے؟

[illegible]

”ہر امت کا شمس طاب والی رحمت“ اس مسند پر ایک بزرگ عالم

۱۔ سوال اور جواب

۱۵۴۔ اسی دن ہی سید ششم عمر ۱۰۰ سال کی حالت میں انتقال فرمایا۔ اس کی تدفین اپنے مکان میں ہوئی۔

والحجوب، مسجد میں حجاب والی (اکادمی) آگئے وہ طلاق منقطع قرار دینے میں نکلے اور جس نے انی اور اناریوں و
 نبوت سے خیرام کھڑے ہونا ضروری اس شرط کے ساتھ اجازت دیا مگر اسے کہ میں پائی دیت، پختی ٹرائی ہوئی
 مراد شمع و شام میں کی سلفی کی پختی مراد صلی کی جتنی حد تک ہو سکتے تھے اجازت دے دی، ان کے حکام اور کچھ کئی پڑوسی
 میں اصرار تھو کہ بر مجبور ہو جاتا ہے اور اس کی ضرورت نہیں آپہنسی ہے، مجبور ہی کی وقت ہی وقت میں مل جائے اور سلفی
 کا دور انہماک لیا جائے، بعد یہت میں ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن الله يحب
المسلم إذا باحى الله ما دام في مضلة ولا عن حبه فإن من يهيه عنكم أن ينس

[illegible]

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد امجد علی نے "الذی یزید بلداً" کے معنی صلیح علی مسکودہ الصلیح میں فتح الباری کے حوالے سے جو تفسیر نقل فرمائی ہے وہ جس قدر دل کو لگتی ہے۔ اہل علم کے ہاتھ پر ہوتی ہے۔

قوله "البراق فی المسجد خطیبة و کلماتہا دلتھا" قال القاضی عیاض رحمہ اللہ انما سکرین غطتہ الا لم یدلہ اما من "واد دلتہ" فلا ورده البوری رحمہ اللہ فقال هو خلاف صریح المحدث.

فقلت و حاصل التراجع ان ہذا عموم من تعارضاً و ہما قرئہ "الیزای فی المسجد خطیبة" رقیلہ "ول یصق عن یمارہ او تحت قلعہ" کالتروی یجعل "الاول عاماً و یخص النقص بعد الذالم بکلی فی المسجد و القاضی بخلافہ یجعل النقص عاماً و یخص الاول من لم یرددہا و قد افل القاضی جماعۃ منهم من مکی فی النقص و قرطبی فی الفہم و غیرہما و یسند لہم ما رواہ احمد بامسند حسن من حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مرفوعاً قال من تنحى فی المسجد فعبیہ یحاسبہ ان تصب حطبہ مومن او لویہ فقل ذبہ و اوضح منہ فی المقصود ما رواہ احمد ابناً و نظیرانی بامسند حسن من حدیث ابی ہلعة مرفوعاً قال من تنحى فی المسجد فلم یدلہ فیسبہ و ن دلتہ فحسبہ فلم یجعلہ سببہ الا یغید عدہ اللہ و نحوہ حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ عندہم و جدت فی مسأوی اعمال امی الجماعۃ نکتون فی المسجد لا یطعن و روى سعد بن مسعود عن ابی عیینہ بن الخواص انہ تنحى فی المسجد لیلۃ فسی ان یدلتھا حتی رجع الی صرلہ فاخذ شعلتھن نارہم حاء لظلمھا حتی دلتھا ثم قال الحمد لله الذی لم یکتب علی الخطیبة اللیلۃ و عند ابی ذر من حدیث عبد اللہ بن المسخو انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ تحب قدمہ البسری ثم ذلک سببہ لسنادہ صحیح فتح الباری (المعلق الصبیح ج ۱ ص ۳۱۲) باب المداح و مواضع انصافہ:

اس مبارک جگہ کا حسن یہ ہے کہ وہ جہ میں تھوڑے کے متعلق راویوں میں (۱) قاضی میاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں مسجد میں تو کون اس وقت نماز ہے، جب کہ اس وقت میں نہ کرے (نہ چھپے) اور جو شخص (ضرورت کی وجہ سے) تھوڑے کے بعد نماز کرے (چھپے) کھرا دیکھ لیا اس کے حق میں تو کون نماز نہیں (۲) امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کی ترویج فرمائی ہے اور فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کے خلاف ہے۔ عذاب فتح الباری فرماتے ہیں حاصل نزاع یہ ہے کہ یہاں دراعام ہر شخص (تجاہد) اعتبار میں ہیں۔ ایک حدیث میں یہ فرماتے ہیں کہ مسجد میں تو کون نماز ہے اور دوسری حدیث میں یہ فرمایا ہے (نماز میں) اپنے بائیں طرف یا اپنے پیروں کے نیچے تھوڑے کے امام کو دینی پہلی حدیث کو عمومیت پر باقی رکھتے ہوئے دوسری حدیث کا معنی اسی پر قرار دیتے ہیں کہ وہ شخص مسجد میں نماز نہ پڑھا ہو اور کاشی میاض اس کے برعکس فرماتے ہیں کہ وہ دوسری حدیث کو عام قرار دیتے ہیں اور پہلی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ مسجد میں تو کون نماز ہے شخص کے لئے حدیث فرماتے ہیں کہ یہ کار کا وہ ہے کہ تا دوسری حدیث کی در قرطبی اور ان کے بعد دور کرماء سے قاضی میاض کی موقوفات

نیز یہ مستحبہ قریب استعمال کی ہے۔۔۔ فتاویٰ ہند اہم، صواب۔

مسجد کے پرانے پتھر عام شہاب اور پرڈالنا۔

(سوال ۱۵۶) کیا مسجد کو شیعہ یا بنیائی مسجد کہہ کر پتھر عام شہاب اور پرڈالنا جائز ہے۔ ب استعمال کرتے ہیں یا پرڈالنا کیسا ہے؟ پتھر وہ پتھر ہے جس کی رقم مسجد میں استعمال نہ کی جاسکتی ہے یا نہیں بلکہ جو برادر

والصواب) مسجد کے پرانے پتھر فاساد، چھتر، دروازے، دروازے میں استعمال کرنا حرام اور۔ اب نے خوف سے لہجہ و سبب یہ ہے کہ پرانے پتھر مسجد میں کسی سبب سے بجا استعمال نہ کر لے جائیں، یا ان کے ٹکڑے نہ لے جائیں، یا ان کے ٹکڑے نہ لے جائیں، یا ان کے ٹکڑے نہ لے جائیں۔

درکار میں ہے ولا ترمی بوابہ الفلم المصطل لا حرامہ کحلبہ المسجد و کتابہ لا یسقط فی موضع یخلی للعظیم مستعمل قریب استعمال قابل تعظیم ہے اسے پھینکنا نہ دے جسے مسجد میں پرانے پتھر سے لیا جاتا ہے اور اس کا کوڑ جو تھوڑے سے آتا ہے وہ اس کی حکمت والا جائے جس میں بے ادبی ہو۔ (درکار ص ۱۶۵) کتاب الطہارت (فتاویٰ ہند اہم، صواب۔

مسجد کے صحن کے ایک گوشہ میں پتھروں کے ٹکڑے (کوٹھے) رکھنا:

(سوال ۱۵۷) اگر کسی مسجد میں صحن صحنی مسجد (جو صحن نما ہے) میں رکھا جائے، اس صحن میں ایک طرف پانی کے ٹکڑے رکھے جاتے ہیں، دوسری طرف رکھے کی جگہ ایک چھوٹا سا چھوٹا ہوتا ہے (ہمارے یہاں اسے پانی کی پرکھتے ہیں) اس صحن پر قاب، موٹر کے کے پھول لگے ہوتے ہیں، جسے چاروں طرف پھول کے کوٹھے رکھتے ہیں، اس کے لیے پتھر تو اس پر یہ رکھنا کبیر ہے؟ یا تو برادر۔

(الحواب) اگر اس جگہ پھول کے ٹکڑے (کوٹھے) رکھنے سے کبریا وغیرہ سے مشابہت پیدا ہوئی ہو تو مکروہ ہوگا ورنہ گناہ نہیں ہے، شریعت میں ہے کہ اس کا موضع نفع بہ المشاہدۃ بین البیعة والمسجد بحکم شامی (۱۸) مطلب فی القوس فی المسجد، فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مسجد کی رقم کا سود مسجد کے مکان کے دیرے (ٹیکس) میں استعمال کرنا:

(سوال ۱۵۸) ہماری مسجد نے پیسے بینک میں رکھے ہوئے ہیں، اگر وہ جو سود ملے گا اسے کس جگہ استعمال کریں؟ اسے کس مسجد کی بیت الخلاء میں استعمال کی گنجائش ہے، مگر ہمارے یہاں بیت الخلاء تیار ہے اس میں ضرورت نہیں ہے، جس تواریخ کو خانی ہے، مسجد کا سود لگانا ہے اس کا ٹیکس (ایرا) لگا کر دینا ہے اس میں یہ رقم استعمال کریں تو ٹیکس ادا کرنے میں یہ سودی رقم استعمال کرنا کبیر ہے؟ یا تو برادر۔

(الحواب) مسجد کی رقم اور اس پر سود سود کا حساب رکھنا نہ صرف ضروری ہوتا ہے، اس لیے یہ جو سود ملے گا اسے کس مسجد کی بیت الخلاء میں استعمال کر سکتے ہیں، ضرورت مسئلہ میں بیت الخلاء تیار ہے اور سود کا حساب بتا، مضبوط ہوتا ہے تو اس صورت میں مسجد کے مکان کے ٹیکس (دیرے) میں استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰

مسئلہ میں غیر مسلم کا چند لینا

(سوال ۱۵۹) ایک حکام میں ایک غیر مسلم نے مسجد کے لئے طور پر (چند) رقم پیش کی ہے تو کیا وہ مسجد میں استعمال کر سکتے ہیں؟

والجواب: اگر غیر مسلم نے وقفہ سے قریب مسجد میں رقم کا چند دیا ہے تو اس کے لئے مسجد میں رقم لینا جائز ہے۔ اگر غیر مسلم نے وقفہ سے دور مسجد میں رقم کا چند دیا ہے تو اس کے لئے مسجد میں رقم لینا جائز ہے۔

اعدا و ملتہی میں ہے تیسری صورت یہ ہے کہ اگر مسجد میں چند دے اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے قریب مسجد سے رقم کا چند دیا ہے تو اس کے لئے مسجد میں رقم لینا جائز ہے۔ اگر کسی شخص نے دور مسجد سے رقم کا چند دیا ہے تو اس کے لئے مسجد میں رقم لینا جائز ہے۔

خوش کی دیوار میں سود کے پیسے استعمال کئے تو کیا حتم ہے؟

(سوال ۱۶۰) تادی مسجد کا خوش بول اس کو چھوڑنے کے لئے مسجد میں ایک دیوار بنائی ہے جس میں سود کے پیسے استعمال کئے گئے ہیں تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

والجواب: اگر حقیقت میں خوش بول کے کاسٹن سود کی رقم استعمال کی گئی ہے تو بہت ہی بڑا کام ہوا۔ اگر سود کی رقم ہے تو اس کے لئے مسجد میں رقم لینا جائز ہے۔

سرکاری جگہ پر مدرسہ بنانا

(سوال ۱۶۱) سرکاری زمین پر مدرسہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟

والجواب: اگر سرکاری زمین پر مدرسہ بنانا جائز ہے تو اس کے لئے مسجد میں رقم لینا جائز ہے۔ اگر سرکاری زمین پر مدرسہ بنانا جائز ہے تو اس کے لئے مسجد میں رقم لینا جائز ہے۔

مسجد میں اگر ترقی جانا کیسا ہے:

(سوال ۱۶۵) مسجد میں اگر ترقی جانا کیسا ہے؟ اس سے مقصد خوشبوداری ہے، یعنی اتوار والہ (الجواب) مساجد کو پاک صاف اور خوشبودار رکھنا شرعی طور پر لازم و مطلوب ہے، جو شخص مسجد میں سے گزرا کر ترقی نکلا ہے اس کے لئے بڑی فضیلت ہے حدیث میں ہے۔ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخرج لیدی من المسجد یعنی اللہ لہ بیٹا فی الجنة۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اور ثلوث فرمایا جو شخص مسجد سے گزرنے لگا گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ ص ۵۵ باب تطہیر المساجد)

نیز حدیث میں ہے عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسباہ المسجد فی الدود وان یظف ویطب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ گھروں میں مسجد بنادو اور ان کو پاک و مطہر رکھا جائے (مشکوۃ شریف ص ۶۹ باب انسابہ و مواضع اصطوۃ) ایک اور حدیث میں ہے۔ عن حفصہ ابی اسحاق السطہر و جبر و ما فی الجمع مسجدوں کے دروازے کے پاس لمہارت مانتا بنادو۔ بعد کے دن مسجدوں میں خوشبو کی دھونی دو (ابن ماجہ شریف ص ۶۵ باب ما یکرہ فی المساجد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم جاری فرمایا کہ ہند کی مسجد میں ہر جمعہ کو دو پہر کے وقت دھونی دی جائے۔ رواہ البخاری ہے۔ عن نعیم بن عبد اللہ المجمر ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امر ان یجمرو مسجد الملقیہ کل جمعة یین یصطف الشہار (زاد المعاد ص ۱۰۲ ج ۱) ان ذائل سے ثابت ہوا کہ مسجد کو صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنا شرعی طور پر لازم و مطلوب ہے، لہذا لوہان یا عرو کی دھونی دی جائے تو بہتر ہے۔

اگر ترقی اگر پاک چیز سے بنائی گئی ہو تو وہ بھی لوہان اور عرو کی دھونی کے حکم میں ہے، لہذا مسجد میں اگر ترقی برائے خوشبو چلا سکتے ہیں اس کی راکھ فرش پر نہ کرے اس کا انتظام کیا جائے، اور مسجد سے باہر سگ کر لے جائیں۔ مسجد میں چلانے سے بچیں کی حد تک کی برائی کی اس پر پابندی بھی مسجد کو چھوٹا چاہئے۔ نقطہ دہندہ عالم بانصواب۔

مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر دعوت میں مسجد کی رقم استعمال کرنا:

(سوال ۱۶۶) مسجد کی تعمیر کے لئے چند کیا گیا سنگ بنیاد کے لئے مسجد کے ذمہ داروں نے دعوت کی اس موقع پر چھلانے اور زمین پان خصوصی کے آمدہ فائدہ کا کر یہ دیا کیا گیا، یہ خرچ مسجد کے چندہ کی رقم میں سے کیا گیا ہے؟ (جواب) الجواب مسجد کی تعمیر کے نام سے جو چندہ کیا گیا ہے، رقم تعمیر کی کاموں میں ہی خرچ کی جائے اس رقم سے مسلمانوں پر خرچ کرنا جائز نہیں، (۱) ہاں اگر حضرات اگر یہ خرچ بذراست کر سکتے ہوں تو وہ اپنے سبب نام سے

(۱) نو تہ ان یحصرون جاز هذا الشرط میں علی ما ذکرہ خمس الامت من الضبط وهو ان ذکر التوقف مصرفا لا بد ان یكون فیہم فیصل علی الحدیث علی شامی، مطلب منی ذکر التوقف مصرفا

شرعی سرزمینوں کے نام سے چند زمینوں پر ہے اور ان کے واسطے موقع آئے اسی میں خرچ کرتے رہیں۔ فقط دولتِ حرم
میں ہے۔

توسیع مسجد کے لئے، مسجد کا مکان اور دوکان کرایہ داروں سے خالی کرانا:

اسوال ۱۰۹: مسجد سے متعلق مسجد کا مکان اور دوکان سے موجود کرایہ پر دیئے ہوئے ہیں، ان میں مجلسِ محال سے
دوکان کرایہ دار ہیں اس وقت کرایہ کی کثرت کی وجہ سے مسجد میں توسیع کی محنت ضرورت ہے تو مسجد کے متولی کو یہ
دوکان سے مسجد کا مکان اور دوکان خالی کرانے میں یا نہیں؟ اگر وہ دوکان خالی کرنے سے انکار کریں تو زیروائی کرنا
کیا جائے؟

الجواب: مسجد سے متعلق مسجد کا مکان اور دوکان پر جو کرایہ پر دیئے ہوئے ہیں اور اس وقت مسجد کو اس مکان اور
دوکان کی ضرورت ہے تو مسجد کے متولی مسجد کا مکان اور دوکان خالی کرانے میں آمروہ انکار کریں تو زیروائی بھی خالی کرنا
مطلوبہ ہے۔ آپ داروں کو خوش خوشی خالی کر دینے چاہئے۔ مسجد کی بنیاد پر اور مسجد کو اس کی ضرورت ہے تو اس میں مشکوٰۃ
نہ پاتا ہے بلکہ آج کل کرایہ کی دوکان کی قیمت ہے جلدی کر یہ کے مکان نہیں ملے اس کی جگہ کرتا ہے۔ اس کو پتہ
زیادہ دینے سے فقط فائدہ علم و اسباب۔

(۱) مسجد کی وقف زمین اور مملوکہ زمین ملا کر بیچ دی جائے تو کیا حکم ہے

(۲) مسجد کی موقوفہ زمین سے فائدہ حاصل کیا اس کا کیا حکم ہے؟

اسوال ۱۱۰: ایک شخص نے کہا اس مسجد کی وقف زمین سے زمین خریدنے کے متعلق خود اس کی موقوفہ زمین
نہی اس نے اپنی مملوکہ زمین سے اجیرا، جو مسجد کی وقف زمین بھی بیچ دی، دوسرے شخص نے ایک دو سال بعد وہ
زمین تیسرے شخص کو بیچ دی، پھر سب مال سے مسجد کی موقوفہ زمین تیسرے شخص کے قبضہ میں ہے۔ مسجد کی مملوکہ زمین
پہلے اس زمین کی متعلق تھیں کر کے تیسرے شخص سے مطالبہ کیا ہے کہ یہ مسجد کی وقف زمین ہے نہ مملوکہ زمین
میں کرنا چاہئے۔ تیسرا شخص کہتا ہے میں نے خریدی ہے اب مال یہ ہے کہ وہ وہ صورت میں شرعاً کیا حکم
ہے۔ تیسرے شخص پر وہ زمین مسجد کے حوالے نہ کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ اور مسجد کی وقف زمین چکی آتی ہے یہ بیچنا اور
خریدنا صحیح ہے یا نہیں؟ تیسرا شخص بالکل بے خبر تھا وہ شہکار ہو گیا نہیں؟ اور پہلا دوسرا شخص جن کو اس فائدہ حاصل تھا بھی
اس سے یہ مطالبہ کیا کہ اس کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟

(۲) دوسرے اور تیسرے شخص نے مسجد کی موقوفہ زمین سے زمین خریدنے کے متعلق حاصل کیا ہے اس کا کیا حکم

ہے؟

الجواب: صورتِ سنو میں موقوفہ زمین دوکان کو ملا کر ایک ساتھ بیچنا یا مسجد کی مملوکہ زمین میں بیچنا صحیح ہے
نہ موقوفہ زمین میں بیچنا بالکل ہے۔ قبضہ کے باوجود دوسرا شخص مال ہو گا نہ تیسرا شخص مال ہو گا نہ چارواں شخص مال ہو گا۔
اور مسئلہ بیع قبل علم الیٰ حرم و دیگر غصمت الیٰ حیفہ حلفت حلف الفہم و ان سببی نعم

مسجد میں یا مسجد سے باہر کوئی چیز گم ہوئی یا گمشدہ چیز ملی ہو، مسجد میں اس کا اعلان کرنا کیسا ہے؟

(سوال) - انا کسی کوئی چیز گم ہو جانے مثلاً گمراہی چشمہ جماعت خانہ میں اس کا اعلان مسجد میں کرنا چاہتا ہوں۔ مسجد میں کوئی چیز گم ہوئی ہو تو وہاں یا نہ ہو تو نہ یا کسی سے تحقیق کرنا کیسا ہے؟ مسجد میں سے کوئی کوئی چیز ہٹا دی ہو تو اس کا اعلان کرنا کیسا ہے؟ مثلاً تو جواد۔

(الجواب) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے سے حدیث میں منع کیا گیا ہے۔ ہذا اعلان نہ کرنا ہی گناہ نہیں ہے۔ سلطان مملوکی ہے، اگر مسجد میں کوئی چیز نہ ہو تو نہ، اگر مسجد میں سے ہٹا دی گئی ہے تو ضرورت ہے کہ مسجد کے احباب و احرام کو نیا لے کر بتاتے ہوئے کہ شہر داخل نہ ہو، نمازیوں اور مسافروں کو اطلاع دے کہ ہٹا دی گئی ہے اور کسی سے اس کے تحقیق کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے: من ابی ہدیۃ وصی اللہ عنہ فانی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلاً یشہد حاضاً فی المسجد فیقول لا یدعنا اللہ علیک لان المساجد لہم من قبلہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرے تو اسے (ازراہاں سے نہ کہ اس سے) کہے کہ اللہ تعالیٰ تیری چیز تجھے نہ ملے گا۔ اس لئے کہ ہر کسی کا حق لے لیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۶۸ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ)

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے: (مسند صافہ فی المساجد) ای یطلبہا برفع الصوت... وینہی عن فی ہذا کل امر لہم یمن لہ المسجد من النجس والفسق ونحو ذلک اذ لہ تم من الہدایۃ ای لشد الصلۃ وحقوہ سل لہ ذکر اللہ تعالیٰ و تلاوہ القرآن و امر عطاء حتی تکرم صالک رحمہ اللہ الحد العلمی و جردہ ہو حیفہ و حمد اللہ و غیرہ لانه مما یحتاج لہ ابن حجر و یسنن من ذلک عقد الکناح (۱) ص ۱۱۲ لایمر بہ رواہ الترمذی و مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۹۴ ج ۱ ابض)

(۱) حدیث میں ہے: (مسند الصلۃ) اعلم ان نشد الصلۃ ای رفع الصوت بظہر ولا یدعنا اللہ علیہ و تسبیح علی المصلین والمعیتین یستحب ان ینکر علیہ بالدعاء بخلاف ما یظہر و خلفاؤہ و سلفہ نسی صلی اللہ علیہ وسلم من المساجد لہم من الہدایۃ (التعلیق الصبح شرح مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۱۲ ج ۱ ابض)

(۲) ظاہر حق میں ہے کہ: لا یدعنا اللہ علیک (تباہی سے کہیں: تمہارا جرم و گناہ) کے۔ اس سے یہ دعائے: ہے۔ اس (مظاہر حق ص ۱۶۶ ج ۱ ابض)

دفعہ میں ہے۔ وینکرہ التماس دعا۔ تم میں سے ہر ایک لہ التماس دعا لہم ہی النسی الصانع و نشادھا اللہ عنہا وہی الحدیث اذا رجم من یشہد صافہ فی المساجد فقول لا یدعنا اللہ علیک (۱) و در مختار و شامی ج ۱ ص ۱۰۱ (۲) حکام لمساجد

[illegible][illegible]

کُنْ لَوِیْشَرْتِ زَوْجِیْہَا ہاں یہی تعریف، للفظۃ فی مکون احفھا، فامہ العرب کی
اقرضون اردو کی المجمع، اے محاسن الناس کہ یہاں التمساجد والا سوا فی فائدہ طرف نبی و حور
البحر، یعنی اس تک نظم و اس خجدا طوں نے اسے ارادای حرج کو توں کے کُنْ ہونے کی جگہ ٹیکے کچھ دیا، وہاں
بارہ، مانگ تک خبر، اس کی جتنی شایانے کا یہ قرینی زبانی ہے (تصحیح) ترجمہ ۳ سن، اگر آپ امشب
فرمود اللہ احمہ، سوئے۔

مسجد میں: ع نے مغفرت کا اعلان کر،

اسم علی (ع) اہل بیت نماز میں پڑھا جائے تو اسے کفایت بخشے گا۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ اس سے قبل بھی اسے پڑھا جاتا تھا۔
 ۱۔ ائمہ و فضلاء کی وفات سے پہلے جماعت کو دعا میں پڑھا جانے کی دعوت کی جاتی تھی۔
 ۲۔ بعد از جماعت نماز میں اگر کوئی شخص اس دعا کا پڑھنا چاہتا تھا تو اس کی اجازت بھی کر دیا جاتا تھا۔
 ۳۔ بعد از نماز دعا پڑھنے کا یہ سبب اس امر کے لئے نہیں بتائی گئی ہے صرف ذکر و شکر و تحلوچ ہیں۔
 ۴۔ یہ دعا سر لہجہ یا تشدید الصلوة و سجود علیہ بحمد اللہ تعالیٰ و تلاوة القرآن و التمس عطف حتیٰ تحرہ مانک
 حمہ اللہ لاجل العمی و عیورہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ لانه معا یتحتاج فالہ ابن سہیر و بدستہی مر
 ذلک محمد النکاح فامہ سہ لایمرہ و وہ البعدی امروۃ شرح مشکوٰۃ ص ۱۹۹ ج ۲، مرقاۃ
 ص ۱۱۱ باب المساجد و مواضع الصلوۃ

نہیں مقرر تھے۔ یہاں (میرٹن پور) ایک کڑواوت کی خبر، "مرزا خانہ سنتی کی گرفتاری پر ہے تو نکھائی ہے۔"
 "نہیں ہے۔" دلا لایے۔ "دلا علامہ محمد، انگوٹھا دیا علامہ سیدنا، ای احلام عتسہم بختا"

لیفتننٹ جف و کورہ عصہم ان یادی علیہ فی الاذکار والا عوق لانه اشبه نعی الجعلیہ والا صرح
انہ لا ذکرہ اذالم یکن معہ تنویہ بدکر وتعلیم الح ودرمختار و شامی ص ۸۰ ج ۱ کتاب احادیث
مطلب فی دھر المیت (اعیادہ الا و صراح ص ۲۲۲) فقط و انہ اعلم بالصواب

(۱) مسجد کی رقم کا سود کہاں خرچ کیا جائے غرباء کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟ (۲) اس مسئلہ
کے متعلق مفتی اعظم حضرت مولانا محمد کفایت اللہ اور محکم الزامات حضرت مولانا اشرف علی
تھانویؒ کی تحقیق:

(سوال ۷۴) مسجد کی رقم بینک میں جمع نہ کرنا سود کی آیت ہے مسجد کو سود کی بالکل ضرورت نہیں ہے وہ سود کی رقم
اور سود (دفعہ خیر میں) اور رقم باندھنے سے ملنے میں یہ نہیں ہے۔

الجواب: بانہ ہر بینک میں رقم نہ رکھنا چاہئے امر قانونی مجبوری کی وجہ سے رقم رکھنا عاہدہ نامی پر سود یا جو سود سود
کے ذریعہ حاصل کرنا کی صورت یا سود کی چیزوں میں خرچ کیا جائے، اگر اس میں سے بڑھت ہو تو خرچ ہو کر
دیاجائے ورنہ عام کے کاموں میں ہی خرچ کر سکتے ہیں اور وہ ان میں خرچ نہیں ہوا ان کو بھی اسے سکتے ہیں مسجد پر
یہ رقم خرچ نہ کی جائے کہ یہ تحقیق مسجد کے خلاف ہے (اس مسئلہ پر بحث آئے آ رہی ہے۔ اگر سب)

اس مسئلہ کے متعلق ہے ان کا مفتی اعظم حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب اہم الزامات حضرت مولانا
اشرف علی تھانویؒ کی تحقیق پیش کرنے کی عادت حاصل کرنا ہوں۔ ماحذہ کہ کفایت الہی میں ہے۔

(سوال ۱) مسجد کا جو اہل بینک میں جمع کرنا چاہئے یا نہیں؟ اگر یہ پوچھا جائے تو وہ لوگ
ان کو مسکنوں وغیرہ میں صرف کرتے ہیں، اگر جائز ہے تو یہ روپے سے دھور کا رچہ ملنا تعلیفی مدت کی مدت
غریبوں کی عانت، مسافر خانہ، کھانا اور مزاک وغیرہ کی تعمیر برائوں پر روشنی، مسلمان طلبہ کے لئے تحریکی کتابوں کی
خریداری اور اسلامی تقریری تقسیم پر صرف کر سکتے ہیں یا نہیں؟ ان مسرتوں میں سے جس میں صرف کرنا زیادہ افضل ہو
اس سے بھی مطلع فرمایا جائے، منوات ۱۰۱۔

والجواب: جو اہل بینکوں میں جمع کیا جائے اس نہ سود بینک سے یا مال کر لیا جائے تاکہ اس کے ذریعہ سے کسکی
خدمت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو سہولت دینے کی عانت کا نود ہو، دھور کرنے کے بعد اس روپے کو دینے میں جو دھور
عام سے ملتی رہتے ہوں یہ فقراء و مساکین کی دفعہ نہ کر کے لئے مفید ہوں مثلاً یہ بھی دھور سکیں، دھور سکیں، دھور سکیں
انامیہ کے خلاف اور وہ آج وغیرہ میں خرچ کرنا یہ مسافر خانہ کوں مزاک وغیرہ وغیرہ کرنا، دھور سکیں، دھور سکیں، دھور سکیں
سب صورتیں جائز ہیں، اور مسجد پر خرچ نہ کی جائے کہ یہ نقد مسجد کے منافی ہے، واللہ اعلم وغیرہ محمد کفایت اللہ
کلن اللہ فی۔

والجواب: اگر اشرف علی تھانویؒ اولیٰ مسجد کا روپے بینک میں جمع کرنا سب دھور طریق حفاظت کا وہ خلاف
استیاضے اور اگر ملکی سے یا غفلت سے یا بکوری سے ایسا اتفاق ہو گیا تو اس وقت اول کرنے میں قہر نہیں کرنا
جو سب اول سے تحریر فرمایا ہے البتہ زیادہ یعنی صرف مذکورہ صورت میں نہ ہو کہ یہ صورت ہے وہ یہ کہ

نور اللغات میں سے ایک نور اللغات ہے اور دوسری جگہ صرف کرنا ملک مسجد کا قیام ہے جس سے کہ
 یہاں سے وہاں تک ہر دوں سے شیعہ کی صورت یہ ہے کہ اس قدر وہ یہ کہی سے قرض لے کر مسجد میں صرف کرنا
 اور اس کو دینی رقم سے وہ قرض ادا کرے۔ اور یہ ثابت ہے کہ مسجد کی نیت سے جو قرض لیا جاوے اس کا مسجد کی آمدنی سے
 ادا کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ یہ کیا شریف علی بنی منہ۔ اور فی ثمرہ ۱۳۱۲۔

نور اللغات میں سے ایک نور اللغات ہے اور دوسری جگہ صرف کرنا ملک مسجد کا قیام ہے جس سے کہ
 یہاں سے وہاں تک ہر دوں سے شیعہ کی صورت یہ ہے کہ اس قدر وہ یہ کہی سے قرض لے کر مسجد میں صرف کرنا
 اور اس کو دینی رقم سے وہ قرض ادا کرے۔ اور یہ ثابت ہے کہ مسجد کی نیت سے جو قرض لیا جاوے اس کا مسجد کی آمدنی سے
 ادا کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ یہ کیا شریف علی بنی منہ۔ اور فی ثمرہ ۱۳۱۲۔

در العلوم دیہ سد ۱۴ ذی قعدہ ۱۳۱۲
 واللغات میں سے ایک نور اللغات ہے اور دوسری جگہ صرف کرنا ملک مسجد کا قیام ہے جس سے کہ
 یہاں سے وہاں تک ہر دوں سے شیعہ کی صورت یہ ہے کہ اس قدر وہ یہ کہی سے قرض لے کر مسجد میں صرف کرنا
 اور اس کو دینی رقم سے وہ قرض ادا کرے۔ اور یہ ثابت ہے کہ مسجد کی نیت سے جو قرض لیا جاوے اس کا مسجد کی آمدنی سے
 ادا کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ یہ کیا شریف علی بنی منہ۔ اور فی ثمرہ ۱۳۱۲۔

نور اللغات میں سے ایک نور اللغات ہے اور دوسری جگہ صرف کرنا ملک مسجد کا قیام ہے جس سے کہ
 یہاں سے وہاں تک ہر دوں سے شیعہ کی صورت یہ ہے کہ اس قدر وہ یہ کہی سے قرض لے کر مسجد میں صرف کرنا
 اور اس کو دینی رقم سے وہ قرض ادا کرے۔ اور یہ ثابت ہے کہ مسجد کی نیت سے جو قرض لیا جاوے اس کا مسجد کی آمدنی سے
 ادا کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ یہ کیا شریف علی بنی منہ۔ اور فی ثمرہ ۱۳۱۲۔

مسجد کے چندہ کے لئے سفر کے اخراجات کے مسئلہ کا قرض،

مسجد کے چندہ میں سے وصول کرن

(سوال ۱۶۳) ہماری مسجد میں مسلمانوں کے پیش نظر جو سببی ختم ضرورت ہے اور اس کا فرق نہایت اہم مسئلہ اس کو پورا نہیں کر سکتے دیگر مقامات یعنی غیرہ کا سفر کرنا ہر سال کے لئے جس مسجد کے پاس رقم نہیں ہے اور اس سے ملنے والوں سے قرض لے کر سفر کے اخراجات پورے کئے جائیں گے اور یا نئے طالب امر یہ ہے کہ ہر سال کے لئے مسجد جو چندہ دے گا اس میں سے قرض ادا کرنا پڑے گا یا نہیں؟ بیوقوفوں کو جواب۔

(الجواب) مسئلہ کی آہنی اور نماز میں کافیاں کر کے مسجد میں توسیع کی جاتی ہے مسجد کی پرانی حالت مضبوط اور مستحکم ہے اس کو باقی رکھنے سے مسجد میں توسیع کی جاسکتی ہو تو اگر یہ پرانی عمارت کو ترمیم نہ کیا جائے اور کچھ سے توسیع نہ کی جائے تو توسیع کا کام کیا جائے؟ چندہ دینے والوں کو یہ دیکھنا ہے کہ مسجد والوں نے قرض لے کر عمارت کے اخراجات کا انتظام کیا ہے یا آپ کے چندہ میں سے وہ قرض بھی ادا کیا جائے گا تو ایسی صورت میں چندہ کی رقم میں سے قرض ادا کیا جاسکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مسجد میں دوسری منزل بنانا کرینچے والا جماعت خانہ چھوڑ کر اوپر جماعت کرنا کیسا ہے :

(مسوال ۱۶۴) ہماری مسجد میں دوسری منزل بنانے کا پروگرام ہے اور اس کے بعد اہل لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جماعت اوپر والے جماعت خانہ میں کی جائے تو یہ صورت اختیار کرنا کیسا ہے؟ بیوقوفوں کو جواب۔

(الجواب) یہ صورت اختیار کرنا بالکل مناسب نہیں ہے۔ نیچے والا جماعت خانہ جہاں برسوں سے نماز اور درس والی جماعت ہے جس جگہ سکھوں کے لئے ہے اس جگہ کو چھوڑ کر اوپر جماعت کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ نیچے والا جماعت خانہ کھنڈر بن کر رہ جائے اور اس کی ترمیم باقی نہیں رہے گی لہذا اصل جماعت خانہ نیچے والا ہی رہنا چاہئے۔ مباحہ صاحب نیچے کی محفل ہے اور جماعت کی محفل بندی نیچے سے شروع ہوئے گی۔ چنانچہ اگر یہ توسیع مسئلہ اوپر جائے گا تو انہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ (اس مسئلہ کی تفصیل کردہ بات مصلوۃ میں دیکھ لیا جائے۔ مرتب)

مسجد کی چھت کا پانی باہر نکالنے کے لئے جماعت خانہ کے نیچے کے حصہ میں ٹالی بنانا :

(مسوال ۱۶۵) مسجد کی چھت کا پانی برنالہ کے ذریعہ جماعت خانہ میں اور ناظر علی کے ذریعہ جو جماعت خانہ کے اندر ہوئی خارج کرنا کیسا ہے؟ بیوقوفوں کو جواب۔

(الجواب) مسجد دیر و غریبہ سے افضل ترین اور مقدس ترین مقام ہے مسجد کو ظاہری طور پر بھی معطر اور خوشبودار رکھنے کا حکم ہے اور مسجد تحت طہری تک مسجد کے حکم میں ہے لہذا جب کہ دھابہ (چھت) کا پانی مسجد کے اندر سے نکال دیا جائے تو ہوسکتا ہے بلکہ قوی احتمال ہے کہ پانی جو ہے اور کچھ وغیرہ کی جماعت اور دانش لے کر دے ہو تو ایسے پانی کا جماعت خانہ سے نیچے گزرا دینے کے لئے آبی نالہ کی اجازت کیسے دی جاسکتی ہے؟ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

مرقاۃ شریف مکتوبات میں ہے (وقوله ان يبعض الناس في المساجد) ، فی شأنہا اور سانہا یعنی
بنا جو مکمل احل بمسجد اور بقول مسند کی توجہ : اور میں اور اس میں رہا ، وسیعۃ و اجبلا
برکات مسجد و مرقاۃ صرح مشکوٰۃ ص ۲۰۲ ج ۲ ایضاً مطبوعہ مکتبہ المدینہ ملتان بالقسط واحد
اعلم بالصواب

مسجد کے پرانے منبر کا حکم :

(سوال نمبر ۱) ہماری مسجد پر تین منبر تھیں جن میں سے ایک منبر کے کچھ پر تعمیر کردہ منبر کا پرانا
منبر ہے اور دوسرے منبر کے کچھ پر ایک منبر ہے ۔ یہ منبر کچھ پر ہے اور دوسرے منبر کے کچھ پر ہے
(الجواب) مسجد کا منبر ایک ہی ہونا چاہیے اور اگر دو منبر ہوں تو ان میں سے ایک منبر پر ایک منبر اور دوسرے منبر پر ایک منبر
نہ ہونا چاہیے اور اگر دو منبر ہوں تو ان میں سے ایک منبر پر ایک منبر اور دوسرے منبر پر ایک منبر
ہوگا۔ فی موضع محل ملاحظہ ۔ ترجمہ مستعملی قلم کار اشرف علی نقی ہے کہ کو پیچھا نہ جائے جیسے مسجد کی چوٹی اور
اس کا منبر کی جگہ نشہ الا جائے جس میں اس کی ہے اولیٰ ہو۔ (مختصر مع النصاب ج ۱ ص ۱۲۵ کتاب
الطہارۃ)

اگر بیچنے کی ضرورت ہو تو کسی مسلمان سے بیچا جائے اور اسے ہدایت کر دی جائے کہ یہ مسجد کا منبر ہے اسے
ابھی تک استعمال کیا جائے جہاں ہے اور یہ منبر مسجد کے منبر سے بیچنے میں ہے اور یہی کا قویٰ اثر ہے
بہذیلہ اللہ صواب۔

مسجد مدرسہ اسکول کا چندہ مشترک کیا جاتا ہو تو ہر ایک کا حساب الگ رکھنا ضروری ہے یا نہیں

(سوال نمبر ۱) ہماری مسلمان بھائیوں کی ہفتی میں اسکول مدرسہ ساتھ چلتے ہیں اور اس میں ایک مسجد بھی ہے اور
اطراف کے دیہات میں کچھ دے بھی ہیں ان بھائیوں کے ماتحت چلتے ہیں اور مسجد مدرسہ کا منبر بھی ہے اور اس
کے ماتحت چلتے ہیں اور اس میں ایک منبر ہے مسجد مدرسہ اسکول کا ایک منبر بھی
چندہ کیا جاتا ہے مسجد مدرسہ غیرہ کا الگ الگ چندہ نہیں ہوتا اور یہ طریقہ پہلے سے چلتا رہا ہے اور جو چندہ جمع ہوتا ہے
اس میں مشترک طور پر اندازہ ہر سال کا اس میں خرچ ہوتا ہے منہ کو دھو صورت میں مدرسہ اور تعمیر کا کام ان سب کا الگ
الگ حساب رکھنا ضروری ہے ؟ اور چندہ دہرہ کو دھو صورت میں استعمال کر سکتے ہیں ؟ بظاہر جواب فرمائیے ۔ منہ کو دھو
(زبانی)

(الجواب) جب پہلے سے یہ دستور چلا آ رہا ہے کہ سب کا سونے کے لئے ایک ساتھ چندہ کیا جاتا ہے اور چندہ دینے
والے بھی یہ سمجھتے ہیں اور جانتے ہو کہ ہمارا چندہ ان سب کاموں میں (یعنی کافہہ میں کیا گیا ہے) مشترک طور

پر فتح کیا جاتا ہے اور سب اس پر رنما نہ بھی ہیں تو ایسی صورت میں ان کا سوال میں استعمال نہ کرنا بھی صحیح ہے اور انکے انکے راجہ رنما بھی ضروری نہیں ہے۔

یہ بات ملحوظ رہے کہ نہ تو وہاں مسلمانوں میں نہ فرقہ (اولاد) ایسی استعمال ہو سکتی ہے نہ کہ کوئی صداقت والہ دیر وانی نہیں ان کا سوال میں استعمال نہیں کر سکتے۔ اگر استعمال کریں گے تو نہ تو غیرہ والہ نہ ہوگی۔ فقہ والہ اہم باصواب۔

مسجد کی آمدنی ہونے کے باوجود امام صاحب کو کم تنخواہ اودینا:

(سوال ۱۷۹) گٹھاری مسجد کی امام صاحب صاحبہ تھے۔ ان کے ہاں بھی ان کے ذریعے صاحب مال بھی ہیں۔ مسجد کی آمدنی بھی بہت ہے مگر مسجد کے متولی بدھوں سے تنخواہ اودیتے ہیں وہی اب بھی بدھوں میں منافی نہیں کرتے۔ متولی بدھوں کو تنخواہ دیتے ہیں مگر وہ خیر نہیں کرتے۔ امام صاحب تو بدھوں کو تنخواہ نہیں کرتے مگر ہم ان کی حالت سے خبر ہیں، اقتصاد کا اعتبار سے یہ بیان دیتے ہیں تو بدھوں کا یہ نہیں کیسا ہے؟ ایسا تو حرام۔

(الجواب) صورت سہول میں مسجد کی آمدنی جاتی ہے اور وہ بدھوں کو صاحب مالہ و فقہ سے امامت کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ یہ مال بدھوں کے ہاں ہے۔ ایک اور فقہ بھی ہیں اور صاحب مال بھی ہیں۔ مسجد کے متولیوں پر لازم ہے کہ ان کے تنخواہوں میں رانی کو پیش نظر رکھتے ہوئے انکار کریں مسجد کی آمدنی ہونے کے باوجود امام صاحب کے گھر میں اخراجات کے مطابق تنخواہ دینا غلط ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۲۵۲ ص ۲۵۲) نیز ضرورہ ہند میں سول نمبر ۱۸۸۳ دفعہ فرمایا۔ کہ فقہ والہ اہم باصواب۔

قصبہ سے متصل قبرستان میں مسجد کی ضرورت کے لئے پورنگ کرنا کیسا ہے۔

(سوال ۱۸۰) مسجد گٹھاری کی ضرورت ہے رنما مت خاک سے متصل ایک چھوٹا سا قبرستان ہے جو اہل قصبہ کی میں ہے۔ اس کے یکے دئے میں پورنگ کرنا کونسا ہے؟ چھوٹا قبرستان۔

(الجواب) مسجد سے متصل زمین کا جو کچھ ہے کہ وہ مسجد کی وقفہ زمین کی اور وہیں مسجد میں قبریں ہوں گی۔ بعض بدھوں کی قبریں بھی ہو سکتی ہیں۔ ایسی مسجد پورنگ کرنا جاسکتی ہے جہاں قبر نہ ہو مگر یہ خیال ہے کہ قبروں کو بے انتہائی نہ وہ قبروں پر چاند نہ ہے۔ اس شہرہ شہب نہ لیا جائے، قبروں کا کتا ام باقی رکھتے دئے کام کرنا ہے۔ چاہا پورنگ اور قبروں کے درمیان مختصری، پور سے احاطہ کر لیا جائے تاکہ ایسا پیدا ہو جائے اور قبریں بے ہولی سے محفوظ ہیں فقہ والہ اہم باصواب۔

صحیح مسجد سے متصل مسجد کا مکان ہے اسے کرایہ دینا کیسا ہے :

(سوال ۱۸۱) صحیح مسجد سے متصل ایک مکان کرایہ دار نے خالی کیا ہے جو لوگ اب یہ جگہ کرایہ پر چاہتے ہیں ان

۱۔ واقع مسجد علی اعلیٰ مسجد شرفاویٰ بمحصول حردان ولف علی المسجد حردان ولف علی ولا یکنون محصوراً علی ہذا المسجد الخ نہ مسجد مع الشاسی مطلب کسی ذکر لولف مصر الخ ص ۵۱۹۔

۲۔ یہ لفظ و لفظ امینی ذمہ دار، یاں کہ ہیں اور اس کی کچھ کوئی برائی جائے کہ انہوں سے لفظ نہ جائے۔ جو ترتیب سے ملتا ہے۔

جس مسجد اور غیر مسلمہ دونوں میں، قیام مسجد و نماز کو دینے کے لئے قیام ہے تو کس شخص کو لایا جائے؟ پتہ چلتا ہے، جتنا تو دور ہو۔

والجواب: ما شاء اللہ! آج کل میں کہہ رہا ہوں جماعت کی مسافتی مسجد سے روز بروز نمازوں کی قیام اور چاہا رہا ہے۔ جہاں پہلی میں بھی مسافت ہوتا ہے، وہ مسجد جس کو مسافت کی ضرورت پیش آتی ہے، اگر مسجد سے متصل مسجد کی مسجد ہو، جتنا مسافت کا دور ہو، اتنا مسافت کی ضرورت ہے، حال میں وہ مکان جو خالی ہو، اسے مسجد سے متصل نہ آئے مسجد کے لئے بہت موزوں ہو، بلکہ یہ مسجد کی مسجد کی کو بھی لایا جاتا ہے اور مسجد کے لئے محفوظ رکھی جاتی ہے۔ اگر مسجد کے قیام پر پیشانی ہو، وہاں اور مسجد کے قیام میں اور مسجد کا یہ مکان نہیں لایا جاتا، جس کے لئے مخصوص کو چاہئے کہ یہ مکان اپنے قیام میں رکھیں اور ان کو مسجد لایا جائے۔ یہ مسجد والہ مسجد والہ مسجد۔

(۱) تعمیر کے زمانہ میں اذان و جماعت موقوف کرنا۔ (۲) جس مکان میں شراب اور خمر اور گوشت فروخت ہوتا ہو اس کی بالائی منزل میں جماعت کرنا۔

سوال ۱۸۲ (۱۸۲) ہمارے مسجد شریف کے قیام کے لئے لی سخت ضرورت ہے چنانچہ ہم نے ارادہ کیا ہے تعمیر کا کام شروع کر دیا، حال میں جس کا یہ مکان ہے، اس میں نماز پڑھنا مشکل ہے تو دوسری جگہ نماز باجماعت پڑھنا کیسا ہے؟ جب کو تعمیر مسجد میں بالکل کر دو روزوں کے لئے۔

(۲) مسجد بنائی تعمیر ہو رہی ہے اور دوسری جگہ جو مکان ہے اس کے بالائی حصہ میں نماز ہوگی اور اس کے نیچے شراب کی دوکان ہے اور ہم گھر سے بھی لیا رہا ہے، اس کے قیام میں بالائی حصہ میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ (دوسری زمین)۔

والجواب: (۱) تعمیر کے زمانہ میں مسجد میں اذان اور نماز موقوف کر دینا بالکل مناسب نہیں ہے، وقت پر اذان بجنے کوئی پابندی نہیں ہے، جس کے قیام میں مسجد میں بالکل مناسب نہیں ہے، اور اس وقت کا جواب۔

(۲) اذان و نماز کی قیام میں مسجد میں بالکل مناسب نہیں ہے، اور اس وقت کا جواب۔

والجواب: (۱) مسجد میں صرف عورتیں فرادی فرادی نماز پڑھیں تو مسجد کا حق واجب ہوگا یا نہیں؟

سوال ۱۸۳ (۱۸۳) مسجد میں ایک جگہ پر کے لئے مدرسہ چاہا اور اس مدرسہ کے قیام میں ایک مسجد شرعی، عوامی نہیں ہے، شراب و خمر متاثر ہے، سب ہیں اور مسجد و قیام نماز باجماعت مدرسہ کے طلبہ، ماسوائے دوسرے تھا، اس کے بعد اس نے بچوں کا مدرسہ بھی بنایا، جس میں بچوں کے مدرسہ میں مسجد کے قیام، شروع کیا، اب مدرسہ کی طالبات و عملیات اس مسجد میں نماز پڑھتی ہیں، اذان و قیام، جماعت نہیں ہوتی، قیام صورت جائز ہے، اس کا شیخ اذان و قیام نماز باجماعت ہوتا ہے، یہ یا نہیں؟ (یہ وہی ہے)۔

(الحجرات) صورت دستور میں مذکور ہے کہ شریعیہ ادارہ بدھ شریعیہ کی حیثیت سے بنی ہے تو اس میں پہلے وقت اذان و اقامت کے ساتھ مردوں کا نماز، جماعت، اذان و اقامت اور یہ ہے جو شخص وہاں حاضر ہوتا ہے اس سے یہ بدھ شریعیہ بنی اور وہاں کا اقامت و اذان کا حکم ہے۔

مدرسہ کے نام سے چند و کمر کے مکان خرید لیا گیا اس میں مدرسہ کے اندر کے اسکول جاری کرنا۔
 (۱) مدرسہ کے اندر کے مکان میں چند و کمر کے مکان میں مدرسہ کے لئے خرید لیا گیا ہے اور یہاں قرآن اور
 دینی تعلیم حاصل کرنا چاہنے والوں کے لئے ایک طریقہ سے مدرسہ چارلی ہو گیا، کچھ مدت کے بعد یہاں پہلی کئی و کمر
 مدرسہ کے بعد کئی تنظیمیں مدرسہ کے اندر چلی گئیں اور یہاں مدرسہ کا اسکول جاری ہے، مدرسہ کے لئے کئی مکان
 بنائے گئے ہیں اور ان کے لئے چھتے اور کمرے بنائے گئے ہیں، مدرسہ کے لئے کئی تعلیم کے لئے کئی مکان چارلی ہو گئے
 ہیں اور مدرسہ کے لئے کئی خریدنی اور اپنا مدرسہ چارلی ہو گیا ہے اور یہاں طلبہ اور یہ ہیں۔

(۱) کیا مدرسہ کے اندر کے مکان میں صرف اسکول چلا کر رہے ہیں؟ کیونکہ پہلے مدرسہ کے اندر سے چند و کمر کیا تھا۔
 (۲) اسکول تنظیمیں مدرسہ میں چلی گئیں اور مدرسہ کو رقم بھی نہیں ملتی تو ان کے لئے شرعاً کیا تعلیم ہے؟
 (۳) پہلے مدرسہ کی چارلی اور کئی دینی رقم ہے وہ موجود مدرسہ کو ملتی جائے یا نہیں؟ کیونکہ پہلے مدرسہ
 میں دو کمرے تھے تو یہ تھا اس نام سے مدرسہ۔ کئی لوگوں نے قائل کیا ہے، لیکن ان کے پاس ہیں۔ چارلی تو جو
 (حجوب ہو انصاف) (۱-۲) مدرسہ کے قاعدے سے اور جس چیز کی وجہ سے مدرسہ کے لئے کئی مکان بنائے گئے ہیں اور ان کے
 مکان اور اس کے مطابق کیا کرنا؟ (۱) مدرسہ کے اندر کے مکان کی خلاف ورزی نہیں ہے۔

صورت دستور میں مذکور ہے کہ جب مدرسہ کے اندر سے چند و کمر کیا گیا ہے اور اس کے اندر مدرسہ کے
 لئے رقم دینی ہے تو اس رقم کا یہ اس سے حاصل شدہ مکان کا مدرسہ ہی کے لئے استعمال میں ضروری ہے اور
 شریعیہ طریقہ سے اس کے لئے استعمال میں لایا جائے۔ اس مکان میں دینی تعلیم چارلی ہو جائے، چند و کمر کے مکان کے
 علماء کے خلاف کرنا ہوگا، لہذا اس مدرسہ کے مکان ہے اس مکان کو دینی تعلیم میں استعمال کرنا چاہئے، مذکورہ صورت
 میں مدرسہ کے لئے دوسری تعلیم دینی تھی ہے اور وہاں مدرسہ کے اندر کے مکان کی ضرورت نہ ہو تو اگر
 وہ مکان پانچ سو روپے کے مدرسہ کے لئے چارلی ہو اور وقف نامہ میں یہ شرط ضرورت کی وضاحت نہ ہو تو ایک
 صورت میں وہ عمارت اسکول کے لئے چارلی کر کے اس کے لئے وقف کر لیا جائے گا۔ اگر وہ عمارت کے لئے مدرسہ ہی وقف ہے تو
 اسکول کے لئے اس عمارت کے لئے نہیں ہو سکتا، اس مکان کو چارلی کر کے اس مدرسہ کے لئے چارلی کر دینا چاہئے، اگر فی الحال
 مدرسہ کو اس مکان کی ضرورت نہ ہو اور اس مکان کی ضرورت ہو تو اس کو اس کے لئے چارلی کر دینا چاہئے، اس مکان کو استعمال کرتے ہیں
 لیا جائے (یا جو عرف ہو) اس کے مطابق کر لیا اور وہ رقم مدرسہ کے لئے استعمال ہوتی رہے اور اس کے
 جب بھی مدرسہ کے مکان کی ضرورت ہو تو اس کے لئے چارلی کر کے اس کے لئے چارلی کر دینا ضروری ہوگا اور اس کے لئے وقت یہ
 بات ہے کہ جس کے لئے مدرسہ سب یہ ہوگا کہ کچھ حق نہ مدت کے لئے معاہدہ کر کے کر لیا یہ دیا جائے مدت گزرنے

بعد فقہاء اور مفتی تہجد کر لیا کریں۔

دور اگر ۱۰۰ فٹ یا ۱۵۰ فٹ سے زیادہ وقف نہ کیا گیا ہو یا وقف ہو مگر وقف نہ ہو جس میں بوقت ضراحت سے بچ کر دور مکان خریدنے اور متبادل کی اجازت نہ ہو سکی۔ اس صورت میں اگر مدرسہ کے اس مکان کی ضرورت نہ ہو تو اس کو ۲۰۰ فٹ یا ۳۰۰ فٹ یا ۴۰۰ فٹ کے عوض رقم لینا جائز ہوگا۔ اس رقم سے کوئی دوسرا مکان برائے مدرسہ خرید لیا جائے اور اس کی آمدنی مدرسہ میں استعمال ہوتی رہے (ماہنامہ وقفاوی رضویہ لاہور ص ۳۷) کہ کتاب الوقف میں موقوفہ زمین میں صورت میں ضرورت ہو سکتی ہے اس کے حوالہ سے لکھا یا جائے۔ جدیدہ تہجد کے مطابق۔ از مرتبہ

اسلول احوال کا عندیہ باطریقہ پر عمل کرنا لازم اور ضروری ہے، اہل مدرسہ مندوبانہ طریقہ کے مطابق عمل کرنے کا اور مدرسہ کی اپنی زوجی رقم کا مطالبہ کرتے ہیں، اگر اسکول کی کمپنی اس کے مطابق عمل نہیں کریں گے تو اس وقت میں خیانت کے مرتکب ہوں گے اور سخت گنہگار ہوں گے کیونکہ چند دینے والوں نے اس نیت سے چند دیا تھا کہ اس سے دینی تعلیم ہوا ان کے منشاء کے خلاف کرنا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعظم بالصواب۔

(۱) مسجد کا تقدس اور اس میں عداں مائل خرچ کرنا (۲) ایک شخص کی آمدنی شرب کی ہے اس نے زمین خرید کر برائے مسجد وقف کی وہاں مسجد بن چکی ہے اور عرصہ دراز سے نماز پور نہیں ہے اس مسجد کا کیا حکم ہے؟

(مسئلہ ۸۵) ایک شخص کی آمدنی شرب کی ہے اس نے ایک زمین ادا خذ خرید کر اس پر قبضہ کر لیا بعد میں اس کی نیت اور آخری بیچ اس نے وہ زمین برائے مسجد وقف کر دی، لوگوں کے چندے سے وہاں مسجد تعمیر کی گئی اور عرصہ دراز سے وہاں نماز پور نہیں ہے، اس شخص کا انتقال ہو گیا ہے اب کچھ لوگ اس مسجد میں نماز پڑھنے سے انکار کرتے ہیں مذکورہ صورت میں اس مسجد کے تخلیق کیا حکم ہے، اسے مسجد شرعی کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اور وہاں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ بیروہ تہذیب۔

الجواب: امام ابو سلیمان رحمہ اللہ: مسجد تقدس بامتزاج کا تقدس گم ہے، روئے زمین پر سب سے بہترین اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب جگہ ہے، دنیا میں جنت کا رخ ہے حدیث شریف میں ہے۔

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احب البلاد الی اللہ تعالیٰ ما احبھا و احب البلاد الی اللہ تعالیٰ ما سواھا (مسلم شریف ص ۳۳۶، لمصلی المصاحف)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں آبادی میں محبوب ترین مسجد یہ ہیں اور یہ غرض ترین بازار ہیں۔

(۲) عن ابی نعیمہ رضی اللہ عنہ قال ان حیوانا من الیہود سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القاع خیر فسکت عنہ وقال اسکت حتی یجئ حرامی علیہ السلام فسکت وحاء حیریل علیہ السلام قال فقال ما المسنون عیبا ما علم من المسائل ولكن اسأل ربی تبارک وتعالیٰ لم قال

حمو اہل یا محمد انی ذبوت من اللہ دنوا ما دنوت عنه قط قال و کیف کلن با جبریل لا قال کان
بسی وینہ سبحو الف حجاب من نور فقال (النوب بعالی) شر الشقاق اسواقہا وخیر البقاع
مسجد ہماروہ ابن حبان فی صاحبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۷ باب
المساجد وموضع الصلوۃ فصل نمبر ۴

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا دنیا میں سب
سے بہتر جگہ کون سی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے سکوت فرمایا اور فرمایا میرا یہ سکوت حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آفتاب
ہے آپ سارکت تھے کہ جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے آپ ﷺ نے ان پر یہ سوال پیش فرمایا، حضرت جبرائیل
علیہ السلام نے فرمایا اس سلسلہ میں میرا ہم آپ سے زیادہ نہیں ہے ہاں پروردگار عالم سے معلوم کر کے جانتا ہوں
(پھر تھوڑی دیر میں) حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا اللہ کے پیار سے رسول! میں دربارِ حق میں حاضر ہوا
اور اس قدر قریب ہوا کہ انہی قربت میں بتائی جاتی تھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا، از دیکھی کسی بھی حضرت جبرائیل
نے فرمایا میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ستر بزاروں کی پردہ سے مکمل تھے، پھر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا دنیا کی بہ
ترین جگہ بازار میں اور اس کی بہترین جگہ مساجد۔

(۳) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مر روض
بریاض الجنة فار معوقیل یا رسول اللہ وما ریاض الجنة قال المساجد قبل وما الریح یارسل اللہ
قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر رواہ الترمذی (مشکوٰۃ شریف ص ۷۰)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جب جنت کی باتوں سے گد و فرجین
کرد (آؤدہ ہو کر کھال لو) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انھیں نے دریافت فرمایا جنت کے باغ کیا ہیں؟ ارشاد
فرمایا "مساجد" پھر پوچھا یا رسول اللہ! (جس کا کس طرح؟) ارشاد فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر کا ورد۔

اس لئے مساجد میں بالکل طلال اور پاکیزہ محل استعمال کرنا چاہئے، مال حرام اور مشتبہ مال سے بچنا چاہئے،
حدیث میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب باب فضل الصدقة ص ۱۷۷ اللہ تعالیٰ پاک ہیں مال
عیب کی قبول فرماتے ہیں، شامی میں بحقیق تاج الشریعۃ ان لو انفق فی ذلک ما لا حیثاً او ما لا یسبہ
الحسن والطیب فیکره لان اللہ تعالیٰ لا یقبل الا الطیب فیکره تلویث بیہ بما لا یقبلہ او شریئہ لہ
یعنی اگر مسجد میں حرام مال یا ایسا مال جس کے حصول کا سبب حرام و عدل ہو خرچ کرے تو مسجد میں ایسا مال خرچ کرنا
مکروہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مال طیب (حلال) ہی کو قبول فرماتے ہیں لہذا ایسا مال جسے اللہ قبول نہیں فرماتے اس
سے اس کے مقدس گھر کو ملوث کرنا مکروہ ہے۔ (شامی ۱/۶۳۹ احکام المساجد)

لہذا مساجد کی زمین میں ہوا نماز طلال اور پاکیزہ مال ہی سے بنانا چاہئے، صورت مسئول میں مسجد کی زمین
اس شخص نے جس کا سوال میں تذکرہ ہے وہاں خرید کر مسجد کے لئے وقف کی اس زمین پر اس شخص کی ملکیت خراب کر
کے وقف کو صحیح کہا جائے یا نہ؟ اس مسئلہ میں تفصیل بھی بتاؤ اور اختلاف بھی۔ عام طور پر مذہباً مطلقاً کیا جاتا ہے مال

سارے کا آپ والا امر ٹھیک رکھتے ہوئے مناسب مشورہ دے سکتے ہیں اور بروقتی کرنا مناسب نہیں ہے۔ طبعاً امام صاحب نماز کا وقت مقرر کرنے میں نمازوں کی سہولت کا بھی خیال کریں، اذان اور شاعت میں اتفاق ملنا ضروری نہ ہو تو قیامی حالت طبعی سے کاربند ہو کر جماعت میں شریعت اور کتب، اور جماعت میں شریعت اور کتب کا بھی خیال رکھنا ہے۔ آج کل میں مکمل محبت اتفاق اور اتحاد قرار دینا بہت مشکل کی بھی کوشش کی جائے، امام صاحب کا جواب اتنا مشہور ہی ہے اس حد تک اس کو اپنا لیں۔

نماز کا وقت مقرر کرنے کے لئے شمار کے وقت کی ابتداء اور اختتام معلوم ہونا ضروری ہے اسی صریح صحت کا ذریعہ صراطِ سادہ، اس پر یہ اسی وقت مقرر کرنا، مثلاً ہر شفق یا طلوع یا غروب یا شمسِ شریف سے اذان دینی ہے، اذان نماز میں بارہ کیوں کو ترجیح دیتے ہیں، ابتداء نماز کا وقت مقرر کرنے میں اس میں دو درجہ ہے کہ امام صاحب سے روایا و محدثین ہیں، فی الزمان کو قیامی حالت طبعی میں ہر ایک کا جواب دینی میں کتب و روایا ہیں، ان میں اختلاف ہے، اس سے مستثنیٰ نہیں ہوا، امت مسلمہ کے لئے یہ ضروری وقت معلوم کرنے کے لئے یہ فتویٰ یا کتب یا روایا ہیں، اس واریہ اور احادیث اور اس میں دو درجہ ہے، وقت کی پابندی کرنا بھی ممکن ہے، خصوصاً پابندی سے پابندی ہے۔

(۲) اذان بھی کرنا چاہئے، اگرچہ نماز (زیادہ) یا کتب میں مذکور ہو، تاہم اس میں جو وقت سے وقت و علم ہو جائے اور جماعت وقت نہ ہو، فقہ و اختلاف ہوا ہے۔

مسجد تعمیر کرنے کی غرض سے چند کرنا کیا پھر اس رقم سے مسجد کے لئے زمین ایک شخص کے نام سے خریدی گئی اور اس جگہ مسجد بن گئی تو وہ مسجد شرعی ہے یا نہیں؟

(سوال نمبر ۱۸) ایک سلسلہ جہت کے حامی مسلمانوں نے آج کل میں چند کر کے مسجد تعمیر کرنے کی نیت سے ایک زمین ایک غیر مسلم کے پاس سے خریدی اب چونکہ اس زمین کا بیع نامہ کروا گیا ہے (یعنی اسے قبضہ رسید) ہونے کے بعد امام مسلمانوں نے اسے لے لیا ہے اس کے ایک شخص کے نام سے اس زمین کا بیع نامہ کروا گیا ہے (یعنی اسے قبضہ رسید) ہونے کے بعد امام مسلمانوں نے اسے چند کر کے اسی زمین پر مسجد تعمیر کی، پھر یہاں گھر شمس آباد یا فوہل سے مسجد میں نماز پڑھا، اور یہ ہے، اب کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ چونکہ مسجد کی زمین فرو واحد کے نام پر ہے اور ابھی تک اس نے مسجد کے لئے وقف نہیں کی لہذا یہ مسجد فرو واحد کی پر پڑی ہوئی ہے، ان تمام باتوں کی روشنی میں یہ مسئلہ وضاحت طلب ہے کہ:

۱۔ کیا اس مسجد میں پابجا جماعت نماز ہو سکتی ہے؟

۲۔ وقف نہ کرنے کی شکل میں اس مسجد کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

۳۔ جس شخص کے نام پر مسجد کی زمین ہے اس نے جان بوجھ کر ایسی شے اپنے نام پر لکھا تو اس سلسلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

۴۔ جس شخص کے نام پر مسجد کی زمین ہے اس نے جان بوجھ کر ایسی شے اپنے نام پر لکھا تو اس سلسلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

وقت نہیں دے سکتا اور نہ عام طور پر تو ایسا نہیں اپنے کو، بلکہ سمجھتا ہے اس جگہ مسجد بن جانے سے بعد حسب سے نماز، اجتماع شروع ہوئی ہے اسی وقت سے، جگہ شریف مسجد بن چکی ہے اور اس جگہ کا وقف ہونا بھی صحیح ہے، زبانی مختلف کرنے سے بھی وقف صحیح ہو جاتا ہے (امداد الفتاویٰ ص ۱۵۱) ۲۔ مسطورہ کراچی (سینڈ) ایجنسی تک جو نوازیں باجماعت اور کی گئی ہیں ان میں وقف و شہرہ کیا جائے، جماعت کا بھی ثواب ملے گا اور انشاء اللہ مسجد کا بھی ثواب ملے گا، لہذا تندر کے لئے قانون دہاں حضرات سے مل کر اس زمین پر سے فرد و احد کا نام منسوخ کر کے پوری زمین عت کی طرف سے وقف کر کے اعلان کر دیا جائے اور جماعت کے نام کا وقف نہ بنایا جائے تاکہ بوقت ضرورت کام آئے وقفہ اللہ اعلم بالصواب۔

”کومن پلوٹ“ میں مسجد بنانا:

(سوال ۱۸۸) بہاری سوسائٹی کی جگہ جس کا ”کومن پلوٹ“ کہتے ہیں، یہاں کو ”ساج والی“ بھی کہتے ہیں اس میں پوری سوسائٹی والوں کا حق ہو گا، اور یہاں سوسائٹی میں مسلمان ہندو دونوں رہتے ہیں تو ان جگہ مسجد بناسکتے ہیں یا نہیں، بیوقوفو جروا۔

(الجواب) صورت مسئلہ میں حسب اس سوسائٹی میں مسلمان اور ہندو دونوں رہتے ہیں اور کومن پلوٹ (ساج والی) میں پوری سوسائٹی والوں کا حق ہو گا، اور مسلمان اپنے طور پر اس جگہ مسجد بنائیں گے تو ممکن ہے، یہود قانونی کارروائی کر کے اس وقت نہیں تو آئندہ مسجد کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں، لہذا مسجد بنانے سے پہلے مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی کارروائی کریں کہ قیامت تک مسجد کو کسی طرح نقصان پہنچانے کا بندوبست نہ رہے، مسلمان اس جگہ خصوصیت سے مسجد بنانے کی اجازت حاصل کریں اور سوسائٹی میں جو غیر مسلم آباد ہیں ان کو کسی طرح راضی کریں اور مضبوط طریقہ پر ان سے تحریر لی جائے کہ اس جگہ مسجد بنانے پر ہم راضی اور خوش ہیں، اس جگہ مسجد بنانے سے ہم کو کوہر بیماری اور درو افاد کو قیامت تک اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، ہم اپنی مرضی سے اس جگہ سے اپنا حق ختم کرتے ہیں اس طرح کارروائی کر کے تمام مسلمان متفقہ طور پر جگہ مسجد کے لئے وقف کریں اور پوری جماعت کے نام سے وقف نہ بنایا جائے تاکہ بوقت ضرورت کام آئے، دو جگہ کسی ایک فرد کے نام نہ رکھی جائے اس طرح کارروائی کر کے مسجد بناسکتے ہوں تو چاہا (بہتر) اور نہ اس جگہ عبادت خانہ بنایا جائے، جماعت کا ثواب سے کامیاب کا ثواب بھی ملے گا۔ اس صورت میں مسلمانوں کو چاہئے کہ مسجد شری بنانے کی کوشش جلدی، رخصت خاص مسجد کے لئے جگہ خرید کر مسجد کے لئے وقف کر کے اس جگہ مسجد بنائیں تاکہ مسجد کے ثواب سے محروم نہ رہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

ٹی دی اور وی سی آر مرست کرنے والے کی رقم مسجد میں استعمال کرنا:

(سوال ۱۸۹) انڈین ٹیکس ٹی وی اور وی سی آر کی مرست کرتا ہے اور بھی اس کا روپیہ دینی ہے اس کے سوا کچھ نہیں ہندو ٹیکس اپنی اس سائٹی سے مسجد میں چند دینا چاہتا ہے تو کیا حکم ہے؟ پہلے اس کی رقم سے مسجد کے لئے زمین خریدی گئی ہے، اس جگہ مسجد بنانا کیسا؟ بیوقوفو جروا۔

(جواب) مسجد نہ کا مقصد مسجد ہے اس میں بالکل پاک، طیب اور حلال مال استعمال کرنا چاہئے، حرام اور مشتبہ مال

۱۱۰۰۔ نے چوہدری کے قصبہ پر گرائی و بار نہ ہوئے۔ بعض اوقات مریض کا دل لئے تو نہیں چہ ہٹا کر لفظ کے بارے چلی رائے کے خلاف کرتا ہے (از وسیتہ امرقان ص ۶۳ شہداء نمبر ۱۱) ابتدائی ۱۱۰۰ ص ۱۱۰۰ مطابقت نومبر ۹۳۔ صدر نمبر ۱۱۰۰ (۱۱۰۰)۔

مسجد کے پرانے سہ ماہی کا استعمال:

(سوال ۹۳) اگر دے یہاں کی مسجد بہت عرصہ پرانی اور پوسیدہ ہوئے کی وجہ سے اس کو شہر پر کر کے تو مرنو آ رہی ہو (یعنی مسکن) ہے تعمیر کی گئی ہے، ان کا بعد (کلری پتھر وغیرہ) ایسے ہی دیوار کے توڑنے سے نائیں اٹھیں پلاسٹر کے ٹکڑے وغیرہ جو ٹنگے ہیں، جدید تعمیر میں استعمال کے قابل نہیں ہیں بے کار پڑے ہیں، کیا یہ عیدانی تعمیر و ضرورت میں استعمال کر سکتے ہیں یا اسے بچ کر قیمت مسجد کی ضرورت میں صرف کر سکتے ہیں یا کوئی وقف ادارہ تعمیر یا بلا قیمت اپنے استعمال میں لاسکتا ہے؟ بیوقوف تو ہوں۔

(الجواب) مذکورہ تمام کاموں میں اس کا استعمال درست ہے بچنے کی صورت میں قیمت مسجد کی ضرورت میں صرف کرنا جائز ہے بلا قیمت نہ دیا جائے وما اہلہم من بناء الوقف والہ صرفہ المحاکم فی عمدۃ الوقف ان محتاج الیہ وان استعنی عہ لہمک حتی یحتاج الی عمارتہ فیصرفہ لہا (والی قولہ) وان تعلو اعمادہ عینہ لہی موضعہ بیع و صرف لہنہ الی المومۃ صرفا للسل الی مصرف المبدل (مدلیہ جلد نمبر ۲ ص ۱۲۲ کتاب الوقف)

اگر مسجد بہت عرصہ پرانی اور پوسیدہ ہوئے کی وجہ سے اس کو شہر پر کر کے تو مرنو آ رہی ہو (یعنی مسکن) ہے تعمیر کی گئی ہے، ان کا بعد (کلری پتھر وغیرہ) ایسے ہی دیوار کے توڑنے سے نائیں اٹھیں پلاسٹر کے ٹکڑے وغیرہ جو ٹنگے ہیں، جدید تعمیر میں استعمال کے قابل نہیں ہیں بے کار پڑے ہیں، کیا یہ عیدانی تعمیر و ضرورت میں استعمال کر سکتے ہیں یا اسے بچ کر قیمت مسجد کی ضرورت میں صرف کر سکتے ہیں یا کوئی وقف ادارہ تعمیر یا بلا قیمت اپنے استعمال میں لاسکتا ہے؟ بیوقوف تو ہوں۔

غیر مسلم نے محکم مسجد میں پلاسٹر کروایا اس جگہ نماز پڑھنا کیسا ہے :

(سوال ۹۵) اگر دے شہر میں ایک مسجد کے محکم میں ایک غیر مسلم نے اپنے کاموں سے محکم میں پلاسٹر کروایا یا، اب اس محکم میں نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ بیوقوف تو ہوں۔

(الجواب) فی زمانہ مناسب یہی ہے کہ غیر مسلم کا چند و مدار میں نہ لیا جائے ملاحظہ فرمادہ الفتاویٰ ۱۱۰۰ ص ۱۱۰۰ مطبوعہ دیوبند)

تقریر صورت مسئلہ میں غیر مسلم محکم مسجد میں پلاسٹر کروا چکا ہے اگر اس نے یہ کام تقرباً سمجھ کر کیا ہے تو اس محکم میں نماز پڑھ سکتے ہیں، اگر نہت ہو تو کوئی مناسب صورت ہو تو اس شخص نے جتنی رقم خرچ کی ہے وہ اسے واپس کر دی جائے اور اچھے انداز سے اسے سمجھا دیا جائے کہ یہ مذہب اور عبادت کا معاملہ ہے، ہر ایک اپنے اپنے مذہبی اور اور عبادت گاہوں کے انتظام خود کریں یہی مناسب ہے۔ (معارف القرآن از مفتی محمد تقی صاحب ص ۳۳۱/۳۳۲ بھی ملاحظہ کر لیا جائے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔)

اما لو سم المسجد ثم اراد البناء مع ولو قال عین ذلک لم یصدق تار غایبہ فاذا کان هنا فی الوقت فکيف معبره فیجب هدمه ولو علی جدار المسجد ولا يجوز اخذ الا حرقه منه ولا ان يجعل شئاً منه معلاً ولا سکى برؤیه

شامی میں ہے: "قوله ولو علی جدار المسجد مع منه لم یأخذ من هواء المسجد شیاً" ووصل فی البحر فله ولا یوضع مع علی جدار المسجد وان کان من فوقه اه قلت وبه علم حکم ما یضعه بعض جیران المسجد من وضع جنوع علی جدره فانه لا یحل ولو دفع الا حرقه (درمختار و رد المحتار ص ۵۱۲ ج ۲، کتاب الوقف، مطلب فی احکام المسجد، فقط والله اعلم بالمصواب)

مسجد شہید کر کے نئی تعمیر میں جماعت خانہ کے نیچے تہ خانہ بنانا:

(سوال ۲۰۲) (۱) ان ازیل پرانی مسجد کو شہید کر کے نئی تعمیر کرنا ہے، جماعت خانہ کے نیچے تہ خانہ بنانا شرعاً کیسا ہے؟ تہ خانہ بنایا جائے تو امام صاحب کہاں کہتے ہیں۔ صرف اول نون ہی شمار ہوگی؟ مینا تو جروا۔ (الجواب) جب کسی مسجد شری بن جاتی ہے تو وہ جگہ تخت لکڑی سے متان بنانے مسجد کے کھم مٹا دیتی ہے، اس لئے مسجدیت کی تکمیل کے بعد مسجد کے نیچے نماز کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے تہ خانہ بنانا مسجد کے دہر کرنا ہے قطعاً جائز نہیں ہے۔

درمختار میں ہے: "وکره تحریماً (الموط، الوقف والبول والتعريط) لانه مسجد الی عنان السماء (رد المحتار میں ہے: (قوله الی عنان السماء) یفتح العین وکذا الی تحت الثری کما فی التبیاری الصحیح المختار و رد المحتار المعروف بہ شامی ج ۱ ص ۶۱۳ مطلب فی احکام المسجد) نیز درمختار میں (تبع فروع) لوسنی قوفہ بیتاً للامان لا یضر لانه من المصالح لما لو تمت المسحاحۃ ثم اراد بناء مع ولو قال عین ذلک لم یصدق تار غایبہ فاذا کان هنا فی الوقت فکيف معبره فیجب هدمه ولو علی جدار المسجد الخ (درمختار مع رد المحتار ص ۵۱۲ ج ۳، کتاب الوقف مطلب و فی احکام المسجد)

لہذا صورت مسئلہ میں جب پرانی مسجد ہے تو اب اس کے نیچے نماز پڑھنے کے علاوہ کسی اور مقصد مثلاً سامان رکھنے کے لئے تہ خانہ بنانا قطعاً جائز نہ ہوگا، اب صرف نماز پڑھنے کے لئے اگر تہ خانہ بنانے کا ارادہ ہو تو اس کی گنجائش ہے مگر اس بات کا پورا خیال رکھنا ہوگا کہ اس تہ خانہ کا استعمال صرف نمازی کے لئے ہوگی اور کام سامان رکھنے میں اس کا بیکرا استعمال نہ کیا جائے۔

جس جگہ کی الجمل، جماعت خانہ ہے نئی تعمیر کے بعد اسی جگہ امام صاحب کھڑے ہوں اور وہی جگہ سے صف بندی شروع ہو جائے مقتدی ایہ یا نیچے صف بنائیں، امام صاحب سے متصل جو صف ہوگی وہ صف اول شمار ہوگی۔

صورت مسئلہ میں مناسب یہ ہے کہ فی الحال مسجد جس سطح پر ہے اسی سطح پر مسجد بنائی جائے اور بقدر ضرورت ایک منزل یا دو منزل بنائی جائیں، تہ خانہ بنائیں، جماعت نیچے سے شروع ہو اور زائد مقتدی پہلے منزل پر اور اس

انہی پر یہ ہے کہ بعد اومری محض یہ شخص نہ نہیں ہوا تھا بلکہ انہیں کھنڈہ اور اس کے ساتھ استخوان کے اندر یہ ہے کہ وہ
 کی صورت اور انہی کے ہنڈہ میں کھنڈہ کے یہ ہے سے مسافر کمانہ کی صورت اس کا اہتمام ہوا جو نے کھنڈہ اور انہی کی ہولی ہولی
 اللہ اعلم بالصواب۔

جہ یہ تعمیر میں ہر ساعت خدہ چمکی منہاں پر رکھا اس کے متعلق چند سوالات:

[illegible]

سوال : امام ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے جو اس نے بھربھرا ہے اس کے سب سے بڑے مقتدی کو چپے لے کر، عت خانہ میں لے گیا۔ کیا ائمہ ان کے ساتھ ساتھ تھے؟

الحجاب پر مادہ ۱۱ (ص ۱۱) (۱) "ہر قدرے کاہنہ عورت کو اپنے تمام اعضاء مسجد میں نہ پہننے کی ضرورت ہے۔" (۲) "ہر قدرے کاہنہ عورت کو اپنے تمام اعضاء مسجد میں نہ پہننے کی ضرورت ہے۔" (۳) "ہر قدرے کاہنہ عورت کو اپنے تمام اعضاء مسجد میں نہ پہننے کی ضرورت ہے۔"

$$f_{\text{eff}} = f_{\text{eff}}(r, \theta, \phi, \psi, \dots)$$

الحرم المكي الشريف

انسانوں کی اس سبقتوں میں انھیں اتنا ہی مل جائے گا جتنے وہ اپنے صفوں پر رافقہ اور میری قیادت کی محنت سے پہنچے۔ خدا کے واسطے اللہ کا نام پڑھے، اور جو کچھ بنا کر دے گا اس کو پامال نہ کرے!

(جواب ۳) یہ صورت ضروری قرار دی گئی۔

سرور! اگر آپ کو یہ سب باتیں معلوم ہو گئیں تو انہیں بھی بتا دیں۔ انہیں بھی بتا دیں کہ انہیں بھی بتا دیں۔

[illegible]

ب۔ ہمارے یہی مسجد میں دروازے کھلیاں وغیرہ کا کام ہو یا بندہ بدھن کرے ہیں یا نہیں اس کے علاوہ چھبیس مسیحیہ وغیرہ کا کام بھی بندہ کرتے ہیں۔

علامہ قسطلانی کی کتاب "المواہب اللدنیہ" میں یہ روایت میری نظر سے گذری کہ مجددی نے مجدد نبویؑ کی طرف سے ایک قطعی نے (یہ غالباً عیسائی تھا) مسجد نبویؑ کا شیر بنایا تھا۔ میں اس سلسلہ میں دیگر شواہد کے لئے رجوع کر رہا ہوں اور ازماءِ کرام اس سلسلہ میں اپنی رائے سے مطلع فرمائیں کہ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ہندو اور کلیکٹ یا ماہر تعمیرات کی خدمات بالعد و قدر حاصل کرنا اور انے شروع کیا ہے، آیا اس میں کوئی شرعی قباحت ہے؟ حق و حق جوا۔

(الجواب) علامہ ابوعلیہ و مسلمان اساجد سے متعلق جو خدمات ہوں وہ مسلمان سے لینا بہتر ہے، خاص کر جب کہ یہ اندیشہ ہو کہ اگر غیر مسلم سے خدمات لی گئیں تو وہ آئندہ مسلمانوں پر احسان بنائیں گے یا اور کوئی دینی مسئلہ ہو چنانچہ اساجد کے لئے افراد کے چندہ کے سلسلے میں علامہ کرام تحریر فرماتے ہیں کہ غیر مسلم چندہ دینے والے اپنے اعتقاد کے اعتبار سے اسے قربت سمجھتا ہو تو اس کا چندہ لیا جا سکتا ہے، لیکن اگر یہ احتمالی ہو کہ وہ آئندہ مسلمانوں پر احسان بنانے کا تو اس وقت بہتر یہ ہے کہ اس کا چندہ نہ لیا جائے۔

امداد الفتاویٰ میں ہے:-

(مسوال ۷۸۵) عنادین و شرع متین ہر مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ کہ علامہ سے یہاں ایک مسجد کی تیار ہو رہی ہے اور اس میں ہندو لوگ چارہ دین چاہتے ہیں اور یہ آئندہ لوگ کا مسجد میں لگاؤ اور مت ہے یا نہیں؟ (الجواب) اگر یہ احتمال نہ ہو کہ کھلیاں اسلام پر احسان نہ کریں گے اور نہ یہ احتمال ہو کہ کھلیاں اسلام کے دشمن بن جائیں گے تو شرعی میں شرکت یا ان کی خاطر سے اپنے شعائر میں دخل دینا کرتے نہیں گے اس شرط سے قبول کر لیا جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۶۸۸ ج ۲ مطبوعہ دیوبند) (مس ۶۰۳ ج ۲ مطبوعہ کراچی ص ۳۹۷)

یہ تحریر فرماتے ہیں الجواب میں اس بناء پر اگر کوئی ہندو اپنے اعتقاد میں اس کو قربت سمجھتا ہے تو اس کا وہ کلیہ کے اعتقاد سے اس کا چندہ دینا جائز ہونا چاہئے۔ البتہ اولیٰ قولہ اور تقریر غلطی کی یہ ہے کہ یہ بہ احتمال متہم مسلمانین فی امر الدین کے اس سے بچنا چاہئے۔ جیسا کہ سال میں بھی لکھا گیا ہے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۶۸۹ ج ۲ ص ۱۶۹ ج ۲ ص ۱۶۹ نمبر ۷۸۶ مطبوعہ دیوبند) (مطبوعہ پاکستان ج ۳ ص ۶۰۳ ج ۳ ص ۶۰۳ نمبر ۷۳۸)

لیکن صورت مسئلہ میں جب کہ مسلمان اور کلیکٹ (ماہر تعمیرات) اس مسئلہ سے راجع حق الحکمت طلب رہا ہے اور غیر مسلم نہ سب اجرت پر کام کرنے پر تیار ہے تو چونکہ غیر مسلم کو اجرت دینے کے کام لیا جا رہا ہے تو ہندو ایک ملازم کے ہونا جس سے یہ احتمال ختم ہو جائے کہ وہ آئندہ مسلمانوں پر احسان بنائے گا۔ ان حالات میں ہندو ماہر تعمیرات سے مذکورہ خدمت لی جاسکتی ہے۔ فقہ و اللہ اعلم بالصواب۔

مسجد کی اندرونی دیواروں پر تھیں پتھر یا مختلف تختیاں لگوانا،

خراب یا مسجد میں رنگ برنگی پیتیاں لگوانا:

(مسوال ۲۰۵) مسجد میں تھیں کئی رنگا یا خراب یا خیر پر باجماعت ختم نہ کریں۔ پتھر تو مارا ہوا ہے۔ محمدی، دفعہ ہجری

مسجد سے گزریاں وغیرہ جنگلوں میں سے یہ رہی کہ لے لے کر بنائی ہے، اور مسجد کے لئے جو چندہ ہے کیا ہے وہ بھی ایسے لوگوں سے جو کھلم کھلا اور ظاہر پر اور انوکھے جن کے پاس بالکل جائز پیسے جمع ہیں، غرض کہ مسجد چوری کا مال اور جائز رقم سے بنائی گئی ہے تو کیا مسجد مسجد کے حکم میں ہوگی، اور اس میں قمریہ ایک اچھے اور مصلح لوگ نماز پڑھیں تو آیا ان کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟ اس کا تفصیل اور مع حوالہ کتب جواب تحریر فرما کر متن فرمائیں۔ نقطہ۔

(الجواب) چوری کے مال واسباب اور جائز رقم سے بنائی ہوئی مسجد کا حکم یہ ہے کہ اس میں نماز نہ پڑھی جائے۔
وہی مروج العینۃ للعلی بنی مسجد فی ارض غصب لا مال مملوۃ ذہبہ و فی الوقفات بنی مسجداً علی سواد السیدۃ لا مدعی ان مدعی لا یتحق العلمۃ فلم یحصل فیہ تعلی کلامی فی ارض مقصودہ
دست می ج ۱ ص ۳۵۳ حکم و ذات الصلوۃ، کبری ص ۵۷۱ لیکن اسے بے جرحی سے چلایا جائے، اس میں حیض، اولی عورت اور منی کا داخل ہونا جائز نہیں اس کو محفوظ کر دیا جائے، اسے پینا بھی درست نہیں، اگر زمین چوری اور غصب شدہ نہیں ہے جائز طریقہ سے حاصل کی گئی ہے تو جائز عمارت اور کر کے اہل حلال سے، امر کی عمارت بنائی جائے تو قابل افتخار ہو سکتی ہے (منیۃ الساجد ص ۲۶، ۲۷) نقطہ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب، ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ۔

دوسرے میں قضائے حاجت کے لئے دیئے جانے کے وقت میں مدد رسین کا

اخبار پڑھتا اور اس پر غصہ کی بدگلائی:

(سوال ۲۱۳) بھارت دوسرے میں حج ۸۰۰ لاکھ اور ۱۰۰ چھ لاکھ ۵۰۰ روپے ۵۰ لاکھ تک تعلیم ہوتی ہے اور وہ ان تعلیم ۱۵ منٹ کا وقفہ بکوں کے پیشاب یا دیگر ضروریات کے لئے رکھا گیا ہے تو وہ ان وقفہ میں کوئی بھی بکوں کی عدم موجودگی کے سبب فارغ رہتے ہیں تو یہ چندہ منٹ کے وقفہ میں ہم مدد رسین اخبار منکوحہ کر رہے ہیں ایک گروہ مدد رسین کے ہمارے اندر وہ ان وقفہ حاضری دی اور ہم لوگوں سے بد بخت بھائی کی اور فرمایا کہ آپ لوگ حرام کی نحوہ کو نہ کریں حالانکہ ابھی وقفہ ختم ہونے میں تین منٹ باقی تھے، تو حضرت! کیا یہ بڑا نا صحیح ہے یا غلط؟ اب وہ دوسرے اخبار پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اسے کہہ کر ماں ۹ ذی القعد کا جواب: ہاں، خدا نے پاک اپنے نوہوں، جہان میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

(الجواب) حامد و مصلیٰ و مسلماً! تعلیم کا وقت صرف: ۱۵ منٹ کی پیشاب پانی کی سبب کہ مہاترانا غیر ضروری ہے، بچے جائیں گے، پیشاب کر کے ہاتھ دھو لیں گے، نہیں دھوئیں گے، بطور حق کے قرآن شریف پڑھنا ہے اپنی سے نفی نہیں، ابھی سے با وضو قرآن پڑھنے کی عادت لانا چاہئے اس لئے یہ وقفہ غیر ضروری ہے، دو منٹ میں حاجت کا تقاضا جس کو وہ درخصت نے کر جائے تو تعلیم بھی جاری رہے گی، باقی رہی سرپرست کی حاجت اور سخت سست کہہنا یہ زیادتی ہے اور امتناع کی توہین کرنا ہے، تعلیم کے دوران غسل نے وقفہ رکھا اور کلاس خالی ہونے اس درمیان اخبار دیکھنا تو تعلیم چھوڑ کر نہیں دیکھا، پھر کچھ قرآن بھی کیسے ہو گئی؟ ان کو ایسا کہنا زیادہ نہیں تھا، اور ان کو بھی ویسی اخبار دیکھنا مناسب نہیں تھا، خدا و اللہ اعلم بالصواب۔

۱۰۔ تو ایک دن جب کہ میرا شریک حاضر نہیں تھا اس کی عرصہ دو روز کی میں دوسریوں نے دو ٹیکٹروں سے ایک ٹیکٹوں کو فروخت کر دیا بعد میں اس شریک کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا یہ بیع معتبر ہوئی؟ بیوا تو جروا۔

(الجواب) صورت مسئلہ میں شریک کی ایازت کے بغیر جو معاملہ کیا گیا ہے وہ معتبر نہ ہوگا البتہ اگر دائرہ میں ہے ولا یجوز لاحدهما ان یصرف فی تعین الآخر الا باذنه وکل واحد منهما فی نصب صاحبه کذا لا جنسی لان تصرف الانسان فی مال غیره لا یجوز الا باذنه او ولا یصح الوکالة البتہ ج ۱ ص ۲۸۷ اول کتاب الفرائض

باب بیعے ساتھ کاروبار کرتے ہوں تو جو آدمی ہو اس کا کیا حکم ہے :

(سوال ۲۲۱) عرف مشہور ہے کہ اگر جب بیعے ساتھ رہتے ہوں اور کم و بیش ایک ساتھ کرتے ہوں تو بیعہ عدلی ہوگی سب کا ایک باب ہوگا اور جب باب کا انتقال ہو جائے تو اس وقت جو وارث ہوں تے ان سب میں شریک امتداد سے تقسیم ہوگا۔ کیا یہ صحیح ہے؟ غرض کیا حکم ہے بڑے کرم مطلق فرمائیں۔ بیوا تو جروا۔

(الجواب) باب بیعے سب سے کرایہ ساتھ ایک سی کاروبار کرتے ہوں تھا چنانچہ ساتھ ہوتو ساری کٹائی باب کی شدہ ہوئی یہ کن وقت کے بعد ترکہ تقسیم ہوتا تو لہذا حکم مثل حفظ الاصلین کے اصول پر تقسیم ہوگا مثالی میں ہے الاب واستد بکسب ان فی صفة واحدة ونم یکن لهما شئی ذلک کسب کلاہ للاب ان کان لابن فی عیالہ لکنونہ معہ انہ لا یتوی لو غوی شجرہ تنکون للاب وشماعی ج ۳ ص ۲۸۳ فصل فی الفرائض الفاسدہ اور جوڑ کے کے باب سے الگ ہو کر اپنا مستقل کاروبار کرتے ہوں گے ان کے بیٹے کا حساب بھی ان کا الگ ہوگا ان کی کمائی کے دینی مالک ہوں گے۔ فقہ وانہ اعلم بالصواب۔

زہد اپنی رقم اور اپنی محنت سے گھر میں کاروبار کرے تو شوہر اور اس کی اگلی بیوی کی اولاد اس میں حق دار بنائیں :

(سوال ۲۲۲) میں نے اپنے طور پر کمر میں ایک گریڈ کاروبار شروع کیا، اس میں صرف میری اپنی ذاتی رقم ہے اور اس کاروبار میں پوری محنت میں کرتی تھی میرے شوہر کے نہ اس میں چھپے شامل ہیں نہ محنت، کاروبار باریک تہ میرے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اب ان کی اگلی بیوی کی اولاد ہے۔ میرے ان کاروبار میں میرے شوہر کے وارثوں یعنی ان کی اگلی بیوی کی اولاد کا حق لگتا ہے یا نہیں؟ بیوا تو جروا۔

(الجواب) سوال میں درج شدہ باتیں بالکل صحیح ہیں تو اس صورت میں آپ کے شوہر کی اگلی بیوی کی اولاد حق دار نہیں ہے۔ آپ ان کاروبار کی مالک ہیں مثالی میں ہے: ثم ذکر خلاصۃ فی المرافع مع روحها اذا جمیع بعملہما سوال کثیرہ فقل ہی للزوج ونکون المرافعۃ لہ الا اذا کان لہا کسب علیحدہ فہو لہا وقیل یتبعہما معہما وشماعی ص ۲۸۳ ج ۳ فصل فی الفرائض الفاسدہ فقط والله اعلم بالصواب

[illegible]

یہاں بھی قاضی میں رہ کر بیویوں و معجزات سے کچھ لکھ کر اور ان کو حدیث سے جو کچھ ملتا ہے وہ ان کو کا
آپس میں تقسیم کر لیتا ہے بھی وہی علم کا انداز بھی یہ صورتِ حرم ہے اور یہاں بھی یہ نظر ہے کہ بیویوں کا کوشش
حق (وہ اور ان کے عہد) کو بھی شرق و غربت میں ان کا حق اور ان کی انتہائی ضرورت اور ان کے لیے تقسیم حق
یہ ہے کہ ان کے مطابق عمل کرنا بہت بڑی انصاف و ادب و شجاعت کا کام ہے اور ان میں غارتگری و مال کی تلاش
نہت و غیرہ کے قوت و محنت میں میرا ہے کہ کام اچان کرنا ہے کہ بعد اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔

فذلك جلود الله ومن يقطع الله ورسوله مدخله حنت لحرق من حنته إلا نهر حنظل قنبا
وذلك العود العظيم ومن يعص الله ورسوله ويتعد حدوده يدره حنظل فيه وله عذاب مهين
○ آخر من مجده سورة مائة آيات فمر - ميمو ١٤ آية ممر ١٤

[illegible][illegible][illegible]

دوسری حدیث حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روتا دیکھا جس سے اپنے واسن
 و اسات کات دیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں سے ہر ایک شخص اس رحیمی اللہ عنہ خالق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قطع میراث ولولہ قطع اللہ میراثہ من النجۃ یوم القیامۃ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۶ باب الکوصایا) (فتاویٰ رضویہ ص ۷۵ ج ۶) ہدیہ ترتیب کے مطابق، کتاب الہی اس میں انہما (دووں) کو محروم کرنے کا نکتہ ہے دیکھ لیا جائے۔ (از مرتب)

نہ سے نہایت کی جو حالت ہے مگر شاعر نے اس کا خوب نقشہ کھینچا ہے اس کے چند اشعار یاد ہیں جو عجب کئے جاتے ہیں۔

خیر	حدیث	میں	جس	کی	آئی
ہی	نات	اب	آ رہا	ہے	
زیش	بھی	تیر	بول	دی	ہے
فلک	بھی	آنکھیں	رکھا	رہا	ہے
پائے	مان	کو	اپنا	سمجھیں	
گرام	کو	بھی	حلال	سمجھیں	
سناؤ	کریں	اور	کمال	سمجھیں	
بتاؤ	دنیا	میں	کیو	رہا	ہے
بھائی	کا	بھائی	ہے	گا	دشمن
حقیقی	بٹی	ہے	مان	کی	دشمن
پر	نے	چھوڑا	پر	کا	دشمن
یہیں	کو	بھائی	سجھ رہا	ہے	
باتھ	بانڈھے	کھڑے	ہیں	صف	میں
سب	اپنے	اپنے	خیال	میں	ہیں
لام	سمجھ	سے	کوئی	پوچھے	
نہاڑ	کس	کو	پڑھا	رہا	ہے

حاصل کلام۔ دنیا میں ہر صاحب حق کا حق ادا کر کے معاملہ صاف کر لینا چاہئے، آخرت کا معاملہ بہت ہی دشمن ہے وہاں حقوق کی ادائیگی نہیں ہوتی کرائی جائے گی نیکیاں نہ رہیں گی تو صاحب حق کے گناہ اس کے پورے مال دیئے جائیں گے حدیث میں ہے۔

(۲۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لآخرہ من عرصۃ او شئ فلیحللہ من الیوم قبل ان لا یکون ذہنار ولا درہم ان کان لہ عمل صالح اخذ منہ یقلو مظلمتہ وان لم یکن لہ حسن اخذ من سیات صاحبہ فحمل علیہ روا البخاری۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۵ باب الظلم)

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس پر اس کے بھائی کا کوئی حق۔

اس کی آبروریزی یا ہنس منہ مسخر ہونا ہے چاہے کس آئی ہی اس سے معافی حاصل کر سکاں۔ جسے شرک کہہ لیا جسے کافران کہے (اوپر اس کے پاس دیہاتوں کے لوگوں کو اس کے پاس ٹیکیاں ہوں کی توہینیاں لے لی جائیں گی اور انہیں اس کے پاس ٹیکیاں نہ ہوں تو صاحب حق کے گناہ اس پر ذل ہو گئے جائیں گے۔

(۱) عن سعید بن زید رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتذ
شبرا من الارض ظلماً فانه بطوفة يوم القيامة من سبع ارضين معفو عليه. (مشکوٰۃ شریف ص
۲۵۲ باب الغصب والعارية)

ترجمہ: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی
کی ظہما ایک باشت زمین لے لی تو قیامت کے دن اس ایک پاشت کے بقدر ساتوں زمین کا حصہ اس کے نگلے میں
ملوث آباد کیا تو اس پر پھانسی لگا۔

کسی کا دل دبا دینے اور میراث نہ دینے پر بدادوات غمان میں آنا اللہ تعالیٰ پیارا ہو جاتی ہے اور یہ شخص بھی کا
عجب بن جاتا ہے اس مناجات سے مذکورہ مضمون شامل کیا گیا، اللہ جل شانہ ہر ایک کو جس کی توفیق عطا فرمائے
آمین۔ فقط واللہ اعلم بالصواب وهو الهادی الی الصراط المستقیم۔

انصاف کا خیال رکھو۔ کسی انصافی غرض کا غائب نہ ہونے (۱)۔ بے شک اللہ تعالیٰ انصاف والوں کو پسند ۳۔
 غلام خیر میں حضرت تھانویؒ نے صلح کرانے کے لئے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی فرمائی ہے
 وہ بہت ضروری اور قابل عمل ہیں۔ اس لئے کہ جس طرح کسی پر الزام تراشی اور تاق و تارم کرنا جرم ہے اسی طرح کسی کی
 خطی اور جرم پر چشم پوشی کرنا بھی جرم ہے اس کی تصحیح ہر روزی اور وہ دیکھی ہے کہ اس کو اس کی خطی پر مظلوم اور مستحق کر کے اس
 سے باز رہنے کی ہدایت کی جائے۔ حدیث میں ہے۔

عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انصر احاك ظالما او
 مظلوما فقال رجل يا رسول الله انصوه مظلوما فكيف ظالما قال نعمته من الظلم فذلكم نصرک
 لياہ مطلق عليه (مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۳ باب الشفقة والرحمة عی الحلل)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے آپؐ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے بھائی کی مدد کرو
 وہ ظالم ہو یا مظلوم، آپ شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں مظلوم کی تو مدد کرتا ہوں ظالم کی کس طرح مدد کروں؟ آپ
 نے فرمایا اگر ظالم کو تم اس کو قلم سے روک دو یہی تمہاری طرف سے اس کی مدد ہے۔

لینا غلطی پر ہو کر کسی کا حق و بارگاہ اور اس کو اپنی غلطی سے باز رہنے اور حق ادا کرنے کی تلقین کریں، اگر ظالم
 کو تش کیے یا جو وہ اپنی غلط حرکتوں سے باز نہ آئے تو پھر اس کا ساتھ نہ دیں، اگر شہداء و اعدیٰ ہیں لا نسو کونہ الی
 الذین ظلموا فاصممکم النار ۱۱۔ اے مسلمانو! ان ظالموں کی طرف مت جھکو کسی جرم کو دوزخ کی آگ تک پہنچا دے
 (سورہ ہود پارہ ۲، سورہ نوح نمبر ۹) نیز حدیث و خداوندی ہے۔ فلا تفضل بعد الذکر مع القوم الضمیر قیادۃ نے
 کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت ٹھہرو (سورہ انفاس پارہ ۲، سورہ نوح نمبر ۱۳)

خدا کو وہ چار باتیں نظر رکھتے ہوئے فریقین میں صلح کرانے کی کوشش کی جائے تو میں صلح کر لینا اور صلح
 کروا دینا بہت مبارک عمل ہے قرآن مجید میں ہے۔

فلتقوا الله واصلحوا ذات بینکم واطيعوا الله ورسوله ان کتم مؤمنین (سورہ انفال آیت
 نمبر ۱ پارہ ۲ نمبر ۹)

ترجمہ: تم اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں تعلقات کی اصلاح کرو (کہا جس میں صمد اور بغض نہ ہے) اور اللہ
 تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور تمہارا ایمان والے ہو۔
 تفسیر: اللہ را ستور میں ہے۔

اخر ح این اسی شبہ و البخاری فی الادب المفرد وابن مردويه و البیهقی فی شعب
 الایمان عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ فلتقوا الله واصلحوا ذات بینکم قال هذا تعریع من الله علی
 المؤمنین ان یقوا الله وان یصلحوا ذات بینهم (المز المنثور ص ۱۶۱ ج ۳)

ترجمہ: ابن عباسؓ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اپنے آپس میں تعلقات کی اصلاح کو ایمان والوں پر واجب کیا ہے
 تعالیٰ کے قول "فلتقوا الله واصلحوا ذات بینکم" کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اپنے
 آپس میں تعلقات کی اصلاح کو ایمان والوں پر واجب کیا ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور آپس میں تعلقات کی

اصلاح کر لیا۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

لوگوں کے باہمی اتفاق و اتحاد کی بنیاد تقویٰ اور خوف خدا ہے:

اس آیت کے آخری جملہ میں ارشاد فرمایا ”فَلْيَخْشَوا اللَّهَ وَاصْلَحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ“ ان کتبہم موہبین۔ جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خطاب کر کے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے روادار، آپس کے تعلقات کو درست رکھو۔ الی قول۔ اب اس کے دلوں کی اصلاح اور باہمی تعلقات کی خوشگواری کی تدبیر بتلائی گئی ہے جس کا مرکز تقویٰ اور خوف خدا ہے۔

تجربہ شاہد ہے کہ جب تقویٰ اور خوف خدا غالب ہوتا ہے تو بڑے بڑے منظر سے منظر میں ختم ہو جاتے ہیں یا اپنی منافرت کے پہاڑ ٹرودیں گے اور اڑ جاتے ہیں۔ الی قول۔ اسی لئے اس آیت میں تقویٰ کی تدبیر بتلایا کر فرمایا ”وَأَصْلَحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ“ یعنی بذریعہ تقویٰ آپس کے تعلقات کی اصلاح کرو اس کی حریج تشریح اس طرح فرمائی ”وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ“ ان کتبہم موہبین۔ یعنی اللہ و رسول کی مطلق اطاعت کرو اگر تم سوچیں ہو، یعنی ایمان کا تقاضا ہے اطاعت اور اطاعت کا نتیجہ ہے تقویٰ اور جب یہ چیزیں لوگوں کو حاصل ہو جائیں تو ان کے آپس کے منظر سے خود بخود ختم ہو جائیں گے اور دشمنی کی جگہ دلوں میں محبت اور الفت پیدا ہو جائے گی (معارف القرآن ص ۷۷) اس مسئلہ (جلد چہارم)۔

ایک حدیث میں ہے: اَصْلُ الصِّلَةِ الصِّلَةُ بِاصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ، ترجمہ: افضل صلوٰۃ آپس میں صلح کر دینا

(کتاب الشہادۃ فی الحکمہ والا مثال والاداب مع ترجمہ جو نفع الکلم فیہ الامم ص

۱۴۵ حدیث نمبر ۹۷۶)

لہذا جن دو باتوں یا جن دو شخصوں میں اختلاف اور جھگڑا پیدا ہو گیا ہے ان پر بھی لازم ہے کہ اسے طویل نہ بنائیں اور جلد از جلد تقویٰ اور خوف خدا کی بنیاد پر اس آیت پر عمل کرتے ہوئے آپس کے تعلقات کی اصلاح کر لیں۔ کسی کی آبروریزی ہوئی ہو تو اس سے معافی مانگ لیں، مالی حق باقی ہو تو مالی حق ادا کریں دینا میں حق ادا کر دینا بہت آسان ہے، حق ادا کر رکھا ہو تو معاف کرائے نہ دیتے ہیں ہے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لا یرحمہ من عرضہ او منشی فلیست لہ منہ العزم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ان کان لہ عمل صالح احسنہ بقدر مظلمتہ وان لم یکس لہ حسنات احسن من سبات صاحبہ فعمل علیہ رواہ البخاری (مشکوٰۃ شریف ص ۷۳ باب الظلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس پر اس کے بھائی کا کوئی حق اس کی آبروریزی یا مال سے متعلق ہو تو اسے چاہئے کہ آج ہی اس سے معافی حاصل کر لے اس سے خیرتر کہ (قیامت کا دن آئے) تو بائیں اس کے پاس نہایت دناروں کے نہ درہم اگر اس کے پاس تین تین ہوں تو تین تین لے

ہا جائیں گی، اور ان کے پاس نیابہاں نے ان کی توسل و تہذیب حق کے کنواں پر ہاں، ایسے ہاں میں نے۔
 لہذا انہی میں معاملہ صرف کر کے آج کے تعلقات کی اصلاح کر لینا چاہئے اور انہی کے آج میں میں نے
 نہ ہوئی، جو جو ان میں سے کر سکتے ہوں، اور اللہ تعالیٰ نے انہی صلاحیت اور مقام و کرامت پر مایہ ناز ایسے ہاں کو میں نے
 انہی کی پوری خوش آہنی چاہئے، اور میں نے انہی کے وقت مندرجہ بالا احادیث کو ضرور پیش نظر رکھا جائے، فقہاء و علماء
 باسواہ۔

کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ (۲) قیمتی چیزیں جن کی مالک تلاش کرے پہلی قسم کی چیزیں ہیں۔ تو ان کی تشہیر اور
اعلان کی ضرورت نہیں ہو استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن مالک اگر طلب کرے تو دینا ضروری ہوگا۔ دوسری قسم کی چیزیں
ہیں تو ان کی تشہیر اور اعلان ضروری ہے۔ ان کے لئے مالک کا انتظار کیا جائے۔ اگر مالک کہے آئے کی توقع نہ ہو، یا ان
کے ملنے کا خطرہ ہو تو غریب کو دی جائیگی ہے۔ دوسرا دستہ مندرجہ تو خود بھی استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن اگر مالک اگر
طلب کرے تو دینا ضروری ہوگا۔ غریب کو دی جائیگی ہے، لیکن لی جائے اور اگر وہ چیز موجود نہ ہو تو اس کی قیمت دی
جائے۔ (درجہ اول) فہم کی حوالہ دہندہ (۲) نقطہ اولیٰ قسم بالصواب۔

حق تعالیٰ بیچنا:

(سوال ۲۳۴) حاجی درمن صاحب کا انتقال ہو گیا مرحوم نے اپنا بیچ چاہیے اور تین بیٹیاں چھوڑیں، ہرگز میں تین منزلہ بلڈنگ بھی ہے، ایک شخص غریب نے مرحوم کے بیٹوں سے درخواست کی کہ میرے آپ لوگوں کی بلڈنگ کے تیسرے منزلہ کی قیمت پر مکان تعمیر کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بدل میں تم ۵۰۰ روپے دوں گا اس پر مرحوم کے بیٹے تیار ہو گئے اور مجلس پرخواست ہو گئی، صبح کو مرحوم کے چاروں بیٹوں نے اس پر غور و خوض کیا تو ان کو اندازہ ہو گیا کہ ہم خود اس جگہ مکان بنائیں تو اس کی قیمت اکھوں روپے آسکتی ہے تو ان کو بہت فسوس ہوا کہ ہم نے بغیر غور و فکر کئے یہ معاملہ کر لیا، جب ساری اہل عیال بہنوں کو کوئی کیا تو انہوں نے فوراً اعتراض کیا کہ ہماری اجازت کے بغیر تم لوگوں نے سارے حصہ میں کیوں سودا کیا، ہمیں یہ سودا منظور نہیں، س کی اطلاع جب محمد حسین کو دی اور معاملہ سچ کرنے کا ہم نے مطالبہ کیا تو وہ اس پر راضی نہیں اور تیسرے منزلہ کی قیمت پر پونہ بیس منزلہ بنانے پر مصر ہیں، آپ اس مسئلہ میں ہماری رہنمائی فرمائیگی، اس صورت کا کیا حکم ہے؟ بیع صحیح کرا جائے یا نہیں؟ بیع باہر جرد۔

(المصاحب) اس صورت مسئلہ میں جو بیع ہوئی ہے وہ صحیح نہیں ہے، حق تعالیٰ کی بیع ہے اور حق تعالیٰ کی بیع شروع ہوا نہیں ہے، ہمارا اختیار نہیں ہے، واذا كان الفسفل لرجل وعلوه لاخو فسقطا او سقط العلو وحده فاع صاحب العلو علوه لم يجز لان حق التعالي ليس بمحال لان المال ما يمكن معاودة والمال هو المحل للبيع (هذا في غير من ص ۳۰ باب البيع الفاسد)

مذکورہ معاملہ صحیح نہیں ہے اور محمد حسین کا اصرار شرعاً قائل کو نہیں، نیز مذکورہ صورت میں بہنوں کا بھی حق ہے اگر یہ معاملہ صحیح بھی ہوتا تب بھی بہنوں کے حصہ میں ان کی اجازت پر موقوف رہتا، اگر وہ اجازت دیتی تو معاملہ صحیح ہو جاتا اور اگر انکار کرتی تو ان کے حصے میں معاملہ ختم ہو جاتا، خاصہ یہ کہ صورت مسئلہ میں معاملہ بھی صحیح نہیں اور کنٹینر بھی راضی نہیں، لہذا محمد حسین کو مکان بنانے پر اصرار نہیں کرنا چاہئے، شرعاً ان کو مکان بنانے کا حق نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم، محمد وہاب۔

اختیارات خریدنے کے بارے میں:

(سوال ۲۳۵) دو زمانہ ہفتہ وار ماہنامہ غیر دراصل کی خریداری کا کیا حکم ہے، یہ ہے کہ ہر چوں کی تعداد غیر متعین ہے، صفحات کتنے وہ بھی غیر متعین ہوتے ہیں۔ نیز رسالہ کا طوں و عرض اور سائزہ نہیں، اور جو بھی تفصیل نہیں کہ مضامین اور اخبار کتنے صفحات میں ہوں گے، دراستہ کتنے صفحات میں آئیں گے، خصوصی فہرست کتنے ہوں گے اور تعلیمات تک بنائے کتنے نمبرات ہند ہیں، وغیرہ یہ باتیں غیر معلوم ہیں۔ بیع باہر جرد۔

(الجواب) اختیارات اور ماہنامہ کی یہ خریداری جائز ہے۔ اس قسم کی جہالت سے بیع فاسد اور معاملہ جائز نہیں ہو جاتا۔ کیونکہ اس قسم کی جہالت مفوضی الی العارضة نہیں، حق تعالیٰ کو فاسد کرنے والی جہالت وہ ہے جس سے جھوٹا سودا (بیعہ اللہ بالاربع ص ۳۳۵ حوالہ آنے) کے جواب میں مذکور کیا جائے۔ از مرتبہ (فیض المبارک شرح بیرونی ص ۳۳۵) شامی وغیرہ میں تفصیل مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔ فقط۔

میتیت سے خوش کیا جاتا ہے تو یہ صورت بلاشبہ جائز ہے۔ یہ صورت تمام بازی یا بیچ فاسد کی نہیں ہے۔ قمار بازی میں لوگوں سے ان کے مالوں کو چھین لینا ہے جس کا مدعا بیچ و خرید، باطل آرزد اور فریب رہے اور اس کو تھوڑا اور تعداد میں کچھ دینا نہیں ہے۔ خسارہ پانے والا ٹرسکوت کرتا ہے تو خسارہ اور امید کی حالت میں کرتا ہے اور جیتنے والے کو خوشی اور لذت حاصل ہوتی ہے۔

اعلم ان الميسر بحت باطل لانه اختطاف لا موان الناس عنهم بمحمد علي جهل وحرص ومنية مغنلة وركوبه مقرر عنه هذه على الشروط وليس له دخل في الصلح والتعاون الخ (حجة الله البالغة ج ۲ ص ۳۱۷ من نواب مفتاء البرقي الميوسع الميوسع عنہ)

یہاں نہ تصالح کا مفہور ہے نہ خسارہ کا نہ یقیناً باطل آرزد کا فرمایا ہے نہ کہ باطل آرزد کی شائبہ یہاں تو اسے ادا اور علیہ کا قبول کرنا۔ اور کارخیر میں لگ جانا اور بقایا آرزد کا ذریعہ بن جانا اصل کامیابی ہے۔ یہاں کسی کی دینے کی دہلی جب یہ صورت قمار نہیں ہے اور نہ نیت قمار بلکہ مفید ہے تو اسے قمار بازی کیسے کہا جاسکتا ہے؟

حدیث میں "الخ حرام" کا بعد از ہم جو ان کا مقرر فرمایا گیا ہے "وزمیر" کو اس نکتے سے مستثنیٰ فرمایا۔ اس کی وجہ حضرت شہ ولی اللہ کے نزدیک نیت قمار نہ ہونا ہے، فرقہ تے ہیں۔ ورنہ فی العوایا بخیر صہما من التمر واما دون خمسة نو منق لانه عرف التمه لا يفصلون في ذلك القمار الميسر واما بقصدون اكله واما لمی غریب میں جب کہ کھل پانچ دس سے کم ہوں تو کریمہ بیچنے کے چھوڑوں۔ کے ساتھ اندازہ کر کے بیچ کر۔ لڑکی رخصت دلی کیونکہ لڑکی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جانتے تھے کہ اسی اقدار میں لوگ قمار کا قصد نہیں رکھتے بلکہ اندازہ چھوڑیں کھانا چاہتے ہیں الخ (جمیعہ البانہ اصباح ج ۳ ص ۳۲۲) اور یہ صورت مبادلۃ المال بالمال بطریق الا کتاب کی بجلی نہیں دلی کہ معاملہ بیع وشر بخیر اور کریم فاسد اور حلال ناجائز قرار دیا جائے۔ بیع کی تحریف میں کہا گیا ہے۔

هو مبادلۃ شئ بمثلہ علی واحد مخصوص ای بلیحباب او تعاط محرم. الشریع من الجاہلیں والہیۃ مشرط المعوص (در مختار کتاب البیوع ج ۴ ص ۵۰۲) وبقال هو فی الشریع عبارة عن بلحاب وقبول فی مالیس لیس فیہما معنی الشریع وهو قول العراویہ کا لشیخ واصحابہ وفس هو عبارة عن مبادلۃ مال بمال لا علی وجه الشریع وهو قول الخراسانی کصاحب الہدایہ واصحابہ الخ (المجموعۃ السیرۃ ج ۱ ص ۱۸۷) یعنی ان پر لا قید بطریق الا کتاب محکم واقع فی الکتاب لا حرج مبادلۃ لوانم مانہما بطریق الہیۃ بشرط. الوضیۃ لیس بیع ابتداء وان کان فی حکمہ بقاء البیعی (مجمع الاتہار اصباح ج ۲ ص ۴)

مہر کی نہیں اس سائل کا جواب (پندرہ) اور قیمت نہیں ہے، علیہ ہے، دونوں میں عین فرق ہے اور لوازم ان مسائل بند ہوجانے پر ادا کیل نہیں ۳۳ ہے مہر کی نہیں کا علیہ نہیں کیا جاتا کہ علیہ ہے۔ اگر کسی نے مطالب کیا تو وہ غیر دستوری، غیر اطلاق اور جو من نہیں کی قیمت ہوگا، نانہ مہر کی عین ان ہے، مقصد اور استدلال، یہ معاملات میں اعتبار حاکم کا ہوتا ہے القادہ، عنوان کا اعتبار نہیں ہوتا۔ العبرۃ للمعانی لا للاختلاف (در المنقذی) العبرۃ فی المفرد للمعانی (ہدایہ)

آیا ان کا دیکھنا اور خریدنا زکوٰۃ کے شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) جن کا مقصد صرف مضامین سے ان کی نظر اُکراتنا تھا تو قصاص پر پڑ جائے تو معافی تو امید ہے اور جن کا مقصد
نئی تصویر دیکھنا ہو تو یہ قاطعاً حرام ہے کیونکہ یہ غصہ کر محروم کی تصویریں دیکھنا جن میں بعض عریاں یا نیم عریاں تصویریں
(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰) بھی ملاحظہ فرمائیں (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰)۔

راکھی بچنا کیسا ہے؟

(سوال ۲۳۵) بہنوں کا ایک تہ دل "نکھشا بندھن" آتا ہے جس میں جین اپنے بھائی کو راکھی بانٹتی ہے تو اس تہوار
کے موقع پر راکھی بچنا کیسا ہے؟ بیڑا تو جردا۔

(الجواب) راکھی بچنا گویا کافروں کی غلطی رسم میں تعاون کرنا ہے اس سے بچنا ہی چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰)۔

بیع الصرف

برائیس پوسٹل آرڈر میں تبادلہ کرنے کے بارے میں:

(سوال ۲۴۶) مقررہ غیرہ ممالک سے ہندوستان میں رقم آتی ہے یہ رقم برائیس پوسٹل آرڈر میں کاندھ کڈتے ذریعہ آتی ہے۔ نوٹ پر پاؤنڈ اسی طرح اس کی قیمت نکھی ہوئی ہوتی ہے، مذکورہ نوٹ پر رقم لینے والے کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے۔ برائیس پوسٹل کو یہاں تبادلہ کرنے میں سرکاری راہ سے ایک پاؤنڈ کی قیمت ۱۳ روپے ۲۵ پیسے دیئے جاتے ہیں۔ اگر وہ کسی تحریر نام و گاؤں کے ہوتو خانگی تجارت اس کی قیمت اس سے زائد دیتے ہیں۔ یہاں پر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس پاؤنڈ کے خانگی تجارتوں سے زیادہ رقم لینا جائز نہیں ہے۔ سو وہ بے نیس میں سرکاری جرم میں ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ پاؤنڈ مالک کو اختیار ہے جہاں چاہے اس کا تبادلہ کرے چاہے پست آفس۔ بینک وغیرہ میں جہاں سوا تیرہ روپے ملتے ہیں یا خانگی میں جہاں زائد رقم ملتی ہے۔ تو اب حضرت اولیٰ سے جواب ثانی مطلوب ہے۔ خانگی میں زائد رقم سے پاؤنڈ کو ہونا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) سرکاری مقررہ قیمت تیرہ روپے نہیں ہے۔ بے نیس سے زائد رقم لینا بعض ممالک کے ذریعہ جائز نہیں ہے اور بعضے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ لہذا اگر وہ لینے کی کوشش ہے۔ مگر نہ لینا اولیٰ اور بہتر ہے۔ سرکاری جرم ہونے کی وجہ سے کبھی مستحق سزا ہونے کا در ذیل و رسوا ہونے کا اندیشہ ہے۔ جس سے خود کو بچنا ضروری ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

پھٹے ہوئے نوٹ کو ابھیے نوٹ سے کی بیشی کے ساتھ بدلنا:

(سوال ۲۴۷) پھٹے ہوئے نوٹوں کو اگر ابھیے نوٹوں سے بدلنا ہو تو کی بیشی کے ساتھ بدل سکتے ہیں یا نہیں امید ہے کہ جواب مرحمت فرمائے اور جلدی رہنمائی فرمائیں گے، بیوقوف و جرد۔

(الجواب) پھٹے ہوئے نوٹوں کو ابھیے نوٹوں کا تبادلہ کی بیشی کے ساتھ جائز نہیں ہے، جیسے پھٹے ہوئے نوٹ ہوں اتنے ہی ابھیے نوٹ اس کا بدلہ میں ہونے ضروری ہیں، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ کسی مجلس میں لین دین ہو جائے، اور حارہ حاطہ نہ ہو۔

ہایا خبرین میں ہے وان کان الغالب علیہما (الدراہم و الدنانیر) الفس فلیسا فی حکم الدراہم والدنانیر. الی. وان بیعت بجنسها مغاضلا جاز صرفاً للجنس الی خلاف الجنس لم یجوز فی حکم شیائین فقصہ وصر لکنہ صرف حتی بشرط القبض. علی. قال رضی اللہ عنہ وعضائنا

لم یفتوا بجواز ذلك فی العدالی والمطارد فذلک انما امر الاموال فی دیارنا فلو ابح المفاضل

فیہ یمنع باب المرو (۱) (کاشفہ عبارات، تاش نور ہے) (مذابہ اخیرین ص ۹۳ کتاب الصرف)

مصر حاضر کے علماء کی تحقیق یہ ہے کہ اب نوٹ جس حق کے مشابہ ہے۔ فتاویٰ محمودیہ میں ہے یہ اس وقت کا نعم ہے جب پانڈی کا روپیہ عام طور پر مانتا تھا، روپیہ عام طور پر زیادہ مقدار میں نہیں مانتا سب جلد نوٹ ہی چاہو

ہے مہذبہ البیروت اور محمود کھوکھلہ کے سہارے لکھا۔ جو اسے مذکورہ بھی ۱۹۱۷ء ہجرات سے۔ فقط (تخلی) کی تفسیر یہ ہے تیسرا
 مرس ۵۵ ج ۳ کتاب (الکریم)

”انتم فطی قیلتے“ میں ہے۔

(۱) انہیں موت سند و والدین کے لئے نہیں ہے۔ اور اسلامی شریعت کی فکر میں کرنی موت کی حیثیت اور اسطرح
 بقائوں کی ہے۔

(۲) دوسرے مصر میں قتلوں نے اسی طرح توالیہ ہوتے ہیں مکس طور پر فطی (۱۰۰۰ چاندنی) کی جگہ لے لی ہے
 اور ہائی لیکن دین فتنوں سے ڈر رہے انجام پاتا ہے۔ اس لئے کرنی نوٹ بھی ادا کم میں شریعتی کے مشابہ ہے ہذا ایک
 ملک کی کرنی کا تالیقی ملک کی کرنی۔ کے کرنی و فطی کے ساتھ نہ تہہ جائز ہے نہ ادا۔ (۱۰۰۰ فطی فیصلہ اس ۱۰۰۰ اور ۱۰۰۰
 فطی سیمار، تاثر سزا کے قدر لیڈی، فقط و انشا عہد با صواب۔ ۱۰۰۰ شعبوں ۱۰۰۰ فطی ۱۰۰۰

بیج کو موتم میں ادا کرنے کے دوسرے پر قیمت پہنچے لیکن کیسا ہے:

حصول ۱۰۰۸ (کاشت کارانہ) کے دوسرے شریعتی لیتے ہیں کہ وہ م میں خود بخود بقاء قیمت سے انہیں
 کے۔ جو بھی اپنی مرضی کی قیمت سے غلہ وصول کرنے کے پہلے روپے دے دیتے ہیں غلہ سلم کہتے ہیں تو یہاں پہنچ
 جائز ہے، بیج تو جڑوں۔

(الجواب) یہ معاملہ اس طرح درست نہیں ہے کہ ان ادا اس کی اور ان کی کی بات فیہ بالوئی پیر متعین و مترین:

فقط واللہ اعلم بالصواب۔

۱۔ وسیعہ ای شریعت صحیحہ السیہ کر فی اصفیٰ سعیدان حسن کر او نسو انہاں نوع کشفی و بعضی و بعضی
 شریعتہ و ردی ۱۰۰۸۔ ککلا لا یقصر ولا یحیط و حل و فہم فی السلفہ۔ شہرہ بعضی در معارف مع انشاس
 در اندکس ج ۲ ص ۱۰۰

نہیں میں تو وہاں میں یہ ہندو تہذیبوں (اللہ تعالیٰ وحاف کرتے آیت بری نہیں) کر لیں۔ وہ جو وہ ہیں۔ مرنے کو ان پھوڑا ہے۔ تو آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچے مثلاً، انہی مسئلہ ان کے ذمہ ان کو لکھنے سے تو وہی کام نہیں آئے ہیں تو فوراً چھوڑ دیا جائے اور بعضاں ایسے ہیں کہ جن کے چھوڑنے کے بعد بے گشت ہو جاتی ہیں۔ مثلاً وہاں کے لکھنے کا صاحب مال کے بہت ہیں ان کی تھوڑا سا گھر وہاں کے لکھنے کو اپنے گھر کے بارے میں تو کہہ دیا ہوں کہ وہاں کے لکھنے کو چھوڑ دینا بہت یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح تو چھوڑ دیں۔ جن سے ایک دوسرے کو لکھنے میں ملکہ کر ان پر وہی ہزاروں لکھنے کو وہی عمر میں نہ چھوڑیں، اور ایک طریقہ گناہوں کے چھوڑنے کا یہ ظاہر کرنا ہوں کہ مکان میں سواڑہ کر کے سوتے وقت روزانہ تعویذ دعا کیا کرنا، اور اللہ میں بڑا مکرر کرتے ہوں، تلاوت اور پائی ہوں، غرض خوب سنت ذرا اپنے لئے استعمال کر کے کہو کہ یا اللہ میری ہمت تو ان کے ترسے لئے کافی نہیں، آپ ہی مدد فرمائیں، چھوڑ دینا، اللہ ایک ہی روئے نہ میں سب ماننا، ختم ہو کر کوئی نہ ہی نہیں جیسے کوئی حق دانہ ترسے وہی ہو جاتی ہے۔ مجھے نہیں جانی یاد کر لیا کرو (از اس پر) ائمہ دین، مکملات و شریعتیں ۳۶ شمارہ نمبر ۱۶۵ صفحہ ۱۶۵ مطبوعہ آئسٹن ۱۹۹۰ء جلد نمبر ۱۱۱ فقط۔

(۱) ادھار معاہدہ میں شریعت کی ادائیگی کی مدت متعین نہ کی تو کیا حکم ہے؟

(۲) بیعۃ سدو بخ کر کے کا اختیار کس کو ہے؟

(سوال ۲۵۳) ایک شخص نے اپنی مسکرت زمین کا سود ایک شخص کے ساتھ کیا اور یہ طے کیا کہ نصف رقم مشتری (خریدار) اس وقت دے اور نصف رقم اس وقت دے گا جب کہ یہ زمین مغرب حکومت، قاعہ ملی کاشت (یعنی N.A. قرار دی جائے) مابقی کاشت کتنی مدت میں قرار پائے گی اس کا تعین مشکل ہے، اس طرح معاہدہ ہو کر مشتری نے نصف رقم دے دے کے مطابق اس شخص کی اور زمین ابھی تک N.A. نہیں ہوئی ہے اس مہلت میں بائع اگر یہ سود بخ کرے تو کئے گارنگ کا بیڑا تو جڑا۔

(الجواب) ادھار معاہدہ قرار جائز تو ہے لیکن شریعت کی ادائیگی کی مدت متعین ہونا ضروری ہے۔ اگر مدت مقرر نہ کی جائے تو یہ قاسد ہو جاتی ہے۔ درخت میں سے (وضوح بطور حال) وهو الاصل (و موحل الی معلوم) لئلا یفقد الی السراج و ذو محتار مع رد المحتار ص ۳۰، ص ۳۱، کتاب البیوع

جایا آخر میں ہے۔ ویجوز البیع بضمن حال و موحل اذا کان الاجل معنوماً ولا یدان بکون الاجل معلوماً لان الجہانہ فیہ مانعہ عن التسليم الواجب بالقدہ، یطلبہ بہ فی غریب المنة وهذا یسلم فی بعدھا (ہدایہ اخیرین ص ۳۰ کتاب البیوع)

عالمگیری میں ہے۔ ففسحها معلومہ الاصل فی البیع بضمن موحل لیفقدان کان مجهولاً (عالمگیری ص ۲۱ ج ۲ کتاب البیوع باب ۱)

صورت مسودہ میں نصف شریعت کی ادائیگی کے لئے مدت مقرر کی گئی ہے وہ مدت متعین نہیں ہے۔ مجسور ہے کہ زیادہ ہو سکتی ہے لہذا مذکورہ معاملہ قاسد ہے۔ بولا یجوز البیع لی قنوم المذبح و كذلك فی الحصاد والنباس والقطاف والجوار لانھا تقدم وتاخر (ہدایہ اخیرین ص ۳۵ باب البیع قاسد) (بہشتی

دودھ سے بالائی نکال کر چھینا کیسا ہے :

(سوال ۲۵۵) دودھ — بالائی نکال دودھ و پلندہ و فرہخت کرے تو کیا حکم ہے ؟

و الجواب دودھ نجانے کسی پرانی روایت ہے۔ خالص دودھ میں حرمۃ جہدوس میں نہیں رہتی۔ بلکہ اس کو اس طرح بچاؤ کرنا یا مخلوق خدا کو قاتل چھ سے محروم کرنے اور کفران نعمت کے برابر ہے۔ ہاں اگر خالص نہ ہو بلکہ اس میں دھار قوت بھی کم کر دے اور جو کچھ دے تو یہ گناہ ہے۔ حفظ۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۴) حضرت بابا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان الصورۃ تغیل فی صورۃ شیطان وتغیر فی صورۃ شیطان۔ (مسلم شریف بحوالہ مشکوٰۃ شریف باب النظر الی المخطوۃ) عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیچھے پھیر کر جاتی ہے۔ یعنی ہر ایک رخ میں شیطانی جذبات ابھرتے ہیں۔ اور برائیاں پیدا ہوتے ہیں۔

(۵) انہی فتوؤں کی بناء پر حکم یہ ہے۔ "لبس لیساء نصیب فی الخروج الا مضطرة (طبرانی) یعنی: صرف مجبوری اور اضطرار کی صورت میں مستثنیٰ ہے۔ مجبوری اور اضطرار نہ ہو تو عورتوں کو باہر نکلنے کا کوئی حق نہیں۔

یہ ہیں آنحضرت ﷺ کے ارشادات۔ جہاں تک عمل کا تعلق ہے۔ تو مشہور واقعہ ہے۔ جو صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو ان کے موٹیلے بھائی (جو باندی کے کپڑے پہنتے) سے پردہ کا حکم دیا تھا۔ حالانکہ موٹیلے بھائی سے پردہ نہیں ہوتا یہ حکم صرف اس بناء پر دیا تھا کہ شہہ ہو گیا تھا کہ وہ نکلے بغیر ہے۔ (بخاری شریف ص ۹۹۹ باب الولد للفراس الحرة كانت اوصاۃ باب من ادعی احما او ابن احمہ ص ۱۰۰۱) وکان الحسن یقول اقدعون لیساءکم لیسۃ العلو ج فی الاسواق قبح اللہ من الایعار (احیاء العلوم ص ۳۸ ج ۲) ترجمہ۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کیا تم عورتوں کو پھوڑ دیتے ہو کہ وہ بازاروں میں ذمیوں کے جہوم میں نکھیں۔ اللہ کی امنت ہو اس شخص پر جس میں غیرت نہ ہو۔

مجاس الار میں ہے۔ عورت جب تک مردوں سے بچتی رہے اس کا دین محفوظ رہے گا۔ جب کہ مرد کائنات ﷺ نے اپنی لخت جگر پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ عورت کے لئے قولی کی کیا بات ہے الا ذی بیٹی نے (جو سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام) جواب دیا کہ نہ کسی مرد کو دیکھو اور نہ اس کوئی مرد دیکھو۔

فالمراۃ کلما كانت مخفیة من الرجال كان دینہا اسلام۔ لما روی اللہ علیہ السلام قال لا ینسہ فاطمۃ رضی اللہ عنہ ای شیء خیر للمرأة قالت رضی اللہ عنہ ان لا تروی وجلاً ولا یوہا رجل۔ (مجلس ص ۹۸، ۵۶۳)

خلاصہ۔ یہ کہ تبلیغی کام کی وجہ سے بھی عورتوں کو دوکان پر بیٹھنے کی، بے پردہ ہونے کی، اور غیر محرم سے باتیں کرنے کی، اسلامی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ عورت نماز میں قراءت یا لہجہ نہیں کر سکتی۔ عورت حج میں "لبیک" زور سے نہیں کہہ سکتی۔ تو دوکان پر بیٹھ کر غیر محرم کے ساتھ آزادی کے ساتھ باتیں کرنے کی اجازت کیوں کر ہو سکتی ہے اگرچہ کمائی ہوئی رقم حرام نہیں ہے۔ لیکن کمائی کا طریقہ ناجائز اور گناہ کا باعث ہے۔ فقللہ واللہ اعلم بالصواب۔

خریدتے وقت چیزیں چکھنا کیسا ہے؟

(سوال ۲۵۷) تاجر کے پاس کھانے کی چیزیں آج بروزہ، تر بوڑ، وغیرہ کا چکھنا کیسا ہے (السجواب) اس کی تین صورتیں ہیں (۱) خریدنے کا ارادہ نہ ہو تو منع اور مکروہ ہے۔ نقصان کا بدلہ دے (۲) خریدنے کا عزم تھا، چکھنے کے بعد پسند نہ آئی ہے پھر اللہ بدل گیا تو نقصان کا بدلہ دے یا مالک سے معافی چاہے۔ (۳) چکھنے کے بعد

حق تصنیف اور حقوق شیع کے متعلق چند حالات اور ان کے جوابات

ترجمہ: علامہ محمد رفیع الدین صاحب دہلوی

(مسئلہ ۲۶۰) انبارہ: جن میں ۱۰۰ کے زین مستند علی میں کہ یہ بہت بڑا عالم ہیں ہے جس نے ایک جگہ لکھا کہ کتاب فہمی۔ جس میں بیسوں کو سوں پر اب کے طور پر عقائد، اسی کے بغیر، اسی، سائل کھاتے ہیں پھر وہ کتاب اس قدر آسان ہوئی کہ بہت سے دینی مدارس میں اس کی کتاب لکھی گئی اور بہت سے لوگوں (علی عام تجارت) نے اس کو بیچنا شروع کیا۔ مگر یہ نے کبھی کسی کو کوئی اعتراض نہیں کیا۔ یہ کے قتال کے بعد پندرہ مدت گذرنے پر مرنے میں کتاب کو بغیر اس حالت میں تجارت چھوڑی۔ اس پر یہ نے، یہ اصلاح کرتے ہیں کہ تجارت میں کتاب کو بیچنا، اسے اس کی تجارت کو نقصان پہنچا۔ تم نے بلا اجازت اس کو چھپا دیا ہے۔ لہذا ہمارے نقصان پر جانتے ہزار روپیہ ادا کرو۔ ورنہ ہم بدعت میں قدمہ وادار کرتے ہیں کہ تم نے ہماری کتاب کو بلا اجازت چھپا دیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ

(۱) کیا یہ کے لئے خود یہ بات جو تحقیق کہ وہ اپنی فہمی ہوئی دینی ضروری کتاب کی حیثیت سے حقوق کو جاننا محفوظ ہے کہ کوئی دوسرا شخص نہ چھپائے؟

(۲) کیا یہ کے لئے خود یہ بات جو ثابت کا اکتال یہ کے بعد دوسرے لوگوں کو اس لئے چھپانے سے منع کریں؟

(۳) کیا یہ یا یہ کے لئے یہ بات درست ہے کہ وہ حقوق طبعی گن پر ہیں یا نہ؟ اگر کے ہاتھ فروات کر دیں اور کیا ضروری کی درست ہوگی؟ اور اس لئے سے حاصل شدہ روپیہ جو لوگوں کو حق سے مال مستحکم سپرد غیر مستحکم؟ (والا لا یموتیر حکم عام طبعی وراثی)

(اجواب) اقول بلفظ التوضیح: یہ اجتہادی اور قیاسی مسئلہ ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی عبارت عامہ و جزویہ اور اس کی عبارت کے ساتھ اس کی منہج کے متعلق، نہ کے قصور تھا۔ ہذا اس کے بارے میں ہمارا یہ کہی کہ نہ کہ نہیں ہے۔ لیکن اگر اس کی عبارت کو غیر مستحکم اور مباح العمل میں لیا جائے تب بھی ایسی کتاب جس کے لئے جو منہج کی مال منہج سے یا تجارتی مفاد سے نہ ہوگی کو ہر گز نہ مانا جائے گا۔ بلا اجازت مستحکم طبع کرنا جائز نہیں۔ لیکن بعض افعال ایسے ہیں کہ اس کے خلاف ہے۔ جن میں سے ایک ان کے لئے دوسرے شخص کی حق تلفی اور ہر کام کا ان کے ہوتوں کی نجات نہ دیا جاتا ہے۔ اور وہ مجموعہ شئی میں جوتے ہیں۔ مثلاً۔

ایک مسلمان عورت کو نکاح کا بیجا مدینے پر مسلمان مرد ہم لغو کو جارت ہے۔ لیکن بیجا پر بیجا مرد عورت سے۔ یعنی اگر ایک مسلمان مرد نے ایک ہم لغو مسلمان عورت کو اپنے نکاح کا بیجا مسودہ دیا ہو اور ان کے نکاح کا بیجا ہو اور وہ عورت بھی پایا جو ہے تو یہ تک وہ عورت انکار کرے دوسرے کسی مسلمان کے لئے یہ مباح فعل جائز نہ ہوگا۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بخطبہ المرحل علی خطبہ النجہ مشکوٰۃ باب اعلان النکاح والخصیہ وشرط ص ۶۷

ایک شخص کسی سے ہونے کے لئے تو دوسرے شخص کو اہم لائے کا حق نہیں رہا۔ ہے یہاں کی حیثیت پر

اسلام کو مل گئی، اور حکومت نے اس کی قیمت بہت کم لگائی، تھوڑی مدت کے بعد اس مسلمان کا انتقال ہو گیا اب اس کے ورثہ و زمین اپنے ارمین تھیں کہ کتنے ہیں یا نہیں؟ شک کی وجہ سے کہ حکومت نے بہت کم قیمت دلوادی تھی۔

الحاصل اس طرح کے جس قیمت پر زمین لے لے، اور اس قیمت سے بہت کم ہے اس وقت اس کو لازم تھا کہ بغیر رقم اور کر کے ملک زمین و رضا منہ کر لیتا مگر اس میں کسی وجہ سے نہایتی رقم مالک زمین کو لوٹا نہ دی جائے، پھر ورثہ میں تقسیم ہو نہ سکے واللہ اعلم بالصواب۔ عہدہ دار اولیٰ ۱۲۹۹ھ۔

بلیک مارکیٹ کرنا کیسا ہے

(سوال ۲۶۳) حکومت سے پوری پیسے جو ان ملک کا سامان چین جس کو ہمارے یہاں "بلیک مارکیٹ" اور "انٹرکامینڈ" کہتے ہیں، یہ تجارت جائز ہے یا نہیں؟

الحاصل جو اب یہ قمر و مال نہیں، ممنوع الاستعمال اور ممنوع التعمیر اور مالک سے خرید و بیع اس کی تجارت فی غیر حال ہے لیکن پچھلے حکم کے قانون کے خلاف ہے اور کرم برادری کا حق اور ذلیل ہوتا ہے اور اپنے آپ کو ذلیل کرنا جائز نہیں ہے اس لئے ایسا معاملہ اختیار نہ کیا جائے۔ فقہ و علمہ اہم بالصواب۔

سود مند ہونے پر بیعہ کی رقم لے لینا

(سوال ۲۶۵) کوئی گاہک کوئی چیز یا آداب دیکھ کر مال پر بیعہ کرتا ہے، بیعہ شرط پر کرتا ہے یا عکساً؟ اس کے لئے بیعہ کی رقم لے کر بیعہ کی چیز یا آداب کو بیعہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الحاصل اس قسم کی (گاہک) اگر مال نہ سے بیعہ کرے اس میں بیعہ کی رقم واپس کرنا ضروری ہے، اگر مال کوئی چیز یا آداب ہوگا، تو رقم مشتری کی امانت ہے اس کا لینے بیعہ کرنا جائز نہیں، اگر سودا ہو تو رقم حساب میں لے لی جائے اور اگر سودا نہ ہو تو رقم واپس کرنا ہی جائے، اگر سودا ہو تو رقم لینے کو حق نہیں ہے، گاہک نام و بیعہ معلوم ہو تو اسے خبر کرنے رقم واپس خوانے کا انتظام کرے اور اگر نام و بیعہ معلوم نہ ہو اور رقم لینا اور سودا ہو تو اس کی طرف سے غریبوں کو دے دی جائے اگر وہ کسی وقت آجائے اور تقسیم کر دینے پر رضا منہ کی کا اظہار کرے تو بیعہ اور سودا رقم واپس کرنا ہوگی اور اس صورت میں جواب کا ذکر ہے کہ فقہ و علمہ اہم بالصواب۔

کلیاں کا تجارت کے ساتھ مخصوص ہے

(سوال ۲۶۶) اگر کلبہ انسانیت ہوں گے مطلق ہے یا کلبہ کاروں کو بھی؟ یعنی فی الحال کسی تجارت نہیں۔ سرکاری صورت کے بعد بغیر مال کا شکار، پاس رجسٹرڈ ہو کر کے پاس عکس رقم ہو جاتا ہے اور اگر پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو ایسے وقت پر جس کا شکار کے پاس نہ ہو، اس سے آزاد نتائج ہو اور فروخت نہ کرے تو کیا یہ ایسا ہے؟ اس کا جواب ہے کہ اگر بھی زیادہ قیمت ملے تو بیعہ کے عندی ضرورت سے زائد ہے اگر یہ ایسا ہو تو کتاب میں تحریر ہے کہ شکار پر مال کا بیعہ ان کا نہیں اس کا کیا مطلب؟ اگر یہ ایسا ہو تو بیعہ کی وجہ تو دونوں میں ہے۔ پھر

اور ان میں قومیت کیوں؟

والجواب: اگر غلط طور پر دو غیر دشمنوں سے یا دشمن سے شرمیلے ہو جائے، ہمارے قریب زمینی دشمن نے اپنے آرائشی کی مشینوں کی ٹوری کے لئے دیکھتے ہیں، اور دونوں کو اس کی عاقبت کے باوجود اس وقت میں کرتے۔ مگر ان کے مال میں تمام حاجت منہاں کا حق نہ ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کو یہ خیال ہو کہ لوگ خریدتے اور اپنی حالت بدلتی کرتے۔ یہ ناجائز لوگوں کے درمیان آڑیٹے ہیں اور اس طرح انسانوں کو کاغذ پر پتہ لگا کر ظالمہ جے میں شری سےطرح میں اپنے تاج پر خوشنکھڑا کھتے ہیں۔ ان کے لئے سخت و میریز ہوتا ہے۔ یہ کاشکار کو دہائی زمین لی ہے اور ان کا من و مرستہ اس میں موافق و من معلق نہیں۔ جس طرح کاشکار واپس اس کی کاشت کرتا ہے، نہ اس کا اختیار ہوتا ہے نہ خلیفہ اس طرح اس کی بیہ اور انہی کے لئے نہ پہنچے کو بھی اس کو اختیار و حق حاصل ہے۔ یہ کاشکار جو اس کی حق تہی نہیں، اس نے اس کو "ختم" نہیں کہا جاتا۔ اگر یہ بھی یاد ہے کہ بدعتی اور یہ لوگوں کی خلیفہ پر غور نہ کرتے کہ ان میں کو بھی ہونا ہے۔ اور جو اس کی ضرورت کا خاتمہ ہے، ان کو کہ نسبت اس کو ضرورت ہے اور ان کے لئے نہ ہونے کے بغیر ان کے تو انہی میں ہے۔ اور ان کے لئے بھی ہے۔

والا بکون محسوس عیونہ ارحمہ، اقولہ ولا بکون محسوسہ اربعہ ہلالہ حلیہ حقلہ
بعلق بہ حق العامة الا لوی ان لہ ان لا یوزع فکذا نہ ان لا یسج حیدہ قل حد الظاهر ان اجراء انہ
لا یاتہ اسم المحسوسون ان عام شکار، لعلوا والقسط لکیہ السور والمسلمین النع وحل بیاہر علی
بعہ الظاهر بعد اذا اضطر الناس انہ نامن وقر معتر مع الشامی ج ۲ ص ۵۲ کتاب الحصر و
ما حد فصل فی اسج، وانما اعلمہ

پاس سے ساز باز کر کے مکمل شرا۔ کاش کی رقم زیادہ لکھوانا اور خود وہ رقم دیکھ لینا:

(سوال ۲۶۷) زیادہ کسی تہی میں ملازم ہے کہ کسی نے اس کے امیر کا کام پورا کیا ہے۔ اور اس کے کارکنوں میں پورے
تہی کے لئے ضرورت کی چیزیں اور یہ مراعات نہ پہنچیں خرید تو ہوتا ہے یا چیزوں کے تیار کرنے کا ذمہ دار ہے کہ
آتا ہے کہ خرید کا حکم واول سے یہ ساز باز رہتا ہے کہ تم اپنے ستر درام سے اس قدر زائد و اضافہ ملنا اور پہنچنے سے
ملنا کاروبار میں ہونے پر وہ زائد و اضافہ ملتی رہے گی۔ وہ تو کیا خرید کا یہ طریقہ صحیح ہے؟ اور یہ وہی کہ اس کے لئے حکم
و جواز ہے؟ اور اگر جائز ہے تو اس قسم کا ملنا اور یہ لئے ساتھ اس طرح کا توازن و متنوع نہ کرنا چاہیے کیا یہ توازن
حسب الاثم واعدوان کا حصہ اس ہے؟ یا ان کا جزو۔

والجواب: حاتمہ علیہ السلام (ازیکہ کا یہ طریقہ کھانا اور ساز باز ہے زیادہ کارخانے والے کو کارخانوں کے اور قوم
سعالیہ ولا تعادوا علی الاثم واعدوان کی خلاف ورزی کرتے دیکھتے قرار پائیں گے فقہاء و محدثان اہل
اصحاب۔

میں حدیث میں ہے۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الربوا مسجون حره
ابو جحان يخلع الرجل امة وضيقه شريف من ۲۳۶ باب اسيس عيها من البيع
انما في الربو شي من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
ما انما في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
بما جاء في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حرهم ربوا كاله رجل وهو يعلم انفسه من مفرقة
نفسه بذا وضيقه شريف من ۲۳۶ باب اسيس عيها من البيع

تفسير: الربو ما يفرق بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
انما في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
بما جاء في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
انما في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
بما جاء في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
انما في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
بما جاء في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من

في قول عارف القرآن عارف القرآن في قول عارف القرآن في قول عارف القرآن
انما في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
بما جاء في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
انما في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
بما جاء في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
انما في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
بما جاء في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من

انما في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
بما جاء في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
انما في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
بما جاء في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
انما في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
بما جاء في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
انما في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من
بما جاء في الربو من مفرقة بين من من الله في الربو وما لم يفرق من الربو من

اساتذہ کرام! یہ سب باتیں اس شخص کی تھیں جو ایک کالج میں وائس چانسلر تھے۔ (ان کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی)۔

پاس پہنچا رہے تھے۔ ان سب کو کھانے کی گنجائش نہ ملنی تھی۔ چھپنے کی جگہ نہ مل رہی تھی۔ سب سے پہلے ان سب کو گولیوں سے مار ڈالا گیا۔ ان کے گولیوں سے آواز اٹھ رہی تھی۔ ان کے خون میں لکڑی کی جڑیں ٹھنڈی تھیں۔ ان کی رگوں میں خون نہ بہ رہا تھا۔ ان کی جڑیں ۱۹۳۷ء میں جڑیں جڑیں تھیں۔

سوال: اسی نے اپنا اپنی ملیت ہی میں سے اس ایک قوم پرانہ عزت و جلال کو خیر کے لئے اس کے پاس لے کر رکھا ہے؟ کیا ملت میں خود سے بڑھ کر اور کسی قوم پرانے عزت و جلال کا خیال ہے؟

طرحہ سب سے موافق ہے کہ نورانی ملاء چاند ہے اور اس طرح سب سے زیادہ جلیلہ اور عظیم الشان ہے اور اس طرح سب سے زیادہ جلیلہ اور عظیم الشان ہے۔

حضرت خلیفہ نظام الدین سے کہ وہ اب نور مفسرین میں احمد علی کی تفسیر بالکل صحیح ہے۔ یہ کتاب

سیدہ یحییٰ ہالکی اوان (قرض) کا علم۔

[illegible]

الحاصل یہ کہ انہیں نہیں معلوم ہے کہ اس قسم کے چاروں سے حکومت کا مقصد یہ ہو گا کہ وہ بڑا بڑا کرنا اور
بہد عیاں کرنا، اور ان کے اقوال و افعال کو نہ کرنا ہے، بلکہ حکومت چھوٹے آدمیوں کو بڑے آدمیوں سے سب سے نیچے
رہا کرتا ہے۔ اس قسم کے پاس (انڈیا) سے جو اس وقت مقصد ہوا وہی نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کی شخصیت حکومت سے اس
قسم کا بڑا بڑا کرنا نہیں چاہتی، بلکہ حکومت کی طرف سے اس پر چھوٹ کر جانے والے اور ان کے عقائد و مروجہ امور و اصول
کو بڑا کرنا اور حکومت پر ہی چلی کرنا چاہتی ہے۔ ان کے پاس (انڈیا) سے جو اس وقت مقصد ہوا وہی نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کی شخصیت حکومت سے اس
قسم کے بڑا کرنا حکومت سے اس کے اعلیٰ تھاں پر تو قیام ہی نہیں چاہتی، بلکہ ان کی شخصیت سے اس قسم کے بڑا کرنا چاہتی ہے۔ ان کے پاس (انڈیا)
سے جو اس وقت مقصد ہوا وہی نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کی شخصیت حکومت سے اس قسم کے بڑا کرنا حکومت سے اس کے اعلیٰ تھاں پر تو قیام ہی نہیں چاہتی، بلکہ ان کی شخصیت سے اس قسم کے بڑا کرنا چاہتی ہے۔ ان کے پاس (انڈیا)
سے جو اس وقت مقصد ہوا وہی نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کی شخصیت حکومت سے اس قسم کے بڑا کرنا حکومت سے اس کے اعلیٰ تھاں پر تو قیام ہی نہیں چاہتی، بلکہ ان کی شخصیت سے اس قسم کے بڑا کرنا چاہتی ہے۔ ان کے پاس (انڈیا)

موجودہ دور میں یہ بھی پیش نظر رہے کہ عام طور پر ۱۱۰۰ کی مچھلیوں کی بیج شری بہاول کے خلاف ہوئی ہے اور ان کی سوت ہو جاتی ہے اور ۱۱۰۰ عام طور پر انہیں مچھلیوں کو بیج دیا جاتا ہے۔ بیج کی قیمتیں بڑھتی ہیں۔

۱۔ السلام الربو السعوی جزء ایسر عانی یشکح المرحلی امه (سابقہ حصے کے آخر میں دیں، ان میں سے پہلی کڑی
 ان میں شامل کیے گئے ہیں ان میں سے ۱۰ کڑی) (محقق پتھر ۳۳۶، رب الرز)

[illegible]

یہودی قرض لینا کب جائز ہے

اس وقت ۱۹۷۲ء میں کونوی کی کردار پر ڈرامہ "غیر متوقع" نے سرکاری آفس سے اسے دو کے کلور پر پتھر قحطی میں لایا۔
 اس نے کہا کہ میں بالکل بے "ایک کی" ہاسور میں ہوں۔

(۱) آدمی اپنے ذاتی نہ بنے، اپنے لگا کر کام چلا، شروع کیا ہے اس کے بعد سرکاری آفس بندھے ہوئے
 ہو رہا ہے، تاکہ اس کا بہتک سے کوئی تعلق نہیں ہوتا تو وہ ویسٹنا تو ہے یا نہیں؟

(۳) اپنے پاس پختہ ضمانت دے کر اپنے قرائم نہ ہونے کی وجہ سے سرکاری آفس میں جاتا ہے اور آفس والے ٹیکہ کی ضمانت کاروبار کے لئے روپے دیتے ہیں اس صورت میں بینک کو سود واپس دینا ہے یہ صورت

الجواب (۱) اگر یہ صحیح ہے کہ انطور مدد دہ رقم دی جاتی ہے اور اس پر کوئی سود نہیں لیا جاتا تو یہ سودی معاملہ نہیں ہے اس لئے درست ہے۔

(۲) مینٹ سے سوئی صحاح تراجم درست نہیں اگر اخطار دی اور محدثین کی بیوری ہو تو جتنی رقم سے ضرورت پڑی ہو جائے اتنی ہی مقدار میں سوئی قرض لینے کی اجازت ہے اس سے زیادہ لینا درست نہیں۔ ۱۱ شاہد: نظام الدین ابن عربی۔ رقی القلیو البخیة یہ حوزہ للمحتاج الاستقراض بالربح انتھی وفي النصوص قولہ یہ حوزہ للمحتاج الاستقراض بالربح وذلك تجوز ان بفرض عشرة دنانیر مثلاً ویجعل الربحاً شيئاً معلوماً فی كل يوم رسماً معلوماً والا شیاء والظاهر من ۱۱۵ الفن الاول الفاعدة الجامعة (تصویر زبانی) البحر الرائق ج ۲ ص ۱۲۶ ینب الربوا فلفظ واخذ علم بالصواب۔

نقطہ وائداہم بالصواب۔

(سوال ۵) مذکورہ بالا سوال نمبر ۳ میں کسی آئی جاب قیام کے لئے رہائش خیرہ کی شہادت سے کیا نہیں؟
والجواب: اور محرم میں بھی سوراہے کی اجازت نہیں ہے۔ لہذا حلال نہیں۔ نقطہ وائداہم بالصواب۔

(سوال ۶) اور سوال یہ ہے کہ ایک شخص نے پانچ ارزال ملک میں جمع ہیں۔ چنانچہ اس کا حق فیصد ہوتا ہے۔
۱۔ اس میں اس شخص کی کم ٹکس دینا چاہیے۔ یہ شرط نہیں ہے بلکہ اس شخص کی حالت کے قانون کی وجہ سے اس کو
پانچ بجے ہنگ کی سو فی رقم (کرڈ ٹکس) دیا کرڈ ٹکس کا حکم کیا ہے یا نہیں؟

والجواب: وہ رقم لی جائے مگر اسے کسی کام میں نہ لگائی جائے۔ غریبوں اور حالات مندوں کو دے دینی جائے۔ اور
ٹکس دینے کی حیثیت نہ ہوتی ہوگی اس رقم کو ٹکس میں دیا کرنے کی کیا بات ہے۔ نقطہ وائداہم بالصواب۔

زندگی کا یہ گمراہ کیا ہے:

(سوال ۲۹۰) ازیل کے خواہش سے، نوابات کا تفصیل نہایت فرماؤ منوں و غشور فرمائیں۔

(۱) کہ اولیٰ ما سے میرا اس لئے کہ اگرچہ کچھ نہ کچھ قرائی ہو۔ اگرچہ سو فی رقم نہ دے پس
ری تو فرج ہو جائے کہ اندیشہ رہتا ہے اور یہ۔ کسی شخص کو اگر اس کے بعد وہ رقم دے کر کسی کی تارخ سے پہلے مناسطہ
ہوتی ہے اس لئے اپنے پس رہنے سے بچتے ہیں اور یہ کہ اس لئے کہ یہ رقم زندگی کی آخری رقم ہے۔

(۲) کچھ تو یہ زندگی کا میرا اس لئے کہ اس کی اس واپسی کا اندیشہ ہے۔ لہذا اس کا پتہ ہے کہ
زندگی کا میرا اس لئے کہ میرا اس جو مال میرا ہی نہیں ہے۔ اس کو وضع کر کے باقی رقم میرا نہیں ہے۔ اس کی
آہنی سزا نہ دیکھیں ہزار اس سے زیادہ کی ہیں تو اس میں بہت فرق ہے۔ اس کے وہ آہنی سزا دینی زندگی کا
پیرا اس لئے کہ اس کی جسمانی موت پرور کا کوئی اور نہیں ہے۔ اگر خود نہ ہو۔ ہے تو پتی آخری زندگی میں۔ اس
رقم ملنے سے حلال حیات ہو سکے۔

(الجواب) زندگی کے پیر کا حال۔ کسی بھی نیت و عملیت سے ہوتا ہے۔ اس میں کہ وہ نوابی اور سواروں میں
کے گناہ ہیں۔ اگر آنا ہوگی بڑے ٹکس گن ہیں۔ حدیث میں ہے۔ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکمل غریبو موکھ وکاتبہ وندھبہ وقل ہم سواء رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ مشکوٰۃ
شریف ص ۴۴۳ باب (المرو)

اور یہ حدیث میں ہے۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المروا سبعون جزءا ہر جزء ان ینکح الرجل امه و مشکوٰۃ شریف ص ۴۴۲ باب (المرو)

یعنی ما آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کو اپنے گھر کے لئے دو سے سو گھر کے لئے دو سو لائق ہوتے ہیں۔ جن میں وہی
بڑے گناہ والی میں کے حاجت رہا کر کے برابر ہے۔ ما آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر آدمی کو اپنے گھر کے لئے دو سو لائق ہوتے ہیں۔ جن میں وہی

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرہم مروا ما مکہ الرجل وہو یعلیٰ عند من سئل وقلیٰ رباۃ الخ
مشکوٰۃ ص ۴۴۲ باب (المرو)

یا تو تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔

یعنی آنحضرتؐ کو کافرانہ دیکھ کر آپؐ نے فرمایا کہ میں تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔

مکہ کا یہ کہہ کر جو کفار مکہ میں تھے، انہیں غصہ ہوا کہ آپؐ نے قرآن کریم کی قسم پر ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپؐ کو کوئی جانتا ہے کہ آپؐ نے یہ قسم کھائی ہے تو ہم اسے لے کر آپؐ کو لے کر لاؤں گے۔

تاکہ دنیا میں آپؐ کے بارے میں خبر ہو جائے اور آپؐ کی تعظیم ہو جائے۔

حدیبیہ شریف میں آپؐ نے فرمایا کہ میں تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔

یہ کہہ کر آپؐ نے فرمایا کہ میں تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔

یہ کہہ کر آپؐ نے فرمایا کہ میں تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔ یا تم کو مرنے والا حدیبیہ میں لے جاتا ہوں اور تم کو لے کر لاؤں گا۔

دانشی آں کہ ب جوئے پر اسلام کہیں آئے پر اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر اہل

تاریخ و ہادی کی تفسیر کرنے والے ان مقالہ نگار کی نگاہ میں کا جب یہی ہے جو جنہیں مرتب کے مباحث تھے قرآن شریف کی کتابت شروع کی تو یہاں بھی اصناف کی سمجھی۔ (السنہ سادہ مانوس) (اوہم و پکار فون نے) کے جانے و ناسخ و نسخہ کہ فوج کا یہ اسلام، انہیں "نہیں" تھے "ان" تھے۔ یہ پست کا تب کی غلطی ہے کہ "ان" انہیں لیا۔

"عصی اعدوب" (آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی باتیں نہیں مانی) لکھنے کے قریب آ یا کہ عصا دہی آتا ہے کہ نہیں تھی۔ حصہ دوسری مشہور ہے۔ لہذا آپ نے عصا موسیٰ پر تقریر فرمائی۔ فرعون، اٹھیں، اٹھو، انہیں، اہل ان کی جگہ ان صاحب کا اور ان کے آپ (ادافہ) م کھ دیا۔ جن کی فراموشی پر یہ قرآن شریف لکھ دے تھے کہ ان کا پاک ناموں کا قرآن میں آیا کہ یہاں پاک، م فراموش کرنے والے انہوں نے کہا باوجود ان کے آنے چاہئیں (معدہ اللہ)

انہیں و یوز کے مضمون نگار کے نظریہ کا خلاصہ:

انہیں و یوز کے مضمون نگار صاحب کہتے ہیں کہ خطاطی تقریر ان کے الفاظ میں ہے

"قرآن مجید کی آیات میں جو کلام کر کے لینے دینے اور مقرر اور با ہے، وہ ایسا سو ہے جو کرا، غیرات، غیرہ کی مدد کے حق دار ہوں۔ ایسے غریب حادثے مندوں کے پاس سے وصول کر کے اس پر ظلم کیا جائے جلد ۳۷ شماره (۲۸)

الحوا) کہ وہ عقیدہ و نظریہ حاوی تقلیدات، کہ خلاف ہے اسلام میں کوئی بھی نہیں مانا کہ وہ ایسا غریب ہے تمام ہے۔ سرمایہ داروں (مداہن) سے سوائے خرام نہیں ملتا ہے۔

معاذہ کریم رضوان اللہ علیہ وسلم، جنہیں بتائیں کہ ہم اللہ راہر محمد بن محمد ہندو، علماء و مفتیان و کرام، مجسم اللہ نیز مشائخ و عظام و ہمہ اللہ میں سے کسی کا بھی ایسا نہ ہو عقیدہ نہیں ہے۔ یہ قرآن کریم پر افترا اور بہتان اور آیات کلام اللہ کی سن گزشتہ تفسیر ہے۔ یہ مضمون نگار عالم نہیں ہیں۔ اگر کوئی بلند پایہ عربی و فارسی و فاضل و فاضل وقت ہو تو اس کے لئے بھی عجیب نہیں ہے کہ کلام اللہ کی کسی آیت کے معنی اسے دل سے گزرتے آیات کلام اللہ کی وہی تعبیر قابل اعتبار ہوگی جس سے شواہد اور قرآن و احکام شریعت کے اندر موجود ہوں اور ان شواہد و قرآن کے بغیر اگر کوئی شخص اپنی عقل اور دہانت سے تفسیر کرے تو اگر وہ بالعرض صحیح بھی ہو تب بھی آئیں تفسیر کے لحاظ سے غلط ہے۔ چنانچہ حضرت جندبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبل فی القرآن بولہ فاصاب ظلم اعطاء (رواہ الترمذی) (مشکوٰۃ ص ۳۵ کتاب العلم)

یعنی۔ جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کی تو اگر وہ صحیح بھی ہو تب بھی اس سے غلطی کی۔

یہ تو اہل علم کے متعلق آنحضرت ﷺ کی ہدایت ہے باقی یہ کہ کوئی عام نہ ہو اور اور کچھ نہیں معلوم کرنے احکام شریعت پر بحث کرنے کے یا کسی آیت کی تفسیر کی جرأت کرے اور مسلمان اس کی بات کی قدر کریں تو اس کو آنحضرت ﷺ نے غلامت میں شمار فرمایا ہے۔ عن ابی ہریرۃ قال بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی

قرآن حکیم کی تصریحات۔

ان تہذیبی و تمدنی مقدمات کے بعد قرآن حکیم کی طرف رجوع کیجئے۔ بارہ غور فرمائیے کہ آیات کتاب اللہ نے جس کو حرام قرار دیا ہے جس کو پھوڑنے کی یہاں تک تاکید فرمائی ہے کہ اگر ترک نہیں کرتے ہو تو اللہ اور رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ وہ کیا ہے اور کیا اس میں اس تفصیل کی گنجائش ہے کہ فریب سے حرام ہے یا میرے نہیں۔

چوری آئینہ ہے۔

الذین یأکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یضبطه الشیطان من المس للک ماہم للوا انما الیبع علی الربوا و اهل البیع و حرم الربوا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فاستہی للہ ما سلف و یمرہ الی الذل و من عاد لاولئک اصحاب النار ہم فیہا یدخلون (سورہ بقرہ ع ۳۹)

جو لوگ کھاتے ہیں سود، انہیں کے قیامت کو مگر جس طرح اللہ ہے وہ جس کے حواس کھو جائیں جن نے لپٹ کر (جیسے کوئی مرگ) کا مریض ہو یا آسپ زدہ ہو یا اس لئے ہوگا کہ انہوں نے سود کے ناجائز ہونے سے انکار کیا اور کہا ہے یہ فروخت کر، ابھی ایسا ہی ہے۔ یہ جیسے قرآن نے اس سود کو بیکار کر دیا۔ خدا نے تو خرید و فروخت کو حلال فرمایا ہے اور سود (ربوا) کو حرام (دونوں باتیں ایک طرح کی کیے ہوئی ہیں)۔ سو اب جس کی کو اس کے پروردگار کی نعمت پہنچائی (ہو وہ آئندہ سود لینے سے رک گیا) تو جو پہلے لے چکا ہے وہ اس کا ہو چکا ہے۔ اس کا معاملہ خدا کے حوالے ہے لیکن جو کوئی بازنہ یا تو وہ دوزخی گروہ میں سے ہے، ہمیشہ عذاب میں رہے والا ہے۔

ذکرہ بالا نص قرآنی میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ حرام قرار دیا ہے یعنی جس پر بھی ربوا کا اطلاق ہو وہ ۱۶م ہے خواہ وہ غریب سے حاصل ہو یا سیرے۔

اس کے متعلق جو اعتراض تھا قرآن حکیم نے اس کا جواب دیا ہے۔ مزید برآں رہا اے فصاحت اور ستر نہیں بیان فرمائی ہیں۔ آپ سب کو غور مطالعہ فرمائیے اور دیکھئے کہیں غریب اور امیر کا فرق لکھا ہے۔ یا اس فرق کی کوئی پرچھائیں بھی نہیں نظر آتی ہے۔

اعتراض یہ تھا۔ انما الیبع علی الربوا۔ یعنی بیچ کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ ربوا جیسی ہے۔ ربوا ہم بچے بیچ بھی حرام ہوئی چاہئے۔

کلام الہی گنجائش کرتا ہے کہ یہ بہت بڑی بہت دھڑی ہے کہ بیچ کو ربوا۔ یا بیچ کو ربوا کہا جائے۔ ان دونوں میں نہ مماکت بلکہ ان دونوں میں وہی فرق ہے جو فنی اور اثبات میں ہوتا ہے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ بیچ کی حقیقت تبادلہ یعنی دو مائش چیزوں میں سے ایک کو دوسرے کے عوض میں دینا۔ یہاں مماکت تبادلہ اور عوض ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ربوا اس زیادتی کو کہا جاتا ہے جس کے عوض میں کچھ نہ ہو۔ جب ایک میں عوض کا وہ ضروری ہے اور دوسرے میں نہ وہ ضروری تو ان دونوں کو یعنی بیچ اور ربوا کو ایک کہنا یا مثل قرار دینا سراسر بہت دھڑی ہے۔

آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہی ان حضرات کی اور بددلی ہے یا ایک سوئے فاعصر نے کے مقہ جلد میں زیادہ کھڑا ہونا اس
کے تباہی کا محض باعث ہے۔ مگر شریعت نے اسے کے ہونا اور اس کے قائلہ میں ان اضافہ اور معافی امور واقعہ کا پورس
کیا اس قسم کے خالی اور حقہ میں اور رو کا اور اس کا قبول سکتے ہیں۔ لہذا اس نے کے لیے، نے حقہ میں اس کا
جائے تو وہ ہر اس ہی دین کا اور فقہ اور اس کی ایک آپ تو فائدہ کی کھلت ہے اس نے کی جویت اور اس کے مقرر ہوا جس
کے سہتے تو اس نے کے حق میں سوئے رہے۔ چنانچہ یہ کوئی اور جس پر اس سے دیکھنے ناہایت درجہ کی کا حق بھی دا
ہو جائے اور پورا بھی نہ ہو۔

ان کے لئے چھ چیزیں شمار لائی ہیں جن کی بیع اگر نہ ہوگی۔ اور قرآن کی اور احادیثوں سے روا
ہیں اور تحریر ہیں۔

سونا۔ عاتری۔ ریحون۔ جو۔ سچو۔ نوب۔

یعنی سونے کی بیخ سونے سے، چاندی کی چاندی سے، لہجہ کی لہجہ سے، جو کہ جو ہے، انھوں کی انھوں سے۔

وہ خدا قسم، خدا پرست، خدا متحرک، حق کا یقین رکھ کر قرآن مجید کو مانا ہے۔ اور محمد رسول اللہ اس کے حامل صادق اور شریک کامل ہیں۔ جنہوں نے ان کا ارادہ اور ارادہ اول کی تحقیق و تصدیق میں میں صرف کیے۔

مشاورت کو سمجھا، ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف کی تہ میں منشا کرنا اور ان کو دیکھ کر حق اور انبیاء کے ان کو ماننا سمجھ کر یہ کہ جانا ہے۔ یہ جو کہ ان چیزوں پر بھی جو خدا کا نظر ڈالی کی پیش اور ادھاری کی مانند انہیں جو چیزوں کے ساتھ مخصوص ہے یا ان کے ساتھ اور چیزوں میں بھی ہے عکس ہوتی ہوگا۔ اب یہ حد تک تو تقریباً سب ارادہ الہی کا اطلاق ہے کہ یہ مماثلت صرف ان چیزوں میں مخصوص نہیں ہے۔ ان کے ساتھ اور یہ وقت کی اور چیزوں میں بھی مماثلت پائی ہوگی۔ مگر وہ اور چیزیں کون کون سی ہیں۔ اس سونے کے جواب میں حضرت مجتہدین کی رائے مختلف ہوئیں، ام، معظم، بوعلی، احمد، اندک نے فرمایا۔ ان چیزوں میں استحقاق ہوتا ہے کہ یہ اولیٰ ہیں یا علیٰ ہیں۔ ثانی نے فرمایا۔

وزن اور قول کے ذریعہ موقوف ہے یا نہیں (بیانہ سے) چنے کے ذریعہ ہوتی ہے (اس میں گیدوں اور مہر، مخصوص مقدار کے ہوتی ہیں) ان میں ناپ کر بیچا۔ تو حق، جن امور سے ملک، وطن، ایفہ، ساجہ، اقامہ، ان کے لئے کیوں کو بنائی سمجھا جاتا تھا۔ ہمارے میں یہ ذریعہ موقوف ہے (مجتہدین میں اس کے علاوہ دو اور چاروں قول کر لیا جاتا تھا، نہ الام صاحب نے اصول سے کر دیا، کہ میں وہ چیزوں میں نہ جو جس کا مشترک پایا جائے یعنی جنس احمد، ہوا اور دونوں کیلی ہوں (بیانہ سے) ناپ کر بیچتی ہوں (یا ذریعہ اور (قول کر بیچتی ہوتی ہوں) ان میں اُن ایک کی بیج دوسرے سے کی جائے اگر اس میں بھی وہ حکم نافذ نہ کرنا۔ یعنی مدت اور موقوفی اور یہ کہیں لازم ہوگی کہ حق خدا ہو اور اہل ہوا ہوگا۔ اس اصول کی بنا پر اس نے چاروں کی طرف سے یہ فیصلہ کیا کہ میں بھی جو کچھ ان کو نے حق کو ہے سے کی ہے اسے خدا ہی سے

کہ زمانہ کس اور وہیں ہوا ہوں اور وہوں پر نظر ہوں وہ خدا ہے۔ اور خدا ہے۔

بہر حال بحث بہت طویل ہے۔ حضرات کے کٹھنات دوران کے وائس نے لئے متنسروں سلحات کا کافی

وہ مست رکھتے اس میں مضمون ایسا صاحب کا خود سنا ہے فرق کہ غریب سے ناچار اور امیر سے جا کر کہیں نظر نہیں آتا۔
 ترس ظہور کی ان آیات میں جو ہمارے متعلق ہیں۔ روا۔ کی درخواستیں اور حضرتوں کی طرف استدعا۔
 کی ہے

(۱) مٹی خرابی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اللعین یا کلون الزہوا لا یفوحون الا کما یفوح الذین یغیطہ الشیطان من اللعین
 جو کھانے میں سود و فتنہ انھیں گھس گھسایا ہے جیسے احتساب وہ جس کے واس کھوئے جن نے لپٹ کر (جیسے)
 دلی مرغی کا مرغی یا آسب زد ہو

اس حوالہ بالکل اور آسب زد کی ناپ اور الظہور تو قیامت کو ہو گا جب تک احوال حقیقت بن کر رہے آئیں
 کے اور جیسا کہ روایات میں ہے سود و فتنہ کی تہمتوں اور اڑا دھانوں کا بندہ گڑھا ہو گا جو اس کو ایسا پھینک دے گا کہ اٹھنا
 چاہے گا تو اٹھ نہیں سکے گا۔ اچھے گاؤں کے لئے (معاذ اللہ)

مرٹی کے سر نہیں کی طرح اس کے اوست بھی ہے کار ہو جائیں گے اور دروغ بھی مغل ہو جائے گا (معاذ
 اللہ) لیکن آج کی دنیا میں سرمایہ دار طبقہ جس خرابی میں چلا ہے اس کے کونکھوں میں بیان کر دیا جائے تو قرآن پاک
 کے الفاظ سے زیادہ بھرا اور سوز و غم اس کے لئے میسر نہیں آسکے۔ یہ پورا طبقہ کو فتنہ و فساد میں ڈال رہا ہے۔ اس کو خوش لینا
 ہوا ہے جس نے اس کو جاس بخت کہہ رکھا ہے۔

آج دنیا جس بحران میں مبتلا ہے کہ بڑی ستہ بڑی قحط جو ترقی کے نام عروج پر چلا، فروز ہے وہ بھی جی
 تمام ترقیات کے باوجود ملت اٹھنا ان سے محروم ہے۔ سرسنگی اور بدعاشی میں مبتلا ہے۔ کئی تھیادری کی دوزخ
 نہیں سرمایہ داروں اور مزدوروں کی جنگ ہے۔ اور سرسنگی اور بدعاشی کی انتہا یہ ہے کہ فلسفہ اور مہینس کی تمام
 صداقتیں جو اجتماعی ترقیات اور انسانیت کی سر بلندی پر صرف ہوئی چائیں وہ انکی ایمانات پر صرف کی جاتی ہیں جو
 نوع انسان کو ملاک و پر بار اور دنیاوی کائنات کو زیادہ سے زیادہ اور جہت سے جہت تا بہ دور نیست و ناورد کر سکیں۔ یہی آسب
 نہیں ہے اور کیا ان ترقی پذیر قوموں کی ترقی معشوق کی کوئی مثال اس سے بہتر ہو سکتی ہے۔ حدود بغض اور نفرت باہمی کو
 جن ان کو چھٹا ہے جو ایک دوسرے کے خلاف آتشیں جنگ نہیں تو سر جنگ کے ہیبت ناک و دھمکے کر رہا ہے۔

دنیا کے اس بحران کو چاؤک ۱۰۰ خور سرمایہ داری کے سر توپ رہے ہیں کہ حدود سرمایہ داری پر جنگ جو
 بڑا یکہ مملکت میں بھی جاری ہے اور بین الاقوامی میدان میں بھی اس نے سر و جنگ کا طویل سلسلہ جاری کر رکھا ہے اس
 کی علت سرمایہ داری ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ سرمایہ داری کیا ہے۔ کیا اس کو بنیادوں میں سود و فتنہ بھرا جاتا اور کیا اس کی پوری
 تعمیر سود سے تیار نہیں ہوتی۔ تب تب ہے اٹھارہ اکتہ زرخیز و معدودی کی خدمت میں پوری قابلیت اور قلم کا
 پورا اور صرف کر دیا جاتا ہے لیکن دوسری طرف اس ظاہر سار ہے جائے اندوڑی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جو سود کی نفرت
 و تکریم نصیب ہے۔ خدا کے سائنس و یوز کے مصنف مدبر صاحب کو بھی یہ تہمت ہو کہ وہ ان بنیادی تہمتوں پر غور کریں
 ۔ میں اس وقت کام لہ شریف کی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ سرمایہ داری اس کے برعکس ہے اور سود

وہ کہ دروغ و غلطی کی مہرہ (دوا) نصیب ہو، جو لکھنے کے بعد معلوم ہو کر ہو
۲۰ سورہ بقرہ ۱۰

اگر کوئی شخص نے اپنی دین داری میں غلطی کر لی ہے تو وہ اپنے نفس کی خاطر
اپنی اصلاح کی خاطر اس کے لئے میں نے کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور اگر وہ اپنے نفس کی
خاطر غلطی کر لیا ہے تو اس کے لئے میں نے کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔

اگر وہ اپنے نفس کی خاطر غلطی کر لیا ہے تو اس کے لئے میں نے کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔
اسے ہم نے اور بہت کچھ کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور اگر وہ اپنے نفس کی خاطر
غلطی کر لیا ہے تو اس کے لئے میں نے کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور اگر وہ اپنے نفس کی خاطر
غلطی کر لیا ہے تو اس کے لئے میں نے کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔

اگر وہ اپنے نفس کی خاطر غلطی کر لیا ہے تو اس کے لئے میں نے کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔
اسے ہم نے اور بہت کچھ کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور اگر وہ اپنے نفس کی خاطر
غلطی کر لیا ہے تو اس کے لئے میں نے کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور اگر وہ اپنے نفس کی خاطر
غلطی کر لیا ہے تو اس کے لئے میں نے کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔

اگر وہ اپنے نفس کی خاطر غلطی کر لیا ہے تو اس کے لئے میں نے کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔
اسے ہم نے اور بہت کچھ کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور اگر وہ اپنے نفس کی خاطر
غلطی کر لیا ہے تو اس کے لئے میں نے کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔ اور اگر وہ اپنے نفس کی خاطر
غلطی کر لیا ہے تو اس کے لئے میں نے کھلی ہوئی راہیں کھلی ہوئی ہیں۔

مقامہ کا یہ صاحب کی حدت:

یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت
یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت
یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت
یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت

مقامہ کا یہ صاحب کی حدت: یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت
یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت
یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت
یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت

مقامہ کا یہ صاحب کی حدت: یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت
یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت
یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت
یہاں سے وہ کا قضا کیا ہے۔ تو چنانچہ وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کا یہ صاحب کی حدت

جوارے کے بدلے جڑے میٹھے کی شربت سے قہر غل لیں۔ یہ عقم دار

اس سوال کا جواب دینا ہے کہ شرعی حکم کی پابندی پر عمل کرنا اور اس کی تعمیل میں غرق کسے نہ ہو جائے؟

والنحو اب) اس شرط پر قرض نہیں دے سکتے۔ کسی وقت والوں کو ایذا پہنچا دینی ہے اور یہ سب کوئی حجامہ سمجھتا ہے۔ ۱۲ فقط
واللہ اعلم بالصواب

والجواب) : جب مالک نہیں دیکھا اور حکومت کی متعین قیمت پر مال نہیں ہے کہ یہ اصل قیمت سے کم ہے تو اس حالت میں حکومت کا شکار کے پاس سے متعین قیمت کے ساتھ بطور سودی رقم کے جو ادا ہوتی ہے وہ سود نہیں ہے۔ اصل قیمت تک زمین کی قیمت اور بدلہ ہے۔ لہذا یہ رقم زمین کا مالک اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

بینک کی سودی رقم سے تنخواہ دی جائے تو لینا کیسا ہے :

(سوال ۲۸۵) میں ایک مدرسہ میں ملازم ہوں۔ مجھے جو تنخواہ دی جاتی ہے۔ وہ بینک سودی رقم میں سے دی جاتی ہے۔ یہ یہاں جہانگیر میاں نواب نے چار اقدار اپنے نکاح کر باری کی تھی۔ (تنخواہ جہانگیر دست خط جوساخی سے دی جاتی ہے) تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس سودی رقم کو کون یا بند کروں؟ اس کی کیا شکل ہے؟

(الجواب) سودی رقم سے تنخواہ دی جائے۔ جائز نہیں ہے۔ آپ کو تنخواہ دینے کی صورت یہ ہے کہ دو لوگ کسی قرض لے کر آپ کو تنخواہ دیں اور قرض اس رقم سے ادا کیا جائی۔ محتاج کسی کی بھی شکل ہے فقط واللہ اعلم بالصواب۔

ٹریسٹر خریدنے پر سود کے ساتھ قیمت کی ادائیگی ہوتی کیسا ہے؟

(سوال ۲۸۶) ملازمین مستغذیل میں یہی فرماتے ہیں۔ میں کا شکار ہوں۔ کثیر خریدے۔ دھان تو جو اس کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ بازار میں فروخت نہیں ہوتے۔ عالمی بینک سے خریدے جاتے ہیں۔ عالمی بینک خریداری آسانی کے لئے قسط وار ادائیگی کے ساتھ فروخت کرتی ہے۔ تو اس ادائیگی کی رقم قسطاً قسطاً یا پڑتی ہے۔ ہر قسط کے ساتھ کچھ انٹریٹ (سود) بھی ادا کرنا ضروری ہوتا ہے تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ عالمی بینک سے نہ کثیر نہ کو رد شکل سے ساتھ شرعاً خریدنا کیسا ہے؟

(الجواب) کون سود ہے اصل قیمت سے زیادہ رقم جو خوش نہایت لی جاتی ہے۔ لہذا انٹریٹ کے بغیر بھی اس بار تنخواہی پیو مار پر قرضت کریں۔ اگر اس کو خریدے گا ہی ہو تو یکمشت قیمت ادا کریں تاکہ کون دینا نہ پڑے۔ بلا خطر اور بدوہن شدہ یہ مجوری کے کون دینا جائز نہیں ہے۔ ردالمغرب کے مسئلہ میں بھی کافر حربی سے سو لینے کی اجازت ہے۔ ۱۰ لینے کی اجازت نہیں ہے فقط واللہ اعلم بالصواب۔

بینک کا سود :

(سوال ۲۸۷) ہمارے دیہات میں زمین اور کان اور جائیداد کی قیمت اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ اب جس شخص کے پاس دو تین ہزار پاؤنڈ ہوں وہ کسی قسم کی جائیداد زمین اور کان خرید نہیں سکتا۔ اگر کسی کو کوئی زمین مل جائے تو اس کی کوئی آمدنی نہیں ہے۔ آج سے اس پر پچھلے یہ حالت نہیں تھی۔ جس کے پاس تنخواہی رقم ہو۔ مثلاً تین ہزار پاؤنڈ موسیقی میں رکھ دیا جائے تو وہ دس فی صدی سالانہ شرح سود کے حساب سے تین سو پاؤنڈ دیتے ہیں۔ ایک سو کا کادہ ہو سکتا ہے۔ یہ لہذا موسیقی کا دہائی ہوتی ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ بدلے ملک میں اس کی محتاجت ہے؟

(۳) کسی طرح بینک میں جو رقم رکھی جاتی ہے اس پر جو سود ملتا ہے یہ یا اس طرح سرکاری ادارے پر مست افسر کی جمع شدہ رقم کا سود اپنے استعمال میں دینے کی یا حکومت کے قیاس میں رہ سونہر کے انشورنس میں استعمال

ترک کی توجہ نہیں دینا چاہیے؟

(الجواب) (۱) اہل تشیع سوئی کی میں بغیر اس اصول پر عمل کرنے کے رقم جمع کرنا درست نہیں ہے۔ یہ صورت اضطراری اور ضروری کی نہیں۔ یہ رقم زمین، چغیر اور وغیرہ پر جمع کرنے کا کافی دقت پھوٹی توجہ سے مباحضار کے لئے کافی ہے۔ اگر غائب میں بھی امام ابو یوسف اور امام شافعی کا یہ حکم جاری رکھا جائے اور علمائے متقدمین اور فقہاء حضرات نے اس پر اتفاق کیا ہے۔

سوئی کا یہ شعبہ ہے پچیس ۱۹۳۶ء سے متعلق ہے۔ ذمہ دار غائب اور پورے ۱۹۳۶ء کا حساب مندرجہ ذیل کے لئے بھی اشد قرار ہے۔ اس کا شد و سہولت و ہلاکت کرنے والی چیزیں ہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "جنتو المسع الموقبات مشکوفاً للکبار و علامات اللہ فی ص ۱۱" جنہاں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اس لئے حضرت مرزا روئے کا ارشاد ہے۔ "دعوا الرسول و اولیہ منسکون" فساب الرسول ص ۱۱۱ رہا اور شہرہ جو کوئی چھوڑ دے اور قریب و تر کتا تسعة عشر الحلال خشیہ لرموا شفیقاً مال کی دس حصوں میں سے تھیں ایک کو اپنی لیتے ہیں۔ ان میں سے سوا کا درود اور بھی نہیں دے سکتا۔ اور جس میں نہ ہو اور بھی سوئی کوئی یہ سوا ان کے ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ لہذا اگر ہم ہر مشیقت پر کورنی کا درود نہ پڑھ جائے۔ قولہ علیہ السلام من اتقى الشیئات استبرأ لنفسه و عرصه و من وقع فی الشیئات وقع فی النحرام مشکوفاً باب لکھ۔ و طلب الحلال ص ۱۱۳۔ یعنی بروئے مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے اور پڑھنا چاہیے اور جو متبریزوں میں سے پڑھنا چاہیے وہ بکافراً میں پڑھنا چاہیے۔

(۲) ایک خانہ اور عینک سے زور تم سوئی فی ہے۔ اسے اپنے ذمائی کام میں استعمال کرنے کی اپنا ذمہ لیتا ہے۔ البتہ غلطی سے ٹکس مانگ کر لیتی ہے۔ یا یہ سوئی پٹائی۔ مکان پر جو ٹکس لگائی ہے۔ یا موز کا جو شورس کم ممت کی طرف سے لاری ہے۔ اس میں اس رقم کے لئے اگر نہ لینی خواہش ہے یا غلطہ اشد عظمیٰ اصواب۔

بیمہ کرانا جائز ہے یا نہیں :

(سوال ۴۸۸) کارخانہ میں کارکنوں کو کام کرنے میں کسی قسم کا ہائیڈریا نقصان ہو تو اس کا بیمہ کراتے ہیں۔ یا فک کارخانہ کو اس سے کوئی نقص نہیں ہوگا مگر کو ایڈریا نقصان پہنچے۔ اس کے قید و بند یہ کہتی ہے یہ جائز ہے یہ نہیں؟ مالک اور محتال میں کچھ لکھ لکھ کر سے لیا جائے؟

(الجواب) کبھی جان ل کی کسی قسم کی حفاظت نہیں کر سکتی اور ہوتا ہوتا ہے وہ ہر کر رہتا ہے۔ کبھی کسی طرح چھوڑا اور حفاظت نہیں کر سکتی ہے بے شک وہ قانونی طور پر نقصان کی ذمہ داری لیتی ہے۔ مگر کبھی کسی نظر میں نقصان بہت ہے۔ اس کو یاد کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اس کی ذمہ داری کے بیمہ سے وہ آپ سے رقم وصول کرتی ہے۔ اس رقم سے وہ ہمارا بار پڑانی ہے جو سوئی ہوتا ہے۔ ہر حال آپ کا تعلق اس طرح صرف اتنا ہے کہ آپ کو نقصان کا موازنہ مل جائے اور اس سے بچنے کے آپ کی میت یہ کہ آپ اپنے نقصان سے زیادہ ٹکس لیں گے یا جو نقصان میں گئے وغیرہ یہ کہ بیمہ بدینے کے۔ ان تمام باتوں کے باوجود عقد یہ ہے کہ یہ ایک طرح کا سوئی کاروبار ہے۔ جس میں جو کسی کی نوعیت نہیں ہے۔

اسلام کی مخصوص تعلیم ہے۔ وہ نہ دوا، نہ دواؤں کو، نہ اقامت اور نہ ہے۔ جہاں اس میں مشقت جانتی ہو، وہاں نہ دیکھ کر پرہیز کرنے والے، نہ حکام و سرکاروں کے تحت آکر نہ راجعت کرتے ہوئے پیدا راجعت کرنے کے لیے نہ دوسروں کو جواز کی کتاب پیش ہے، نہ دیکھی و سرکار کے جو فیصلے قائم ہے دوا لینے کی جس نہ دیکھے کسی حاجت نہ دواؤں سے نہ نقطہ اوندہ و مہم با صواب۔

بینک کے سود کے متعلق فتوے پر تنقید اس کا جواب اور اکابر علماء کی تائیدات

القدرت مفتی صاحب وقدر۔

بعد ملازم مستوفی افسر و ضمیمہ جلد ۳ صفحہ ۱۹۲ بدلتا رہا۔ یہ کے مطابق صفحہ ۹۷ پر منسلک ہے۔ کے متعلق قوتی ہے۔

”اسلامی اہمیت، مغل غلط فہمی ہے، مغرب متسلک و دنیاوی ہے۔ مرکزِ ذخیرہ دینی مقام کے کاموں میں اس کا سے کوئی دخل نہیں ہے۔ مسلمانوں کا حق ہے کہ وہ اپنی امت میں اپنی امت کے مسائل پر غور و فکر کر سکیں۔“

اسی پر مبنیہ تعلیم (تکذیبی) میں ملتی اسمعیل پھولوں بدادب نے سخت تنبیہ کی ہے۔ درنہا ہے۔
 بیٹے کی سواری دلم رفاہ عام کے کاموں میں صرف کرنے کی قطعاً غلطی نہیں ہے۔ یہ نقطہ حکم میں ہے اور اسباب
 و مقصود ہے۔ اس میں نہ کوئی طرح تعلیم شرط اور نہ اس کے بقا صحت و تصدیق اسب غفلت پر لا تا ہے نہ صرف فقہاء
 میں وہ واجب التعلیم ہوتا ہے۔ نہ رجالہ اشباع الکلام فی مصروف الصنفۃ من المال الفحرام کا یہ ہوا
 ہے۔ آپ کی طرف سے اس کا خلاصہ ملے گا جو ضروری ہے۔ فوج ائمہ دیگر ہے۔ یہ فقط و اعلام (ایم ج) اکثر
 فی ضروری۔ دارالعلوم کھنہ (انجریہ)

(۱) اس مسئلہ پر تفصیلی جواب دیا، انجمن مسابہ، اندازن میں کہ یہ ٹیپا شب و روز برحفظ کیا جائے۔ (زمزم پبلشرز)

نظراً :-

[illegible]

مسنی اعظم حضرت مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کے فتاویٰ

(استفتاء ۱) : من خواہے موقوف مہدائی سے ماہانہ یا عیدینہ وصول کرے گا۔

اس زمانہ میں ریاست مملوکہ اور چھوٹے علاقوں کے پادشاہوں پر جو اس کا میں سرکشیاب کیا تھا وہاں اور شاہی تخت پر اس کی تخت و تاج کے لئے اس کی مسجد اور اوقاف کی آمدنی کی غرض سے حکومت کیسے میں رکھی ہے تو یہ جو کہ جس پر یہ ملک حاصل ہے اس کی حکومت میں ہے اس کی حیثیت کی اشاعت میں صرف کرتے ہیں اور یہ کہ اس کی حیثیت میں ہے۔

مفتیوں نے مثلاً یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس کتاب کے دیکھنے والوں کو کتب خانہ میں نہیں لانا چاہیے اور ان کو
 لایا نہیں۔ مگر اگر یہ کہیں لایا گیا ہے تو یہ سب کو دیکھیں یا نہ دیکھیں یہ فرقی نہ کیا جائے کہ یہ تقدس مسجد کے لئے منسوب
 ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ الامام محمد کفایت اللہ کان اللہ تہ دہلی۔ (یہ فتویٰ جامعہ حسینیہ اندریس کے سب
 نامہ میں موجود ہے)

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب "مفتی اعظم مظاہر علوم کا فتویٰ

المستضاء) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی نے چالیس چھپ پائے ہوئے فتویٰ دیکھ کر
 کہا یہ ہوتا ہے کیا کرنا؟ اور وہ عام ہے وہ من شان راک اور "اوس" مسجد کا بیت الخلاء وغیرہ ہے جسے میں صرف لیا
 جاسکتا ہے اس میں کسی آئینہ تر جھٹ۔ جیو تو جیو۔

(جواب ۸۰) ان فقہاء و مفتیان و بہترین کے نزدیک یہ روایت الخلاء وغیرہ میں صرف لے کر لے کر بھی ناجائز ہے۔ یہ
 کتاب فی سند ہے۔ نظام اللہ اعلم۔ مدیدہ نہ نغزل مفتی مظاہر علوم جلد نمبر ۱۰ ص ۱۰۵۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی کا فتویٰ

سید مفتوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نے تحریر فرمایا ہے کہ "بندہ و کتاب میں جو ایک نوٹ ہے اس میں
 بعض اہل بدعت کے ہیں جو اسلام کے خلاف اور کفر میں ہیں۔ وہ کسی دھم یا دھمکی یا دھمکائی کی تبلیغ کے لئے
 ان کے بعض مشن کو پتے ہیں۔ بلکہ وہ کسی رقبوں کا مطالبہ روپیہ منگوانے والے لکھتے کرتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ دیکھ کر لینا
 ایک لائسنس دھماکا کا جب بندہ اور باب فتاویٰ نہ فیصلہ کیا۔ اگر کوئی دھمکی نہیں ضرور دینا چاہئے۔ بلکہ سند دھم
 پیچیدہ رہے ہینگ میں تھوڑے دینے سے بڑھ ہے۔" (مکتوبات شیخ ۱-۱۰ ص ۱۹۱ ج ۱)

دوسرا فتویٰ:

"سرکاری دھمکیوں میں اور ان دھمکیوں میں جن کے مالک غیر مسلم ہیں۔ وہ پیچ کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اس
 دھم سے دوکار ہو کر مال و منقاد و منسل کرتے ہیں اور اس کے منافع کو مسلم اور مسلمانوں کی تحریک پر صرف لیا
 جاتا ہے لیکن شیخ نے اس کے بعد اس کا ۔۔۔ لینا اور اس کو دھمکیوں میں چھوڑ دینا جائز نہیں ہے۔ اس روپیہ کو جو دھمکیوں
 سے ہونے کے ذریعہ حاصل ہوا ہے۔ مسلمانوں کے انتہائی حق و سہ پر ہے۔ اگر وہ چاہے۔ وہ دھمکیوں میں ہے۔ "وہ
 اور حلف المسلمینوں علیہ من اموال الحرب بغیر قتل و بصر فی مصلح المسلمین" (الصحیح ج ۳
 کتاب السیر ص ۲۱) تحریر کے لئے رد المحتار ج ۳ صفحہ ۲۲۷ شرح میرا کتب ج ۳ ص ۱۱۳ ج ۳۱۷ ج ۳۲۶ ج ۳۲۸ ج ۳۲۹
 ج ۳۳۰ ج ۳۳۱ ج ۳۳۲ ج ۳۳۳ ج ۳۳۴ ج ۳۳۵ ج ۳۳۶ ج ۳۳۷ ج ۳۳۸ ج ۳۳۹ ج ۳۴۰ ج ۳۴۱ ج ۳۴۲ ج ۳۴۳ ج ۳۴۴ ج ۳۴۵ ج ۳۴۶ ج ۳۴۷ ج ۳۴۸ ج ۳۴۹ ج ۳۵۰ ج ۳۵۱ ج ۳۵۲ ج ۳۵۳ ج ۳۵۴ ج ۳۵۵ ج ۳۵۶ ج ۳۵۷ ج ۳۵۸ ج ۳۵۹ ج ۳۶۰ ج ۳۶۱ ج ۳۶۲ ج ۳۶۳ ج ۳۶۴ ج ۳۶۵ ج ۳۶۶ ج ۳۶۷ ج ۳۶۸ ج ۳۶۹ ج ۳۷۰ ج ۳۷۱ ج ۳۷۲ ج ۳۷۳ ج ۳۷۴ ج ۳۷۵ ج ۳۷۶ ج ۳۷۷ ج ۳۷۸ ج ۳۷۹ ج ۳۸۰ ج ۳۸۱ ج ۳۸۲ ج ۳۸۳ ج ۳۸۴ ج ۳۸۵ ج ۳۸۶ ج ۳۸۷ ج ۳۸۸ ج ۳۸۹ ج ۳۹۰ ج ۳۹۱ ج ۳۹۲ ج ۳۹۳ ج ۳۹۴ ج ۳۹۵ ج ۳۹۶ ج ۳۹۷ ج ۳۹۸ ج ۳۹۹ ج ۴۰۰ ج ۴۰۱ ج ۴۰۲ ج ۴۰۳ ج ۴۰۴ ج ۴۰۵ ج ۴۰۶ ج ۴۰۷ ج ۴۰۸ ج ۴۰۹ ج ۴۱۰ ج ۴۱۱ ج ۴۱۲ ج ۴۱۳ ج ۴۱۴ ج ۴۱۵ ج ۴۱۶ ج ۴۱۷ ج ۴۱۸ ج ۴۱۹ ج ۴۲۰ ج ۴۲۱ ج ۴۲۲ ج ۴۲۳ ج ۴۲۴ ج ۴۲۵ ج ۴۲۶ ج ۴۲۷ ج ۴۲۸ ج ۴۲۹ ج ۴۳۰ ج ۴۳۱ ج ۴۳۲ ج ۴۳۳ ج ۴۳۴ ج ۴۳۵ ج ۴۳۶ ج ۴۳۷ ج ۴۳۸ ج ۴۳۹ ج ۴۴۰ ج ۴۴۱ ج ۴۴۲ ج ۴۴۳ ج ۴۴۴ ج ۴۴۵ ج ۴۴۶ ج ۴۴۷ ج ۴۴۸ ج ۴۴۹ ج ۴۵۰ ج ۴۵۱ ج ۴۵۲ ج ۴۵۳ ج ۴۵۴ ج ۴۵۵ ج ۴۵۶ ج ۴۵۷ ج ۴۵۸ ج ۴۵۹ ج ۴۶۰ ج ۴۶۱ ج ۴۶۲ ج ۴۶۳ ج ۴۶۴ ج ۴۶۵ ج ۴۶۶ ج ۴۶۷ ج ۴۶۸ ج ۴۶۹ ج ۴۷۰ ج ۴۷۱ ج ۴۷۲ ج ۴۷۳ ج ۴۷۴ ج ۴۷۵ ج ۴۷۶ ج ۴۷۷ ج ۴۷۸ ج ۴۷۹ ج ۴۸۰ ج ۴۸۱ ج ۴۸۲ ج ۴۸۳ ج ۴۸۴ ج ۴۸۵ ج ۴۸۶ ج ۴۸۷ ج ۴۸۸ ج ۴۸۹ ج ۴۹۰ ج ۴۹۱ ج ۴۹۲ ج ۴۹۳ ج ۴۹۴ ج ۴۹۵ ج ۴۹۶ ج ۴۹۷ ج ۴۹۸ ج ۴۹۹ ج ۵۰۰ ج ۵۰۱ ج ۵۰۲ ج ۵۰۳ ج ۵۰۴ ج ۵۰۵ ج ۵۰۶ ج ۵۰۷ ج ۵۰۸ ج ۵۰۹ ج ۵۱۰ ج ۵۱۱ ج ۵۱۲ ج ۵۱۳ ج ۵۱۴ ج ۵۱۵ ج ۵۱۶ ج ۵۱۷ ج ۵۱۸ ج ۵۱۹ ج ۵۲۰ ج ۵۲۱ ج ۵۲۲ ج ۵۲۳ ج ۵۲۴ ج ۵۲۵ ج ۵۲۶ ج ۵۲۷ ج ۵۲۸ ج ۵۲۹ ج ۵۳۰ ج ۵۳۱ ج ۵۳۲ ج ۵۳۳ ج ۵۳۴ ج ۵۳۵ ج ۵۳۶ ج ۵۳۷ ج ۵۳۸ ج ۵۳۹ ج ۵۴۰ ج ۵۴۱ ج ۵۴۲ ج ۵۴۳ ج ۵۴۴ ج ۵۴۵ ج ۵۴۶ ج ۵۴۷ ج ۵۴۸ ج ۵۴۹ ج ۵۵۰ ج ۵۵۱ ج ۵۵۲ ج ۵۵۳ ج ۵۵۴ ج ۵۵۵ ج ۵۵۶ ج ۵۵۷ ج ۵۵۸ ج ۵۵۹ ج ۵۶۰ ج ۵۶۱ ج ۵۶۲ ج ۵۶۳ ج ۵۶۴ ج ۵۶۵ ج ۵۶۶ ج ۵۶۷ ج ۵۶۸ ج ۵۶۹ ج ۵۷۰ ج ۵۷۱ ج ۵۷۲ ج ۵۷۳ ج ۵۷۴ ج ۵۷۵ ج ۵۷۶ ج ۵۷۷ ج ۵۷۸ ج ۵۷۹ ج ۵۸۰ ج ۵۸۱ ج ۵۸۲ ج ۵۸۳ ج ۵۸۴ ج ۵۸۵ ج ۵۸۶ ج ۵۸۷ ج ۵۸۸ ج ۵۸۹ ج ۵۹۰ ج ۵۹۱ ج ۵۹۲ ج ۵۹۳ ج ۵۹۴ ج ۵۹۵ ج ۵۹۶ ج ۵۹۷ ج ۵۹۸ ج ۵۹۹ ج ۶۰۰ ج ۶۰۱ ج ۶۰۲ ج ۶۰۳ ج ۶۰۴ ج ۶۰۵ ج ۶۰۶ ج ۶۰۷ ج ۶۰۸ ج ۶۰۹ ج ۶۱۰ ج ۶۱۱ ج ۶۱۲ ج ۶۱۳ ج ۶۱۴ ج ۶۱۵ ج ۶۱۶ ج ۶۱۷ ج ۶۱۸ ج ۶۱۹ ج ۶۲۰ ج ۶۲۱ ج ۶۲۲ ج ۶۲۳ ج ۶۲۴ ج ۶۲۵ ج ۶۲۶ ج ۶۲۷ ج ۶۲۸ ج ۶۲۹ ج ۶۳۰ ج ۶۳۱ ج ۶۳۲ ج ۶۳۳ ج ۶۳۴ ج ۶۳۵ ج ۶۳۶ ج ۶۳۷ ج ۶۳۸ ج ۶۳۹ ج ۶۴۰ ج ۶۴۱ ج ۶۴۲ ج ۶۴۳ ج ۶۴۴ ج ۶۴۵ ج ۶۴۶ ج ۶۴۷ ج ۶۴۸ ج ۶۴۹ ج ۶۵۰ ج ۶۵۱ ج ۶۵۲ ج ۶۵۳ ج ۶۵۴ ج ۶۵۵ ج ۶۵۶ ج ۶۵۷ ج ۶۵۸ ج ۶۵۹ ج ۶۶۰ ج ۶۶۱ ج ۶۶۲ ج ۶۶۳ ج ۶۶۴ ج ۶۶۵ ج ۶۶۶ ج ۶۶۷ ج ۶۶۸ ج ۶۶۹ ج ۶۷۰ ج ۶۷۱ ج ۶۷۲ ج ۶۷۳ ج ۶۷۴ ج ۶۷۵ ج ۶۷۶ ج ۶۷۷ ج ۶۷۸ ج ۶۷۹ ج ۶۸۰ ج ۶۸۱ ج ۶۸۲ ج ۶۸۳ ج ۶۸۴ ج ۶۸۵ ج ۶۸۶ ج ۶۸۷ ج ۶۸۸ ج ۶۸۹ ج ۶۹۰ ج ۶۹۱ ج ۶۹۲ ج ۶۹۳ ج ۶۹۴ ج ۶۹۵ ج ۶۹۶ ج ۶۹۷ ج ۶۹۸ ج ۶۹۹ ج ۷۰۰ ج ۷۰۱ ج ۷۰۲ ج ۷۰۳ ج ۷۰۴ ج ۷۰۵ ج ۷۰۶ ج ۷۰۷ ج ۷۰۸ ج ۷۰۹ ج ۷۱۰ ج ۷۱۱ ج ۷۱۲ ج ۷۱۳ ج ۷۱۴ ج ۷۱۵ ج ۷۱۶ ج ۷۱۷ ج ۷۱۸ ج ۷۱۹ ج ۷۲۰ ج ۷۲۱ ج ۷۲۲ ج ۷۲۳ ج ۷۲۴ ج ۷۲۵ ج ۷۲۶ ج ۷۲۷ ج ۷۲۸ ج ۷۲۹ ج ۷۳۰ ج ۷۳۱ ج ۷۳۲ ج ۷۳۳ ج ۷۳۴ ج ۷۳۵ ج ۷۳۶ ج ۷۳۷ ج ۷۳۸ ج ۷۳۹ ج ۷۴۰ ج ۷۴۱ ج ۷۴۲ ج ۷۴۳ ج ۷۴۴ ج ۷۴۵ ج ۷۴۶ ج ۷۴۷ ج ۷۴۸ ج ۷۴۹ ج ۷۵۰ ج ۷۵۱ ج ۷۵۲ ج ۷۵۳ ج ۷۵۴ ج ۷۵۵ ج ۷۵۶ ج ۷۵۷ ج ۷۵۸ ج ۷۵۹ ج ۷۶۰ ج ۷۶۱ ج ۷۶۲ ج ۷۶۳ ج ۷۶۴ ج ۷۶۵ ج ۷۶۶ ج ۷۶۷ ج ۷۶۸ ج ۷۶۹ ج ۷۷۰ ج ۷۷۱ ج ۷۷۲ ج ۷۷۳ ج ۷۷۴ ج ۷۷۵ ج ۷۷۶ ج ۷۷۷ ج ۷۷۸ ج ۷۷۹ ج ۷۸۰ ج ۷۸۱ ج ۷۸۲ ج ۷۸۳ ج ۷۸۴ ج ۷۸۵ ج ۷۸۶ ج ۷۸۷ ج ۷۸۸ ج ۷۸۹ ج ۷۹۰ ج ۷۹۱ ج ۷۹۲ ج ۷۹۳ ج ۷۹۴ ج ۷۹۵ ج ۷۹۶ ج ۷۹۷ ج ۷۹۸ ج ۷۹۹ ج ۸۰۰ ج ۸۰۱ ج ۸۰۲ ج ۸۰۳ ج ۸۰۴ ج ۸۰۵ ج ۸۰۶ ج ۸۰۷ ج ۸۰۸ ج ۸۰۹ ج ۸۱۰ ج ۸۱۱ ج ۸۱۲ ج ۸۱۳ ج ۸۱۴ ج ۸۱۵ ج ۸۱۶ ج ۸۱۷ ج ۸۱۸ ج ۸۱۹ ج ۸۲۰ ج ۸۲۱ ج ۸۲۲ ج ۸۲۳ ج ۸۲۴ ج ۸۲۵ ج ۸۲۶ ج ۸۲۷ ج ۸۲۸ ج ۸۲۹ ج ۸۳۰ ج ۸۳۱ ج ۸۳۲ ج ۸۳۳ ج ۸۳۴ ج ۸۳۵ ج ۸۳۶ ج ۸۳۷ ج ۸۳۸ ج ۸۳۹ ج ۸۴۰ ج ۸۴۱ ج ۸۴۲ ج ۸۴۳ ج ۸۴۴ ج ۸۴۵ ج ۸۴۶ ج ۸۴۷ ج ۸۴۸ ج ۸۴۹ ج ۸۵۰ ج ۸۵۱ ج ۸۵۲ ج ۸۵۳ ج ۸۵۴ ج ۸۵۵ ج ۸۵۶ ج ۸۵۷ ج ۸۵۸ ج ۸۵۹ ج ۸۶۰ ج ۸۶۱ ج ۸۶۲ ج ۸۶۳ ج ۸۶۴ ج ۸۶۵ ج ۸۶۶ ج ۸۶۷ ج ۸۶۸ ج ۸۶۹ ج ۸۷۰ ج ۸۷۱ ج ۸۷۲ ج ۸۷۳ ج ۸۷۴ ج ۸۷۵ ج ۸۷۶ ج ۸۷۷ ج ۸۷۸ ج ۸۷۹ ج ۸۸۰ ج ۸۸۱ ج ۸۸۲ ج ۸۸۳ ج ۸۸۴ ج ۸۸۵ ج ۸۸۶ ج ۸۸۷ ج ۸۸۸ ج ۸۸۹ ج ۸۹۰ ج ۸۹۱ ج ۸۹۲ ج ۸۹۳ ج ۸۹۴ ج ۸۹۵ ج ۸۹۶ ج ۸۹۷ ج ۸۹۸ ج ۸۹۹ ج ۹۰۰ ج ۹۰۱ ج ۹۰۲ ج ۹۰۳ ج ۹۰۴ ج ۹۰۵ ج ۹۰۶ ج ۹۰۷ ج ۹۰۸ ج ۹۰۹ ج ۹۱۰ ج ۹۱۱ ج ۹۱۲ ج ۹۱۳ ج ۹۱۴ ج ۹۱۵ ج ۹۱۶ ج ۹۱۷ ج ۹۱۸ ج ۹۱۹ ج ۹۲۰ ج ۹۲۱ ج ۹۲۲ ج ۹۲۳ ج ۹۲۴ ج ۹۲۵ ج ۹۲۶ ج ۹۲۷ ج ۹۲۸ ج ۹۲۹ ج ۹۳۰ ج ۹۳۱ ج ۹۳۲ ج ۹۳۳ ج ۹۳۴ ج ۹۳۵ ج ۹۳۶ ج ۹۳۷ ج ۹۳۸ ج ۹۳۹ ج ۹۴۰ ج ۹۴۱ ج ۹۴۲ ج ۹۴۳ ج ۹۴۴ ج ۹۴۵ ج ۹۴۶ ج ۹۴۷ ج ۹۴۸ ج ۹۴۹ ج ۹۵۰ ج ۹۵۱ ج ۹۵۲ ج ۹۵۳ ج ۹۵۴ ج ۹۵۵ ج ۹۵۶ ج ۹۵۷ ج ۹۵۸ ج ۹۵۹ ج ۹۶۰ ج ۹۶۱ ج ۹۶۲ ج ۹۶۳ ج ۹۶۴ ج ۹۶۵ ج ۹۶۶ ج ۹۶۷ ج ۹۶۸ ج ۹۶۹ ج ۹۷۰ ج ۹۷۱ ج ۹۷۲ ج ۹۷۳ ج ۹۷۴ ج ۹۷۵ ج ۹۷۶ ج ۹۷۷ ج ۹۷۸ ج ۹۷۹ ج ۹۸۰ ج ۹۸۱ ج ۹۸۲ ج ۹۸۳ ج ۹۸۴ ج ۹۸۵ ج ۹۸۶ ج ۹۸۷ ج ۹۸۸ ج ۹۸۹ ج ۹۹۰ ج ۹۹۱ ج ۹۹۲ ج ۹۹۳ ج ۹۹۴ ج ۹۹۵ ج ۹۹۶ ج ۹۹۷ ج ۹۹۸ ج ۹۹۹ ج ۱۰۰۰ ج ۱۰۰۱ ج ۱۰۰۲ ج ۱۰۰۳ ج ۱۰۰۴ ج ۱۰۰۵ ج ۱۰۰۶ ج ۱۰۰۷ ج ۱۰۰۸ ج ۱۰۰۹ ج ۱۰۱۰ ج ۱۰۱۱ ج ۱۰۱۲ ج ۱۰۱۳ ج ۱۰۱۴ ج ۱۰۱۵ ج ۱۰۱۶ ج ۱۰۱۷ ج ۱۰۱۸ ج ۱۰۱۹ ج ۱۰۲۰ ج ۱۰۲۱ ج ۱۰۲۲ ج ۱۰۲۳ ج ۱۰۲۴ ج ۱۰۲۵ ج ۱۰۲۶ ج ۱۰۲۷ ج ۱۰۲۸ ج ۱۰۲۹ ج ۱۰۳۰ ج ۱۰۳۱ ج ۱۰۳۲ ج ۱۰۳۳ ج ۱۰۳۴ ج ۱۰۳۵ ج ۱۰۳۶ ج ۱۰۳۷ ج ۱۰۳۸ ج ۱۰۳۹ ج ۱۰۴۰ ج ۱۰۴۱ ج ۱۰۴۲ ج ۱۰۴۳ ج ۱۰۴۴ ج ۱۰۴۵ ج ۱۰۴۶ ج ۱۰۴۷ ج ۱۰۴۸ ج ۱۰۴۹ ج ۱۰۵۰ ج ۱۰۵۱ ج ۱۰۵۲ ج ۱۰۵۳ ج ۱۰۵۴ ج ۱۰۵۵ ج ۱۰۵۶ ج ۱۰۵۷ ج ۱۰۵۸ ج ۱۰۵۹ ج ۱۰۶۰ ج ۱۰۶۱ ج ۱۰۶۲ ج ۱۰۶۳ ج ۱۰۶۴ ج ۱۰۶۵ ج ۱۰۶۶ ج ۱۰۶۷ ج ۱۰۶۸ ج ۱۰۶۹ ج ۱۰۷۰ ج ۱۰۷۱ ج ۱۰۷۲ ج ۱۰۷۳ ج ۱۰۷۴ ج ۱۰۷۵ ج ۱۰۷۶ ج ۱۰۷۷ ج ۱۰۷۸ ج ۱۰۷۹ ج ۱۰۸۰ ج ۱۰۸۱ ج ۱۰۸۲ ج ۱۰۸۳ ج ۱۰۸۴ ج ۱۰۸۵ ج ۱۰۸۶ ج ۱۰۸۷ ج ۱۰۸۸ ج ۱۰۸۹ ج ۱۰۹۰ ج ۱۰۹۱ ج ۱۰۹۲ ج ۱۰۹۳ ج ۱۰۹۴ ج ۱۰۹۵ ج ۱۰۹۶ ج ۱۰۹۷ ج ۱۰۹۸ ج ۱۰۹۹ ج ۱۱۰۰ ج ۱۱۰۱ ج ۱۱۰۲ ج ۱۱۰۳ ج ۱۱۰۴ ج ۱۱۰۵ ج ۱۱۰۶ ج ۱۱۰۷ ج ۱۱۰۸ ج ۱۱۰۹ ج ۱۱۱۰ ج ۱۱۱۱ ج ۱۱۱۲ ج ۱۱۱۳ ج ۱۱۱۴ ج ۱۱۱۵ ج ۱۱۱۶ ج ۱۱۱۷ ج ۱۱۱۸ ج ۱۱۱۹ ج ۱۱۲۰ ج ۱۱۲۱ ج ۱۱۲۲ ج ۱۱۲۳ ج ۱۱۲۴ ج ۱۱۲۵ ج ۱۱۲۶ ج ۱۱۲۷ ج ۱۱۲۸ ج ۱۱۲۹ ج ۱۱۳۰ ج ۱۱۳۱ ج ۱۱۳۲ ج ۱۱۳۳ ج ۱۱۳۴ ج ۱۱۳۵ ج ۱۱۳۶ ج ۱۱۳۷ ج ۱۱۳۸ ج ۱۱۳۹ ج ۱۱۴۰ ج ۱۱۴۱ ج ۱۱۴۲ ج ۱۱۴۳ ج ۱۱۴۴ ج ۱۱۴۵ ج ۱۱۴۶ ج ۱۱۴۷ ج ۱۱۴۸ ج ۱۱۴۹ ج ۱۱۵۰ ج ۱۱۵۱ ج ۱۱۵۲ ج ۱۱۵۳ ج ۱۱۵۴ ج ۱۱۵۵ ج ۱۱۵۶ ج ۱۱۵۷ ج ۱۱۵۸ ج ۱۱۵۹ ج ۱۱۶۰ ج ۱۱۶۱ ج ۱۱۶۲ ج ۱۱۶۳ ج ۱۱۶۴ ج ۱۱۶۵ ج ۱۱۶۶ ج ۱۱۶۷ ج ۱۱۶۸ ج ۱۱۶۹ ج ۱۱۷۰ ج ۱۱۷۱ ج ۱۱۷۲ ج ۱۱۷۳ ج ۱۱۷۴ ج ۱۱۷۵ ج ۱۱۷۶ ج ۱۱۷۷ ج ۱۱۷۸ ج ۱۱۷۹ ج ۱۱۸۰ ج ۱۱۸۱ ج ۱۱۸۲ ج ۱۱۸۳ ج ۱۱۸۴ ج ۱۱۸۵ ج ۱۱۸۶ ج ۱۱۸۷ ج ۱۱۸۸ ج ۱۱۸۹ ج ۱۱۹۰ ج ۱۱۹۱ ج ۱۱۹۲ ج ۱۱۹۳ ج ۱۱۹۴ ج ۱۱۹۵ ج ۱۱۹۶ ج ۱۱۹۷ ج ۱۱۹۸ ج ۱۱۹۹ ج ۱۲۰۰ ج ۱۲۰۱ ج ۱۲۰۲ ج ۱۲۰۳ ج ۱۲۰۴ ج ۱۲۰۵ ج ۱۲۰۶ ج ۱۲۰۷ ج ۱۲۰۸ ج ۱۲۰۹ ج ۱۲۱۰ ج ۱۲۱۱ ج ۱۲۱۲ ج ۱۲۱۳ ج ۱۲۱۴ ج ۱۲۱۵ ج ۱۲۱۶ ج ۱۲۱۷ ج ۱۲۱۸ ج ۱۲۱۹ ج ۱۲۲۰ ج ۱۲۲۱ ج ۱۲۲۲ ج ۱۲۲۳ ج ۱۲۲۴ ج ۱۲۲۵ ج ۱۲۲۶ ج ۱۲۲۷ ج ۱۲۲۸ ج ۱۲۲۹ ج ۱۲۳۰ ج ۱۲۳۱ ج ۱۲۳۲ ج ۱۲۳۳ ج ۱۲۳۴ ج ۱۲۳۵ ج ۱۲۳۶ ج ۱۲۳۷ ج ۱۲۳۸ ج ۱۲۳۹ ج ۱۲۴۰ ج ۱۲۴۱ ج ۱۲۴۲ ج ۱۲۴۳ ج ۱۲۴۴ ج ۱۲۴۵ ج ۱۲۴۶ ج ۱۲۴۷ ج ۱۲۴۸ ج ۱۲۴۹ ج ۱۲۵۰ ج ۱۲۵۱ ج ۱۲۵۲ ج ۱۲۵۳ ج ۱۲۵۴ ج ۱۲۵۵ ج ۱۲۵۶ ج ۱۲۵۷ ج ۱۲۵۸ ج ۱۲۵۹ ج ۱۲۶۰ ج ۱۲۶۱ ج ۱۲۶۲ ج ۱۲۶۳ ج ۱۲۶۴ ج ۱۲۶۵ ج ۱۲۶۶ ج ۱۲۶۷ ج ۱۲۶۸ ج ۱۲۶۹ ج ۱۲۷۰ ج ۱۲۷۱ ج ۱۲۷۲ ج ۱۲۷۳ ج ۱۲۷۴ ج ۱۲۷۵ ج ۱۲۷۶ ج ۱۲۷۷ ج ۱۲۷۸ ج ۱۲۷۹ ج ۱۲۸۰ ج ۱۲۸۱ ج ۱۲۸۲ ج ۱۲۸۳ ج ۱۲۸۴ ج ۱۲۸۵ ج ۱۲۸۶ ج ۱۲۸۷ ج ۱۲۸۸ ج ۱۲۸۹ ج ۱۲۹۰ ج ۱۲۹۱ ج ۱۲۹۲ ج ۱۲۹۳ ج ۱۲۹۴ ج ۱۲۹۵ ج ۱۲۹۶ ج ۱۲۹۷ ج ۱۲۹۸ ج ۱۲۹۹ ج ۱۳۰۰ ج ۱۳۰۱ ج ۱۳۰۲ ج ۱۳۰۳ ج ۱۳۰۴ ج ۱۳۰۵ ج ۱۳۰۶ ج ۱۳۰۷ ج ۱۳۰۸ ج ۱۳۰۹ ج ۱۳۱۰ ج ۱۳۱۱ ج ۱۳۱۲ ج ۱۳۱۳ ج ۱۳۱۴ ج ۱۳۱۵ ج ۱۳۱۶ ج ۱۳۱۷ ج ۱۳۱۸ ج ۱۳۱۹ ج ۱۳۲۰ ج ۱۳۲۱ ج ۱۳۲۲ ج ۱۳۲۳ ج ۱۳۲۴ ج ۱۳۲۵ ج ۱۳۲۶ ج ۱۳۲۷ ج ۱۳۲۸ ج ۱۳۲۹ ج ۱۳۳۰ ج ۱۳۳۱ ج ۱۳۳۲ ج ۱۳۳۳ ج ۱۳۳۴ ج ۱۳۳۵ ج ۱۳۳۶ ج ۱۳۳۷ ج ۱۳۳۸ ج ۱۳۳۹ ج ۱۳۴۰ ج ۱۳۴۱ ج ۱۳۴۲ ج ۱۳۴۳ ج ۱۳۴۴ ج ۱۳۴۵ ج ۱۳۴۶ ج ۱۳۴۷ ج ۱۳۴۸ ج ۱۳۴۹ ج ۱۳۵۰ ج ۱۳۵۱ ج ۱۳۵۲ ج ۱۳۵۳ ج ۱۳۵۴ ج ۱۳۵۵ ج ۱۳۵۶ ج ۱۳۵۷ ج ۱۳۵۸ ج ۱۳۵۹ ج ۱۳۶۰ ج ۱۳۶۱ ج ۱۳۶۲ ج ۱۳۶۳ ج ۱۳۶۴ ج ۱۳۶۵ ج ۱۳۶۶ ج ۱۳۶۷ ج ۱۳۶۸ ج ۱۳۶۹ ج ۱۳۷۰ ج ۱۳۷۱ ج ۱۳۷۲ ج ۱۳۷۳ ج ۱۳۷۴ ج ۱۳۷۵ ج ۱۳۷۶ ج ۱۳۷۷ ج ۱۳۷۸ ج ۱۳۷۹ ج ۱۳۸۰ ج ۱۳۸۱ ج ۱۳۸۲ ج ۱۳۸۳ ج ۱۳۸۴ ج ۱۳۸۵ ج ۱۳۸۶ ج ۱۳۸۷ ج ۱۳۸۸ ج ۱۳۸۹ ج ۱۳۹۰ ج ۱۳۹۱ ج ۱۳۹۲ ج ۱۳۹۳ ج ۱۳۹۴ ج ۱۳۹۵ ج ۱۳۹۶ ج ۱۳۹۷ ج ۱۳۹۸ ج ۱۳۹۹ ج ۱۴۰۰ ج ۱۴۰۱ ج ۱۴۰۲ ج ۱۴۰۳ ج ۱۴۰۴ ج ۱۴۰۵ ج ۱۴۰۶ ج ۱۴۰۷ ج ۱۴۰۸ ج ۱۴۰۹ ج ۱۴۱۰ ج ۱۴۱۱ ج ۱۴۱۲ ج ۱۴۱۳ ج ۱۴۱۴ ج ۱۴۱۵ ج ۱۴۱۶ ج ۱۴۱۷ ج ۱۴۱۸ ج ۱۴۱۹ ج ۱۴۲۰ ج ۱۴۲۱ ج ۱۴۲۲ ج ۱۴۲۳ ج ۱۴۲۴ ج ۱۴۲۵ ج ۱۴۲۶ ج ۱۴۲۷ ج ۱۴۲۸ ج ۱۴۲۹ ج ۱۴۳۰ ج ۱۴۳۱ ج ۱۴۳۲ ج ۱۴۳۳ ج ۱۴۳۴ ج ۱۴۳۵ ج ۱۴۳۶ ج ۱۴۳۷ ج ۱۴۳۸ ج ۱۴۳۹ ج ۱۴۴۰ ج ۱۴۴۱ ج ۱۴۴۲ ج ۱۴۴۳ ج ۱۴۴۴ ج ۱۴۴۵ ج ۱۴۴۶ ج ۱۴۴۷ ج ۱۴۴۸ ج ۱۴۴۹ ج ۱۴۵۰ ج ۱۴۵۱ ج ۱۴۵۲ ج ۱۴۵۳ ج ۱۴۵۴ ج ۱۴۵۵ ج ۱۴۵۶ ج ۱۴۵۷ ج ۱۴۵۸ ج ۱۴۵۹ ج ۱۴۶۰ ج ۱۴۶۱ ج ۱۴۶۲ ج ۱۴۶۳ ج ۱۴۶۴ ج ۱۴۶۵ ج ۱۴۶۶ ج ۱۴۶۷ ج ۱۴۶۸ ج ۱۴۶۹ ج ۱۴۷۰ ج ۱۴۷۱ ج ۱۴۷۲ ج ۱۴۷۳ ج ۱۴۷۴ ج ۱۴۷۵ ج ۱۴۷۶ ج ۱۴۷۷ ج ۱۴۷۸ ج ۱۴۷۹ ج ۱۴۸۰ ج ۱۴۸۱ ج ۱۴۸۲ ج ۱۴۸۳ ج ۱۴۸۴ ج ۱۴۸۵ ج ۱۴۸۶ ج ۱۴۸۷ ج ۱۴۸۸ ج ۱۴۸۹ ج ۱۴۹۰ ج ۱۴۹۱ ج ۱۴۹۲ ج ۱۴۹۳ ج ۱۴۹۴ ج ۱۴۹۵ ج ۱۴۹۶ ج ۱۴۹۷ ج ۱۴۹۸ ج ۱۴۹۹ ج ۱۵۰۰ ج ۱۵۰۱ ج ۱۵۰۲ ج ۱۵۰۳ ج ۱۵۰۴ ج ۱۵۰۵ ج ۱۵۰۶ ج ۱۵۰۷ ج ۱۵۰۸ ج ۱۵۰۹ ج ۱۵۱۰ ج ۱۵۱۱ ج ۱۵۱۲ ج ۱۵۱۳ ج ۱۵۱۴ ج ۱۵۱۵ ج ۱۵۱۶ ج ۱۵۱۷ ج ۱۵۱۸ ج ۱۵۱۹ ج ۱۵۲۰ ج ۱۵۲۱ ج ۱۵۲۲ ج ۱۵۲۳ ج ۱۵۲۴ ج ۱۵۲۵ ج ۱۵۲۶ ج ۱۵۲۷ ج ۱۵۲۸ ج ۱۵۲۹ ج ۱۵۳۰ ج ۱۵۳۱ ج ۱۵۳۲ ج ۱۵۳۳ ج ۱۵۳۴ ج ۱۵۳۵ ج ۱۵۳۶ ج ۱۵۳۷ ج ۱۵۳۸ ج ۱۵۳۹ ج ۱۵۴۰ ج ۱۵۴۱ ج ۱۵۴۲ ج ۱۵۴۳ ج ۱۵۴۴ ج ۱۵۴۵ ج ۱۵۴۶ ج ۱۵۴۷ ج ۱۵۴۸ ج ۱۵۴۹ ج ۱۵۵۰ ج ۱۵۵۱ ج ۱۵۵۲ ج ۱۵۵۳ ج ۱۵۵۴ ج ۱۵۵۵ ج ۱۵۵۶ ج ۱۵۵۷ ج ۱۵۵۸ ج ۱۵۵۹ ج ۱۵۶۰ ج ۱۵۶۱ ج ۱

شعبۂ اشاعت و تبلیغ جامعہ عربیہ حیات العلوم مراد آباد کی طرف سے شائع شدہ پوسٹر بنام "چند مسائل زندگی" سے ماخوذ ایک مسئلہ

مسئلہ:

(۱) ایک خانوں اور بیگنوں میں رہ رہے جمع کر کے اس کا سود لینا حرام ہے لیکن ہاں بیع کرنے کی بجائے سوال کرنے کے ساتھ، بیع شاپ خانوں، یا خانوں اور بیگنوں کی قیر بجسے مراد عام کے کاموں میں لگا دیا جائے یا اس سے مراد بیس، سفینوں، بیرونی، مظلوموں اور مقررہ بنوں کی۔ اور بیس درست ہے اور ان مظلوموں کی مدد کیا جائے ہے۔ جس کو کافی مقدمہ میں ماخوذ کرنا یا یہ ہو کر ثواب کی نیت سے نہ ہو۔ کیونکہ مراد عام دلی نئی کو دینے سے ثواب نہیں ملتا۔ چند مسائل زندگی مسئلہ نمبر ۲۔)

حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی مدظلہم کا فتویٰ:

(سوال نمبر ۱) ایک خانہ میں رہ رہے جمع کیا اور حق فون کے مطابق اس کو سود ملا وہ اس سود واپنے کام میں اس کتاب یا نہیں؟ (انور الہی انصاری کا چوری)

(الجواب) بھرت یہ ہے کہ وہ غریب پر سود کر رہا ہے۔ اس نیت سے کہ اللہ تعالیٰ اس نے ہاں سے نکل جائے۔ بعض کے فتویٰ پر اس کو اپنے کام میں لانے کی بھی تجاویز ہے۔ (ماہنامہ "انعام" کانپور۔ بہت ماہ شعبان ۱۳۹۲ھ تک ۱۳۹۲ھ تک ۱۳۹۲ھ تک)

دراسۃ اشاعۃ الکلام فی معتارف الصدقة من المال الحرام میں یہ تشریح بھی ہے کہ:-

مال حرام اور نہایت کرم و کرم کے کاظم ایک خاص اصل پر مبنی ہے۔ وہ یہ کہ جس اصول کے مالک معلوم نہ ہوں یا ان تک پہنچنا محذور ہو وہ حکم لفظ ہو جاتے ہیں اور حکم لفظ کا مکیں ہے کہ جب مالک کے ملنے سے مالوی ہو جائے تو مالک کی طرف سے اس کا سود کر دیا جائے۔ البتہ فقہانی دارالعلوم دیوبند۔ اعداد العتین ص ۱۰۰ ج ۲)

ہیک کی رقم لفظ کے حکم میں نہیں ہے۔ اس کے مالک نہ معلوم اور لایہ بھی نہیں ہیں اور ان کو پہنچنا محذور بھی نہیں ہے۔ اور یہ رقم واجب الوبھی نہیں ہے۔ بلکہ واجب الاخذ ہے۔ ہیک سے لے لین ضروری ہے۔ لیکر غریب کو دے دی جائے یا معالج المسکین پر صرف کر دی جائے۔ پھر لفظ کیسے ہوا؟

الحقیقت یہ کہ ہیک میں روپیہ ہونے کی وجہ سے روپیہ کا رویہ لگا رہا ہے۔ لہذا وہ مالک نہیں ہے بلکہ قرض ہے۔ اور نفع کے مالک ہو جاتے ہیں۔ لہذا یہ رقم حکم لفظ نہیں ہے۔

لہذا الفتاویٰ میں ہے۔

بیگنوں میں جو رقم بیع کی جاتی ہے۔ اس کے قواعد میں یہ امر فقہی اور معروف ہے کہ ہاں بیع نہایت نہیں

[illegible]

وہی رقم ہے جو فیصد بیدار قوتیں، ان کے

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ اور یہ خطائیں اس لیے آئی ہیں کہ ان کے لیے ایک نیا قانون وضع کیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت ان کے لیے ایک نیا قانون وضع کیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت ان کے لیے ایک نیا قانون وضع کیا گیا ہے۔

والجواب: ان شاء اللہ! یہ کتابیں جو کہیں نہ مل سکیں تو ان کے نسخے بنائے جائیں۔ ان کے نسخے بنانے کے لیے ان کے قرضے وائرنامہ دست ہے۔ ان کے قرضے وائرنامہ دست ہے۔

نہ کہ ما از مت چہ یزدر ینک با انشورائیں تینی میں ماز مت کرنا:

(سوال ۶۹۷) یہ شخص، اپنی ذاتی طور سے کرتا ہے اسے ایک اور جنرل انشورنس کمپنی (بیمہ) سے ترستے رہیں۔ یہ حوالہ تو یہ ہے، یاد رہا۔ عہدہ "آئی آئی آئی" ہے تو اسے جس جی سوڈو ملازم سے چھوڑنا چاہیے ایک بار یہ وہ ایک شخص کی طرح سے کر لیں۔ ان کے لئے ایک اور سوال۔

[illegible]

فرمانِ سرورِ الہی کے تحت قریشی قبیلہ نے اپنے اہل اور نبیؐ کو مار مار کر کھینچنے والے اور اس کے
خون کا پورے مایہ آبِ ارض کی آلودگی بنانے والے طریقے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ کھانا کھانے کا سبب میں امداد کرنا
وہاں میں کسی قوم کو کھانے کا سبب بنائیں تو ان کے ہاتھ میں ہوا نہ آئے اور عسیٰ لا تم و لعدوان و فساد و فتنہ ان
اللہ عذاب العاصی

اس کے علاوہ غلامی کی حالت میں ایک اور بہت سی بات مٹ کر اور طے ہو جاتی ہے۔

[illegible]

ہمارے ساتھ کیا؟ (اختیاری نمبر یا کسی ایسا عمل کرنا کیسے ہے؟)

(۲۹۹) ۱۹۶۲ء میں ان کی کج فہمی نے، مابین جگہ کے جان کے سیرہ احتیاج کی سیر

الحجواب) یا شیشہ مذکورہ، یکم اور معاند سودا اور قریب مشتعل ہے، لہذا اس سے یہ انتہیم چلائی اس میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔ "لفظ واخذ فعلہ بالصراب"

فہم و میں دوکان کے نقصان کی تلافی کے لئے کون سی صورت اختیار کرنا مناسب ہے؟

(مسئول ۳۰۱) اگر بیابیک اچھا تجارت ہے فساد میں اس کا اسٹاک مل کر خراب ہو گیا ہو یا دوسرا مال ادھار یا جو اتھا۔ مہینوں کا قرض ادا کرنے کے بعد قرض دوسرا ملنا ممکن ہے، دوکان کا یہ نہیں تھا کہ اب حاکم دعوہ حال سے خالی نہیں، اول یہ کہ بیابیک سے قرض لے کر وہ یہ نہ ادا کرے تاکہ آئندہ تجارتی سامان بھر آئیں اصولوں پر مل سکے، دوسری صورت یہ کہ جائیداد وچ کر قرض ادا کیا جائے، اس صورت میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، اس سے بچ کر کیا بیابیک سے قرض لینے کی گنجائش ہے، بیونہ تجارتی دعوہ اندر داخل ہے۔

(الحجواب) آج کل کے حالات کے پیش نظر کہ یہاں دشمنوں سے فطرو ہو چکا، شرائط کے ساتھ مفتیان آرام نہ دکان کا رفاقت ٹیکسٹری کے ہیں۔ کیا اور دکان ہے؟ (فتاویٰ رحیمیہ جلد ۳ ص ۱۳۴ تا ۱۳۵) (اسی باب میں) خود یہ خطرے کی حالت میں مکان، دوکان ٹیکسٹری کا نہ کرنا، کے عنوان سے ملاحظہ کیا جائے۔ (از مرتب) یہ فتویٰ تقریباً ۱۵ سال ہوئے شائع ہو چکا ہے اور مقامی کھربانی ماہرین "حیات" میں بھی یہ فتویٰ شائع ہو گیا ہے۔

صورت مسئلہ میں قرض داکر نے کاروبار سے نہ ہونے کے، کہیں سے ضروری قرض نہ ملے، دواور نہ ہوئی آئندہ مال ادھار دینے کے لئے تیار ہو کر اپنی ضرورت کے لئے نہ دکان وغیرہ کو کاروبار سے زائد اثاثہ فراہم کر کے قرض ادا کرنے کی کھلی نکالی جائے، اگر اس سے بھی قرض ادا نہ ہو کر ضروری قرض لئے بغیر پارہ وشی نہ ہو، بالکل مہور ہو جائے تو بقدر ضرورت سودی قرض لینے کی گنجائش ہے۔ (مجموعہ للمحتاج الاستغواص بالمواعظ والااضیاء والمطائر ص ۵) (الحجواب) (ص ۱۲۶ ج ۶) (فتاویٰ رحیمیہ ص ۲۶۱ ج ۶) (جدید ترتیب کے مطابق) باب القرض میں نویں ۱۵۱۱ میں سودی قرض لینے کی گنجائش ہے، کے عنوان کے تحت ملاحظہ کیا جائے۔ (از مرتب) فقط واخذ العلم بالاسواب، ۲ جمادی الاول ۱۳۱۱ھ۔

غریب کی امداد کی نیت سے یونٹ ٹرسٹ کے شیئر خریدنا:

(مسئول ۳۰۲) حرج اقدار سے غیر ہر گاہ ضرورت مالی میں گنداری ہے کہ حکومت مذکورہ طرف سے منظور شدہ واجب غرضی ادارہ ہے، جس کا نام "یونٹ ٹرسٹ آف انڈیا" یا ادارہ عوام سے سرمایہ لے کر مختلف قسم کے کاروبار میں لگاتار ہے، پھر اس سے جو آمدنی ہوتی ہے اس میں سے ہر سال سرمایہ وادوں کو اس کے سرمایہ پر کچھ فیصد فائدہ ملے گا، کے علاوہ ان فیصد تقسیم کرتا ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ اس ادارہ کے منتظمین جمع شدہ سرمایہ کو سودی کاروبار میں لگاتے ہیں مثلاً کچھ سرمایہ کیتھوی کے پریفرنس شیئر اور پریفرنس شیئر میں لگاتے ہیں اور کچھ سرمایہ مرکزی بینکوں کی فنانسنگ اور بونڈ میں

(۱) وشرعاً یجوز انحراف حاکم ما یحل بالمالہ و... (۲) من عویض فان لم یستطیع تحب لقرانہ وقر حکماً نقصاناً بالمالہ عویض فی معاوضہ مال لعمال قوم معارف مع الشامی باب المراجہ ص ۱۶۸۔

کہا کرتے ہیں، اور چونکہ مرید یہ ساری سرگتلات اور انوکھی چیزیں کھا کرتے ہیں، ان کے لیے جو نفع حاصل ہوتا ہے وہ تیسرا دلیہ میں ملتا ہے۔

اگر کوئی شخص غریبوں اور محتاجوں کی مدد کے لئے آقا کی سنگذرائعِ خیریت سے روئے تو اللہ تعالیٰ کو کون سے چند نام کے سہ ماہی ملے گا۔ اس چند نامی رقمِ آقا کی مدد سے نئے کئے گئے خود رو دارو "پنٹ ٹرسٹ آف انڈیا" میں نافے اور اس سے جڑا ہوا پتہ (فٹ) حاصل ہوئے گا جس میں تسمیر کرے تو سونے کے بجائے کڑی غریبوں سے ہندو کرنا پھر ہر قدر "پنٹ ٹرسٹ" میں انکاراں سے فٹ حاصل کرے اور دو فٹ غریبوں میں تقسیم کرے جانے نہ پائے گی؟ یہ کہ نامہ تفسیریں کو سامنے رکھ کر جواب نہایت فرما کر ہے۔ (براہِ مہربانی مطالعہ فرمائیے)

(تحریر) اولاد یہ بات خود اسے نہ دیکھ سکی تو رقم تم بھی جانتا ہے بعد دو رقم بینک میں بطور امانت محفوظ نہیں رکھی جاتی۔ بینک والے اسے سودوں کا روپوش رہا ستما کرتے ہیں۔ بعد ایک میں رقم رکھنا امانت علی الصحت ہے۔ کاغذی نامہ دے دو جی کا خوف، جو حفاظت کی خاطر رقم رکھنے کی تجاویز ہے، جھوٹا ہو گا۔ یہ ہونا چاہئے دو رقم رکھنے کے بعد ہر ۲۰۰ روپے کے ایک میں چھڑا دینا۔ چاہئے وہاں سے کر خرچوں اور تحبوں کو بہت شائبہ تقسیم کر دینا۔ اس کے کاموں میں بھی شریک رہتے ہیں (تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائی، جیسویس ۱۹۹۷ء ص ۱۰۰) (جدید ترجمہ) کے مطابق جی رقم کا سامان میں لکھتے ہیں کے عنوان سے، جو سودی رقم کا امداد میں دیکھ لیا جاسکے۔ ایسی ہی بینک کے سود کے متعلق حکومت پر حقدار کے عنوان سے مذکور کیا جائے۔ (مرتب)

[illegible]

غویہادی اے ہر کے لئے چن کر اور کھانا پکانا دیکھا یہ بندہ قریب کرے غریبا کی ادا کو کے لئے آئے فی کی کوئی جائزہ سب سے اختیار کرنا جیسا پامٹ اور دوا سب ہے۔ لیکن میں ایک کام کے لئے جائزہ دیتا ہی اختیار کرنا جاتے۔ (فقہ و فقہاء اہل اسلام)۔

جنوبی افریقہ میں کاروبار اور مکان کا انشورنس کروانے۔

(۳۰۳) ہمارے ملک راتھو (جنوبی) افریقہ میں اس بہت بڑی اور قلعہ دار شہر کی راتوں کا حصول میں کمی ہے۔ جبے قصور اور بے گروہ، ناچار غلہ، تمباکو اور دیگر چیزیں حاصل کرتے ہیں۔ صاحب دینا اور دولت مند دیکھتے دیکھتے تھیں نہ جاتے ہیں اور ان شہر کے کھانے پونے میں ایسے حالات میں کاغذ و پارے مکان کا انشورنس کی ہمارے دیوار میں گھونٹا ہے۔

ہے۔

(۱) باحل اللہ البیع و حرم الربوا (سورہ بقرہ پ ۳)

اللہ نے بیع و عطاء یا بیادورہ (سورہ بقرہ پ ۳) کیا۔

(۲) یصحق اللہ الربوا و یورس المصنعات (سورہ بقرہ پ ۳)

اللہ تعالیٰ سود کو صحیح ہے اور صنعت کو بڑھاتا ہے۔

(۳) یا ایہا النبی لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ (سورہ بقرہ پ ۳)

اگر سودی، جانہ سے باز آؤ گے تو اللہ جل و اٹھ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے جنگ کا اعلان ہو گا۔

حدیث مبارکہ ہے:

(۱) عن جابر و رضی اللہ عنہ لعمری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا و میز کلہ

و کتابہ و شادیہ و قال ہم سوادہ مسلمہ شریف ج ۲ ص ۲۷ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۶ باب الربوا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سوار لینے والے اور دینے والے اور سودی معاملہ کرنے والے اور سودی معاملہ کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور ارشاد فرمایا یہ سب برابر کے گنہگار اور ملعون ہیں۔

(۲) عن اسی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الربوا مسجون

حر، ایسوا ان ینکح الرجل امہ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۷)

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سودی معاملہ کرنے والے کو ستر قسم کے گناہوں میں سے تین میں سے کوئی دو گناہ ہے کہ انسان اپنی اسی کے ساتھ منکاح کرے۔

(۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درہم ربوا یا کلمہ الرجل و هو یعلم اللہ من ستہ

و ظلمین ربا (مشکوٰۃ شریف ص ۲۶ باب الربوا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ایک سو بی درہم کا گناہ (یعنی اپنے استہلال میں لانا) جانتے ہوئے کہ یہ سود

کا ہے اللہ کے یہاں پچیس ۲۶ مرتبہ ناسے مگنی زیادہ سخت ہے۔

(۴) عن اسی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا المسیح

الموشقات قالو یا رسول اللہ و ما هن قال الشرب و الخمر و المسحر و قتل النفس التي حرم اللہ الا بالحق

و اکتب المبرور و اواکتن مالی الیتیم و الشولسی یوم الزحف و لذلک المحضت المؤمنات

الغلات (مشکوٰۃ شریف ص ۷۰ باب الکبائر)

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاک کرنے والی سات چیزوں سے بچو،

شرش کیا یا رسول اللہ وہ سات چیزیں کون سی ہیں؟ فرمایا شرب کرنا، باؤ کرنا، حق کسی کو قتل کرنا، سودی معاملہ کرنا، شریک بنانا، حق کیا یا جہا سے بھاگنا، یہ کہ اس کو خواتین پر نہائی جہت لگانا۔

ان کے علاوہ دیگر احادیث بھی ہیں اور ماہر محدثین پر ان شاء اللہ تبارک و تعالیٰ۔

پونٹ فرسٹ کے شیئرز پر ملا جو ایویئر فنڈ استعمال کرنا کیسا ہے؟

اسوال (۳۰۸) پونٹ فرسٹ کے شیئرز نے یہ ہیں اور اس نے ایویئر فنڈ کو منافع لانے کے نام سے ملاقات بعد رقم ملتی ہے، یہ ایویئر فنڈ استعمال کرنا کیسا ہے؟

یہ بات آپ کے خیال میں رہے کہ پونٹ فرسٹ کے شیئرسین بیج شدہ سرمایہ زیادہ تر سودی کاروبار میں لگاتے ہیں اور گاہے و گاہے پر رقم دیتے ہیں اور اس میں جو آمدنی یا سود حاصل ہوتا ہے وہی شیئرز کے خریہ اوروں کو ایویئر فنڈ سے دیتے ہیں۔

(الضحیٰ) جسکی تحقیق کرنے میں طلبہ اور استاد آپ نے بھی "اول میں لکھا ہے کہ ادارہ پونٹ فرسٹ بیج شدہ سرمایہ زیادہ تر سودی کاروبار میں لگاتے ہیں اور اس سے حاصل شدہ آمدنی ایویئر فنڈ کے نام سے شیئرز کو ملتی ہے جو ان سے وفا کی صورت میں پونٹ فرسٹ کے شیئرز کی ضروریہ جائیں گی، انعامات ملنا معصومہ ہے اور اگر کسی نے خریہ لگے ہیں تو انہیں فرسٹ میں اسے رقم کر دینا چاہئے اور حاصل شدہ سود جو پونٹ فرسٹ خریہ اور سرمایہ گن کو بلائیٹ ٹو اب دے دینا چاہئے، فقط و فقط صواب۔

پہلی پونٹ فنڈ کے متعلق ایک سرکاری مسئلہ

اسوال (۳۰۹) ایک شخص ایک "ایویئر فنڈ" میں ملازمت کرتا ہے اور اس کی تنخواہ پارہ ۵۰۰ روپے ہے ہر چار پونٹ فنڈ کے نام سے مذکورہ دو روپے دینی والے ایک نوٹس روپے اس کی تنخواہ میں سے کاتے ہیں اور پھر "ایویئر فنڈ" کے نام سے ایک منافع کا اضافہ کر کے دے دیتا ہے، روپے بینک میں بیج کر دیتے ہیں اور بینک اس پر سالانہ سود دیتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ایک منافع بھی دیتا ہے، وہ ان سے کہنے والا یہ رقم اپنی مرضی سے بینک میں سے نہیں لے سکتا، اس کے بعد دو روپے دینی والوں نے بینک میں بیج شدہ رقم جمع سود اٹھا کر پوسٹ آفس میں رکھ دی ہے وہاں بعد پوسٹ آفس کے بیج شدہ رقم دیتے ہیں، یہ بھی رقم ادارہ پونٹ فرسٹ پر یا انتقال ہونے پر ہی ملتی ہے اس سے کیا نہیں ہوتا؟

اس صورت میں دو مسئلہ ذہنی والوں نے کیا اس سے متعلق جواب آپ کے فرادی رجسٹر میں ۱۴۱۱ھ (۱۹۹۱ء) میں کتاب الزکوٰۃ میں پونٹ فنڈ پر ذکوٰۃ نہیں ہے؟ ان کے عنوان سے دیکھ لیا جائے، اگر منسوب ہے کہ وہ ان سے بہار و بیعتانہ مزے مگر اس کے بعد بینک اور پوسٹ آفس کی طرف سے جو منافع اور سود حاصل شدہ رقم ہے اس کی متعلق جواب پونٹ فرسٹ فرامیں ہے بیوقوف جواب۔

(الضحیٰ) یہ سب کارروائی دو روپے دینی والے فرخواری ذمہ داری پر مبنی ملازمت کی مرضی اور انھیں نوٹس میں ہوا کہ ان کے بیج شدہ رقم اور منافع اس کی طرف سے برآمد شدہ رقم ہے اس کا لینا صحابہ ہے، سود کی تحریف اس پر سداوت نہیں آتی اور اگر وہ "ایویئر فنڈ" میں ملازمت کی بیماریات سے یہ کارروائی کریں تو بینک یا پوسٹ آفس کی طرف سے ہوا منافع اور سود ہوا ہے، ان کے استعمال کے لیے ہوا اور خیر یا کوٹھاب کی نیت کے بغیر ہے، ہر ملکہ اس صورت میں ان کے ملازمین جائز ہے کہ ان کے بیج شدہ رقم کو اپنے استعمال کے لیے لیں، ان کے لئے ان کے لئے ہوا، لیکن ان کے ملازمین

پھر شمار ہوتا ہے اس کا رولائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر ازم میں رقم کا قرض جس کام کے لیے لیا گیا ہے اس سے یہ رقم چھٹ یاڑ ہے اس میں کوئی فرق نہیں ہوگی اس وقت سے اس پر زکوٰۃ کے اخراج جاری ہوں گے۔ بعد ہر سال کی زکوٰۃ کو ملنا۔ کے مطابق ادا کیا جاتا ہے۔ اگر زکوٰۃ دینی ہوتے جتنے سالوں کی زکوٰۃ جاتی ہے وہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگی۔

اس بات کو بلاشبہ غلطی سے صاحب کے صاحبزادے والا غلطی کچھ جمع کر کے خیر فرما تو ہیں۔

مسئلہ۔ جری بر ایئرٹ فٹ میں ملازم کی تنخواہ کو جسے جو رٹم، دو ماہ کوئی جاتی ہے اور اس پر یہ ماہ جو اس کے فخر
ایک طرف سے کرتے ہیں اور جو رٹم ملانے کا نام وضع کرتا ہے شرعاً ان تینوں رقوم کا حکم آیا ہے اور وہ یہ کہ یہ
سب رقوم و حقیقت تنخواہ کوئی کام میں آکر چھ ماہ کی آمد سے وہی جائیں، جبہ الامازم کو ان کا لینا اور اپنے استعمال
میں لانا جائز ہے ان میں سے کوئی رقم بھی شرعاً وہ نہیں لیتے پر ایئرٹ فٹ میں اس کے اپنے اختیار سے کوئی جاتے تو اس
پر جو رٹم ملے گا وہ وہی ملے گا اس سے محتاج کیا جائے۔ لیکن اس میں جب وہ مر یا بھی ہے اور وہ کوئی کاغذ راجع بنائے گا
نہر بھی اس لئے ضروری نہیں ہے۔ یہاں پہلی کے مسئلہ کو دیکھو۔

[illegible]

الاجاب صحیح (مذہب امام شافعی) ہے۔ اور یہ: اجاب صحیح (مذہب امام احمد عظیمی) ہے۔

الجواب: نعم، (مستثنى) محمد بن قيس - وهو من أصحابه -

فجاءه شيخ (ع) فاستأذنه فدخل فجلس فحدثني عن أبيه عن جده عن

[illegible]

- 14 -

بیرے متعلق تفصیلی احکام (پارہ سوالات کے جوابات):

(سوال ۱۱۳۱۰) میری جو حقیقت بیان کی گئی ہے اس میں کبھی الہام رسد جو رقم آتی ہے جس کا نام ادائیگی اصطلاحات میں منافع رکھتی ہے، شریعت کا اصطلاحی روایات سے بائیس؟

(الحواش) جاء في تعليقنا السابق في حقيقت بلو، وتكونت مركب في الربو، في فضل خال عن عرض
بمعناو شوعى شرط لا حد المتعاقدين في المعاوضة بشر مختار باب الربو، ج ٢ ص ١٢٨ هـ
فصل خال عن عوض شرط لا حد المتعاقدين في معاوضة مال بمال، ومثلتي الا حر يصلى فقط

ولان مالہم مباح فی دارہم فای طریق احذہ المسلم اخذ مالاً مباحاً اذا لم یکن فیہ عذر
بمختلف المسلم من منہم لان مالہ صار محظوراً بعقد الا مان وھنا یدح ۳ ص ۷۰ باب الزموا
قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ لو ان مسلماً دخل ارض العرب باعان فباعہم الذرہم
بالدرہم لم یکن بملک بل لان احکام المسلم لا تجری فیہا و وجہ اخذ اموالہم برضاہم
ھو جانر (الرد علی سیر الاوزاعی ص ۹۱)

شیخ الاسلام حضرت مدنی تحریر فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ ہندوستان اور العرب سے اگر حضرت ولانا
نا تو فی قدس اللہ سرہ العزیز کا خیال تھا کہ باشندگان یا مسلمانوں کے لئے جائز ہے۔ ہندوستان میں، اقل ہندو ۷۰
اور جو سے سے کفار کا مال لے سکتے ہیں، اس میں ترہن طرفین، دوا اور عہد شکنی نہ ہو، لیکن باشندگان ہند کے لئے جائز
نہیں ہے، ہن کا خیال تھا کہ ہندوستان سکند نے اسے مسلمان بھی مگر براہوں اور ہندوؤں سے سو لے سکتے ہیں لیکن
ہو و کی مصلحت کا قائل کر کے اس فتویٰ کو مانع نہیں کرتے تھے (مکتوبات شیخ الاسلام ص ۱۸)

البت ہندوں سے سو لینے میں اب تک تذبذب ہے (ج ۱ ص ۱۹)

ہندوستان کی پیر کھینوں سے معاملہ کرنے میں یہ قیادت ہے کہ مسلمان کا مسلمان سے سو لینا لازم آئے گا
جیسا فقہی اعظم حضرت مولانا مفتی تقی علی صاحب فرماتے ہیں۔

”دراخر پ میں قدر پاسو کے ذریعہ قمار سے رقم حاصل کر لینے کی قیادت ہے مگر یہ زمینوں میں نہ
یا دون مسلمان بھی شریعہ ہوتے ہیں اور ان کی رقم بھی شامل ہوتی ہے اور اس میں تمام شرکاء کو خود مسلمان دیا کافر
INTAREST دیا جاتا ہے تو کیا مسلمان سے بھی سو لینا ہے اس لئے دار الحرب کے مسئلہ سے بھی یہ کاجواز
مشتبہ ہے۔ محمد تقی علی صاحب (ازداریت مبنی)

(سوال ۹) اس صورت میں جب کہ دشمنوں کا کاروبار خود حکومت کر رہی ہو اور اس صورت میں جب کہ یہ کاروبار بھی
کچھ نہیں کر رہی ہوں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

(الجواب) دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے اس لئے کہ سو لینے کے جواز کا دار صرف اجابت پر ہے اور اجابت فی ملت
انتانہ دار ہے وہ دونوں صورتوں میں مفقود ہے۔ فقہاء۔

(سوال ۱۰) اگر کاروبار حکومت کے ہاتھ میں آجائے تو کیا اس بنیاد پر اخراجات حکومت میں رعیت کے ہر فرد کا حق ہوتا
ہے، زیر بحث معاملہ میں سود کی رقم علیہ حکومت قرار پائے گا یا نہ؟ کی حدود سے خارج ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور کیا اس
صورت میں یہ معاملہ جائز ہو سکتا ہے؟

(الجواب) اس کو حکومت کا عمل قرار نہیں دیا جاسکتا، اور یہ معاملہ عانت علی العصبیہ کی وجہ سے جائز نہیں۔ فقہاء۔
(سوال ۱۱) فرض کیجئے کہ یہ کاروبار حکومت کے ہاتھ میں ہے ایک شخص پیر پانچویں خریدتا ہے اور یہاں زمینیں
کے بعد اصل مع سود کو وصول کرتا ہے۔

(الف) سود کی کل رقم بطور ٹیکس ہندو خود حکومت کو سنبھالتا ہے۔

(ب) ایسی کاموں میں الجھڑا ہے جس کا انجام دینا خود حکومت کے لئے ضروری ہے مگر وہاں پر وہی پانچویں دیتی

کی وجہ سے انہیں احتجاج پیش کیجیے گا۔ انہیں جیل مارا جائے گا، ان کی تعیناتی اور ان کو اور پڑا، کہیں ان کو ہانا بلانے کے لیے۔
خیر وہ جہاں یہ امور قانوناً حکومت کے لیے ہیں۔

(ج) ایسے کاموں میں صرف کرنا ہے جو قانون حکومت کے ذریعہ نہیں ہوئے مگر عام طور پر رعایا میں سے جاریہ ہیں جس حکومت کی اندر چاہتی ہے اور حکومت بھی کمزور کی اس خواہش کو نہ موم نہیں سمجھتی بلکہ محض اوقات امداد کرنی سے متعلق کسی شہر کے ذریعہ قبول کیا گیا ہے۔

قویاں نہ گھوڑے بالاصورتوں میں اس شخص سے لئے ہیں۔ ایسی ہی مزیداری یہ مذہبوں کی راہوں سے دیکھنا ہے۔

(جواب) ان اسوقوں میں بھی پادشہ اور شاہ پر مجبوری کے سوویں دیا کرتے کی سزا عا جائز نہیں ہے۔ جس طرح کہ فتح اٹھنے والی بیعت سے پہلے لڑنے کی اجازت تھی، اس لیے اور اس میں غارتگی و لوٹ پوٹ بھی ہے، مال لُٹی گئے ہیں، چیل سے معاملہ کرنا ہے تو وہ سوئی رقم بلکہ نکلیں و جبری چندہ حکومت کو دے نکلے گا، اور ہلاکت و آب و عام کا مسمکھا ہوگا، اس لیے نہ ٹکانا ہے۔

سوال ۱۲: در اکثر سوئیچ و ریموت کنترل باتری قلمی و سرے کو ایڈوانس طور پر چاہئے تو کیا اس صورت میں شے میں کامیاب ہو سکتا ہے؟

کر اٹھو! پس سے بخارنی کوئی کچھ لاش نہیں ہے کہ کیا صراحی حاجت کو سنا کر کھڑی۔
 الف۔ اس کا کوئی بدلہ دلا ہے جس میں معصیٰ مذکورہ موجود ہوں اور جس پر عمل کرنے سے اور کتاب،
 وصیت لازم آئے، مگر ہوتا ہے کہ آپ اپنے بار۔

سب۔ فاشورس کی مراد یہ نکال دینا ہے کہ کوئی ایسی زمین کی جو ملکتی ہے، حوات معصیت نے، امرہ و خارج
از اس ارضہ خارج ہو کر نہایت زراعت اور صنعت سے توجہ لے

الحق وہی ہے جس نے تمام مخلوقات کا نسل اور معیشتوں کا وضع و انشاء کر دیا ہے۔ پابند کی پابندی اور شہنشاہ کی رعایت

(۱) اب یہاں انفسی امور ان نصیر و اللہ نصیرکم عربیت اقدامکم (۱) ایمان وادوں اور ایمان
پست کی بجائی کر کے اللہ ہی ہوتا ہے خدا و تمہارا ہی ہر کہے گا اور تمہارا ہے قدموں کو چاہت رکھے گا۔ (نور ان
(۲)

ہیت اللہ کی مرمت کی جائیگی ہے؟ تو ان کی طرح اس میں مالک ہانا شرط ہے؟

(الجواب) مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ غریب مستحقین کو دینا ہوتا ہے۔ سرگرم و غیرہ رلاء عام کے کاموں میں لگانے کی کئی باتیں ہیں۔ مسجد میں کچھ لگانا ہوتا ہے۔ مسجد کی ہیت اللہ کی مرمت میں لگانا سکتے ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

(اس مسئلہ پر مفصل کلام، حکام مساجد و مدارس میں موجود ہے۔ ان مرتب)۔

سووی رقم شتیم خانہ کی عمارت وغیرہ میں صرف کر سکتے ہیں :

(مسوال ۳۱۵) بینک سے ملی ہوئی سووی رقم شتیم خانہ کی تعمیر میں اور رنگ و روغن کرنے میں اور پبلک قمراتوں کے احاطہ ہانے میں خرچ کی جائیگی ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہاں نہ چائیگی ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

غیر مسلم کو سووی رقم دینا:

(مسوال ۳۱۶) بینک کے سووی رقم پر غیر مسلم کو دینے میں یا نہیں؟ میں تو جڑا۔

(الجواب) مسلمانوں میں ہی بے شمار مکان اور غرباء میں لہذا غریب محتاج مسلمانوں کو یہ رقم پانیتہ واجبہ۔ سووی دینے کی بجائے بھتر ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

دواخانہ کی تعمیر میں سووی یا زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا:

(مسوال ۳۱۷) کہہ رہے یہاں آپ دواخانہ ہے بلاتفریق مذہب سب کو مناسب وام پر دوا دی جاتی ہے اس دواخانہ کی ایک عمارت کی تعمیر کرنا ہے اس کی تعمیر میں زکوٰۃ اور سووی کے پیسے استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ میں تو جڑا۔

(الجواب) دواخانہ کی عمارت میں زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا درست نہیں، مگر استعمال کی جائے گی تو لوگوں کی ذلت و اذیت نہ ہوگی۔ اسی طرح سووی رقم بھی استعمال نہ کی جائے، البتہ اگر اللہ رقم ملتی ہو تو ہر کام کا ہوا ہو تو اس میں اس سے کوئی نکتہ رفاء عام کا کام ہے مسلمان ہندو ہر ایک اس کو استعمال کریں گے سووی رقم استعمال کرنے کی گنجائش ہو سکتی ہے، فقط واللہ اعلم بالصواب۔

بینک کا سووی غیر مسلم کو دینا:

(مسوال ۳۱۸) بینک سے جو سود ملتا ہے وہ کس کو دیا جائے؟ بینک غیر مسلم ضرورت مند ہے اس کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟ میں تو جڑا۔

(الجواب) یہ رقم غریب، مستحقین محتاج نووی جائیگی ہے اور وہ اپنے کام میں لے سکتا ہے غریب مسلمان کو فائدہ پہنچانا بہت اہم و نسبت غیر مسلم کے زیادہ حق دار ہے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

۱۔ ویسیر طرین یكون فیہ فیہ لا یملیک لا اسیحہ کھامو لا یصلی الی بناء نحو مسجد قال فی فیہا صلی تحت ہر ل
نحو مسجد کساء القضاطر والسفایات واصلاح الطرقات وکبری الا بعدہ کل ما لا یملیک فیہ شامی راء
الصراف ج ۲ ص ۳۳۳۔

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ نصیحت فرمائی کہ:

الحصوب کے لیے اس طرح کے پتھر مادی کی کمی نہ ہوگی۔

۱۰۰۰ کی تعداد استعمال کرنا چاہئے۔ یہ رقم فی آدمی کو ملے گا۔ مگر یہ رقم صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو اس وقت تک اس کام کو جاری رکھیں گے۔

میں نے وہاں سے اذیت لے لی تھی۔ یہ تو میری پانچویں بات ہے۔ میری ساری باتیں میرے دوستوں کے سامنے ہوتی ہیں۔

• یہی دیکھنا سولہ برس تک میں جانی نہ دے سکی تھی کہ ایسے بچوں کے لئے کچھ ہے تو نہ دیکھتا تھا کہ یہ بچے کون سے ہیں اور وہ کون

۱۱۱۔ اے نبی! جو ان لوگوں نے تجھے دیا ہے، اس سے بے نیاز ہو۔ **فَقَطِّعْ وَابْنَهُ اَعْمٰیہ** بالسرور

انہوں نے ذی بختن میں سودی رقم استعمال کرنا۔

[illegible]

پھر ہم کو مطالبہ ہے کہ میں، میں اور، میں نے جو کچھ ملتا ہے اس کے ساتھ ساتھ جواب دیتا ہوں۔

انجربہ اعداد کے لیے اس کے نتیجے کے ساتھ ۵-۱۱ لایا جائے گا جس سے یہ واضح ہو جائے گا کہ

[illegible]

یہ سب کچھ دیکھ کر وہ سوچا کہ اس کی زندگی میں کیا تبدیلی آئی ہے۔

وہاں پہنچ کر ان کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔ ان کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔ ان کے ساتھ ساتھ چلے گئے۔

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1033-1037.

میں نے اپنے تمام حلقہ کاروں کو اس بارے میں مطلع کر دیا۔ ان کے پاس سے ان کی رائے معلوم کی۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اگرچہ یہ ایک نیا اور دلچسپ موضوع ہے، لیکن اس کے بارے میں اس وقت کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے اس بارے میں اس وقت کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

علامہ اقبال نے یہ بھی فرمایا کہ: "مشرق و مغرب کے مابین جو کچھ ہے وہ ایک ہی ہے۔" (معارف، ۱۹۳۱ء، ص ۱۰۱)

مستشرقین حیدرآباد کے تعلق سے یہ امر بھی تذکرہ کیا گیا ہے کہ ان پر محرف ہو گئے۔

[illegible][illegible]

یہ کہ اگر حزبِ اسلامی و حزبِ انجمنِ اسلامی کے کام میں صرف خیر کے لئے متعلق حضرت

تاریخ: ۱۳۸۵/۰۵/۰۵

[illegible]

١٠٧ الحارث بن عيسى بن الوليد بن حبيب بن عبد الله بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب

مسئول، انجینئر کی ہوتی قیامت کے دن وہ ایک کاموں میں لگاتے ہیں وہ تو ان سے جدا رہتے تھے اور
مرگت ہوتی ہے یہ نہیں لگاتے، تو ان میں سے ایک ایک کا ترجمہ ہے۔

۱) حسابِ امانت: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ کسی شخص کا ہے کہ جس نے یہ مال اپنی مرگت میں لگاتے ہیں، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۲) حسابِ صاحب یا قرض: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۳) حسابِ سود: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۴) حسابِ معاوضہ: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۵) حسابِ معاوضہ: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۶) حسابِ معاوضہ: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۷) حسابِ معاوضہ: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۸) حسابِ معاوضہ: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۹) حسابِ معاوضہ: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۱۰) حسابِ معاوضہ: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۱۱) حسابِ معاوضہ: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۱۲) حسابِ معاوضہ: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۱۳) حسابِ معاوضہ: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

۱۴) حسابِ معاوضہ: یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو عین کے مال یا غیرہ رقم کے ساتھ کسی کام کے لئے
تے، یہ مال اس کا ہے یا ان کا ہے، فقہاء اللہ اعلم بالصواب۔

لوگ ہیں، سودی رقم انہیں حصول ثواب کی نیت کے بغیر (اس کا دیاں دور کرنے کی غرض سے) سودی رقم سے (خود کھڑا کیا ہے۔ اور مزید) مسلم یا غیر مسلم، معصین یا کارکن حضرات کی تنخواہ میں سودی رقم کا استعمال جائز نہیں، البتہ اسکول و مدرسہ کے معلمین، معصین، کارکن حضرات میں سے جو کوئی مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق محتاج، ناداروں انہیں سودی رقم بطور امداد دینی چاہ سکتی ہے۔

مسلمانوں میں غریب، فقراء، کی کمی نہیں ہے، لہذا مسلمان ہی کو ایسی رقم دی جائے سودی رقم کا حساب کتاب علیحدہ رکھا جاوے، عوارض کی دیگر رقم کے ساتھ اس کی آمیزش نہ کی جائے خوش حال لوگ (جن کا گھارا پورنی ہو جاتا ہو) اور ان کی ذیالغ اولاد سودی رقم کی حق دہریس۔ فقہ ہائے تعالیٰ علم محترم الحرم ۱۴۱۵ھ۔

باب مایجوز من الاجارة رسا لایجوز

بینک میں نوکری کرنا کیسا ہے

(سوال ۳۳۲) میں نے B.COM کیا ہے۔ اس وقت بینک میں ملازمت مل رہی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ بینک نوکری عام طور پر لین دین کا ہے جو یہ ملازمت قبول کرنا کیسا ہے؟

(الف) بعض کہتے ہیں کہ اپنے کو اس لئے لڑنے کو (تکوا) دینا ہے۔ اس سے کیا ثابت ہے۔

(ب) ثابت ہے کہ آج کل جہاں بھی گھومیں سو فی معاملہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ بھی مٹی میں جھڑی نہیں ہوتی وہ ہے بینک میں دھڑ دھڑاتی ہے۔ مگر اس کی کل رقم (قلم) فی ماہیں سوا کا بھی شمار ہوتا ہے۔ اس کا سبب تو اس کی ہوتی ہے، تو اس سے اسے اور خوش تر ہے۔ تو اس کو اس کی جاتی ہے پھر کیا لیا جائے؟ بینک تو مال (الحواہ) ہے۔ بینک میں تمام معاملہ لین دین کا ہے تو پھر ملازمت قبول کرنے کی تو عمارت جائز نہیں ہے۔ اسے شریف کہتا ہے۔ عن جابر وصی اللہ عبد اللہ بن نعیم و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کل الریوا و صو مکملہ و کتابہ و ساحلیہ و فال ہم صو، و صکوۃ سرفہ ص ۲۲۳ معنی باب الریوا (بخاری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی ہے: سو لینا اور لینے والے ہر وہی معاملہ ٹھیکے والے اس کے کہ انہوں پر لاء فرمایا کہ یہ سب لوگ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریف ہیں) اس سے ثابت ہوا کہ لاء لینے کا نام لینا ہے اور لاء لینا اس میں کسی قسم کا حصہ لینا یا بیع نہیں ہوتا ہے۔

حق تعالیٰ فرماتے ہیں: وَلَا تَعْبُوا سِوَا عَلٰی الْأَعْمَ وَالْعُدُوں۔ ترجمہ: اور عباد اور ظلم (زیادتی) نہ کرو۔ میں میں ایک دوسرے کی امانت مت آؤ اور اس سے اڑتے اڑتے بے شک خدا سے پاک سخت مزہ دینے والا ہے۔ (سورۃ اعراف)

(الف) ابداً انجن کا یہ خیال ہے کہ ملازمت میں لینا ہے سو اسے کو یہ نسبت اس کا یہ خیال ملا ہے۔ اور اس زمانہ میں ایسے خیالات کا جو تو بڑا بات نہیں ہے۔ خصوصاً عیسیٰ کی عیسیٰ کوئی ہے یا علی اللہ و علی لا یطالی المسر، و ملاحظہ من الحلال ام من الحرام: رواہ البخاری عن ابی ہریرہ: وصی اللہ عبد مشکوۃ شریف ص ۲۳۱ بسباب النکسب و طلب الحلال (سروگوں پر ایمان ماننے والے) اس نے کہا: اے ابی ہریرہ! اس کا حاصل کرنے میں حرام اعمال کی پرمانہ کر لگا۔ (بخاری شریف)

(ب) جہاں تک ممکن ہو اسے اپنے لیے کوئی شغل کرے، تو اس سووی رقم سے اس کی ہائی سے اس کا یقین ہو تو اسے نوکری نہ کرے یقین نہ ہو تو شک و شبہ نہ ہو تو نہیں کرے اس کا کیا یقین کرے؟ اندر رقم یعنی سووی رقم ہی تو اس کی ہے۔ اسے بینک میں رکھنے سے سووی رقمیں بن جائیں جو نہ اندر رقم بنی ہے وہ سو ہے۔ لہذا جب تک عیسیٰ نہ دیکھ لیا ہے کہ کیا چاہتے ہو کہ اس سے کوئی لوگ نہ کر رہیں گے۔

(ج) یہ خیالی و محال ہے کہ اس زمانہ میں مال کی ادوی نہیں مل سکتی۔ خدا کے پاک کلمہ مان ہے۔ و ص

اس واقعہ میں اللہ علیہ الرحمہ ورحمۃہ تعالیٰ کو روٹی ہانہ اور نہ زمین پر پٹنے والا یا ٹٹن کا روق نہ ہے۔

نہ ان میں خدا تعالیٰ نے اپنی پہچان کا جو وعدہ دیا ہے وہ طمان اور پاک روزی کے لئے ہے۔
تو اس روزی کے لئے جس کی بہت ذوق عالمی ہو وہ اسے پاک ان کو ملے گی روزی کے کام نہ اسے یہاں کن
ہی کی کمی ہے جو جملہ کی تکریم چھوڑ دیا۔ ان کی غصہ کرہ تھا۔ کہ لو یہ پتھر ہے۔ عدیہ نہ شریہ میں ہے۔
اس شخص میں سے جو شہرہ کی لئے تہمت میں ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔

و ما پیمائی کی اجرت میں پیسہ دینا اور طمان کے بدلہ پیچھے آنا کٹوانا:
(سوال ۳۳۳) اگر فرما لے ہیں ما، یہ وہ غصہ کی تین مسئلہ علی میں کہ۔

تیرہ آٹے کی ٹیکہ ۱۱۰ ہے اس کا اس میں یہ کہ لکھی لکھل پانچ روپے پائی کے ساتھ شین و کھوئی تو کل کوئی
ہائے لی۔ لکھی صورت میں اس کی زبان پر ہانا اور اس کا پیتا تو سب سے کہ لکھی عدہ ہونا کہ لکھی شامی جلد نہ
۳۱ کی اس بات کا مطلب واضح فرمائیں وہ واحد والحیۃ اور بغیر الا حرا ولا ای و سلمہ ای
لا یمز ہلک حلیۃ بعد و محس النک نہ العور و رد الدانی حاز ولا مکیں فی معنی فقیر الطحان اذہم
مستحضر ان بطعی بحرء مند و یفقیر مند کما فی المسح عن جوبہر الفتاویٰ قال الرمی وہ عنہ
بالا و لیس حواہ ما یفعل فیہ دیار من احد الا حیرۃ من المحنطۃ و انظر اہم معا ولا شک فی
حواہ و رسائی باب الا حیرۃ القاسدہ ج ۵ ص ۳۶

اور اگر کوئی بار کو بوجہ فقیر الطحان کی یہ صورت ہوگی لکھی فقیر الطحان الی صورت کی مرتہ فرمائیں۔
میں تو زور (اعظم مذکور)

(الحجاب) مذکور لکھی لمعاب۔ صورت مذکور علی اس میں لکھی ان میں راضی نہیں ہے۔ جرت میں پیسہ دینے
ہے۔ یہ آٹے کی دیا گیا فقیر الطحان کی صورت یہ ہے۔ صورت فقیر الطحان ان مستاجر الرحل میں آخر تو وہ
لطف من بہا الحنطۃ علی ان یكون لصاحبها فقیر من ذوقها لو لکھ لو ماشہ ذلک فذلک قاسم
و بخوبی عالمگیری ج ۵ ص ۴۷ کتاب الا حیرۃ الفصل الثالث فی فقیر الطحان و احوالی معاف
بہرے یہاں اجرت میں پیسہ دینے جاتے ہیں جس کے اوپر کرنے میں غلہ لکھی مستاجر الرحل میں ہوتا جو ہم جواز کی
سبب و المسح فیہ ان المستاجر عاجز عن تسلیم الا حیرۃ و ہادیہ اخیریں ص ۲۹۹ باب الا حیرۃ
شعاعہ سمحہت اجارہ کی شرط یہ قرار دے کہ آٹے سے پہلے مستاجر تسلیم اجرت پر قرار ہو و الغدۃ علی السبلہ
حیرۃ و هو لا یقدر بنفسہ و رسائی ج ۵ ص ۴۸ کتاب الاحارۃ لہذا یہ جلدی ہے کا مدد نہیں ہے۔ وہ ان
ان میں کی کٹائی تو وہ حیرۃ سے ایک چیز ہے۔ اندازہ کے مطابق آٹا کاٹا جاتا ہے جس پر مستاجر ہر چیز و دوسرے
ہیں۔ ایک مستاجر نے کہیں اور آٹے کو ان لکھی ان کے بل کی سطح و مقدار کا نام دیتے اور لکھی۔ لکھی ہے اس نے
لکھی دیات مرتفع ہوئی چاہئے: او المشقة تحلب النیسر۔ انصروا رب سبیح المحظورات۔ بخیر صورت یہ

سے اجرت میں اضافہ کرنا واجب اور آقاؐ سے دیے جانے کی نفع رسان والی حد سے بڑھ کر نہیں ہے۔
 (احادیث الیہ ایمہ) میں ہے الحدیث المصباح قال المصنف، وقد بع الحسن صلی اللہ علیہ وسلم عنہ یعنی
 فقیر الشحار قلت، اصحح الذکر قطبی ثم السیوطی فی مسہمما فی کتاب بیو ح عن عبد اللہ بن موسیٰ
 عن سفیان عن ہشام ابی کثیر عن عبد الرحمن بن ابی نعیم المحلی عن ابی سعد الخدری قال، نبی
 عن عبد الفضل وعن صفیر الطحطاوی، ابی و ابو حماد بن علی السوسلی فی مسندہم عن ابی
 البرکات عن سفیان بن عیینہ عن عبد الرحمن بن ابی نعیم، الذکر قطبی و قال فیہ نبی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم، الحج رخصت الزمان، ص ۱۰۰ کتاب الزجاء فقط واللہ اعلم بالصواب۔

بدر سے کامکان بینک کو کرایہ پر دینا:

(سوال ۳۳۳) امام نے یہاں لکھا ہے کہ "تعمیر مالک" کتاب میں ہے کہ "بعض مقامات میں ان کے
 ایک مکان خالی ہے یہ مکان بینک کو کرایہ پر دے دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر یہ مکان کسی اور کو دیا جائے تو کیا
 آئے گا اور بینک اسے بہت نقصان پہنچائے گا" کے لئے یہاں سے بدر کی مالی حالت بھی متروک ہے نہ دولت میں
 بینک و مکان آرا یہ پوری ذمہ داری نہ رکھتا ہے اور تو یہ۔

(الجواب) بدر کا مکان بینک کو کرایہ پر دینا جائز ہے اور اس کی وجہ سے نقصان نہیں پہنچتا۔
 امیدوں کے پیش نظر وہ سب کا مکان بینک کو کرایہ پر دینے کی حالت میں جائز ہے اور یہاں سے بدر کی مالی حالت
 ہے قبل لا یستوی العیبت والخطی ولو عجبک بحکومتہ النجیبت فاعلموا اللہ یا اولی الا لب لعلکم
 تفلحون آپ (ﷺ) فرمادیں کہ "پاکستان پر انہیں کوئی شک و نا پاکئی کی ضرورت نہیں ہے، انہی سے جس خدا
 تعالیٰ سے آئے ہیں ان کو تم کامیاب رہو۔ (سورہ بقرہ ۱۸۵) اللہ اعلم بالصواب۔

ہندوؤں کی سرورہ بخش کو اجرت کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا:

(سوال ۳۳۵) یہاں کافرؤں کی سرورہ بخش کو تسلیم اور مل کی سرورہ بخش کے لئے ان کے مکان تک پہنچتی ہیں
 اور یہاں سے ہندوؤں کے لئے حرام ہے۔ لہذا کافرؤں کی بخش کو تسلیم اور مل کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل
 کیا جائے تو حرام ہے۔

(الجواب) اس میں کوئی قہارست نہیں، بخش کو نکالنے اور ہجرت لگانے سے حرام نہیں ہے۔ (فقط واللہ اعلم
 بالصواب)

قلمی کام کرنے والوں کو ہوٹل کے کمرے کرایہ پر دینا:

(سوال ۳۳۶) میرے دوست کا ایک ہوٹل ہے۔ اس کے ساتھ ایک باغ بھی ہے اس میں مسافروں کے کمرے

۱۰) ولو انما سحر العشر کوی مسلم الحبل بما سحرہ فی موضع بدی فی ان مسرورہ لیسفہ انی مسرورہ لیسفہ عار
 عنہ، لکن فتاویٰ عالمگیری کتاب الاحیاء کتاب المداوی عشر فی مسائل الشیوخ فی الاحیاء الخ

جاسکتا ہے انہیں دور اندیشی اور غلط ساخت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مستند پالیسی اختیار کرنی چاہیے۔ اور یہ بالکل ٹھیک ہے قرآن مجید میں ہے **اسما جعفر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر واقام الصلوۃ و ادى الزکوۃ و لم یحش الا اللہ فسی اولئک ان یمکنوا من المہدین** ترجمہ: اللہ کی مسجد والوں کو ضرور دیا جائے گا۔ پورے ہیں جو خدا پر اور آخرت کے لئے دنیا پر ایمان لائیں اور نورانی پابندی کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور خدا کو دیکھیں سے خدا میں تو امید ہے کہ یہ لوگ (خلائق کا سامان کی بارگاہ پائے) لے ہوں گے۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام البند ص ۱۱۱، ۱۱۲ کلام اقدس تحریر فرماتے ہیں ”غیر یہ حقیقت بھی واضح کر دی کہ خدا پاک کی عبادت کا وہی توحید حق مسلمان کو پہنچاتا ہے اور وہی اسے بارگاہ کھولنے والے ہو سکتے ہیں، یہاں سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ فاسق و کافرا وہی مساجد کا توحید نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ تو اس کے درمیان کوئی مناسبت باقی نہیں رہتی بلکہ تضاد باقی رہتی ہے۔ (وہ یہ کہ) مسجد خدا ہی کا مقام ہے اور توحید خدا ہی کی ہے۔ (نور۔ رسم حسان الصوفی، بحوالہ فتاویٰ وحیدہ ص ۱۶۵، جلد سوم) (جدید ترتیب کے مطابق احکام مساجد و اہل میں توحید مسجد کہتے ہیں کے عنوان سے ملاحظہ کیا جائے۔ مرتب)

جب قاسم و دیگر مسلمان توحید کا اہل نہیں تو غیروں کی توحید اور مساجد پر ان کی بالادستی کا عدم جواز ظاہر ہے۔

امام کینا: ۲۱ پانچے اس لئے متعلق بھی نہ لکھا گیا ہے یہ پہلو بھی بہت زیادہ تلاش ہو چکا اور ذاتی اصلاحات، اس سلسلہ میں اختر کے برادر خود مولوی سید عبدالاحد مرحوم نے اپنی مشہور کتاب ”مسلمان کی فائزگی“ میں اپنے جذبات کا اظہار اس طرح کیا ہے۔

”مسجد کا امام عامل یا عملی بزرگ ہونا چاہئے، اگر ایسا نہ ملے تو جسے قرآن و حدیث زیادہ ہو اور اچھا چٹا، دانا، امام رکھا جائے، آج کل ایسے مسلمان پندرہاں مشکل نہیں، لیکن سب ایسے امام کی تلاش زیادہ ہے جو توحید کے اشارہ میں پہلے اور توحید ایسے ہوتے ہیں جو کسی طرف مسجد کا انتظام نہ کر سکیں۔“

آخر یہ کیا بات ہے کہ انیس اپنے معمولی سے کام کے لئے لازم کی تلاش ہوتی ہے تو ہم بڑی احتیاط کرتے ہیں اور ہر طرح دیکھ بھان کر اپنی پند کا ملازم رکھتے ہیں لیکن جب مسجد کے لئے امام کی ضرورت سے تلاش ہوتی ہے جب ہم مسجد کے لائق نہیں بلکہ اپنے مطالب کا امام نہ ملاحظہ کرتے ہیں، اس وقت نہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ امام سند یافتہ عام نہ کسی ضروری مسائل سے واقف بھی ہے یا نہیں، قادری اور حائلہ نہ کسی لکھنؤ کے مقرر قرآن بھی صحیح پڑھتا ہے یا نہیں، کس عقیدہ و پیرو ہے اور نہ توں سے مسلک کا حامی ہے و تقلد بھی ہے یا شرع ہے مہار، نہ تحقیق ہے نہ تحقیق، نتیجہ یہ کہ جو وہ ذہن بنانے کا اہل نہیں، امام بن جاتا ہے اور جو وہ نہیں کسی مصرف کا نہ ہو وہ ذہن بنتا ہے۔

جب توحید مسجد کی ذمہ داری اٹھانے کا اہل نہیں ہوگا تو ظاہر ہے کہ وہ فی مرضی کا اہل امام حق تلاش کرے گا، محکم فکر کرے کہ کچھ توحید متولی اور اہل امام کی جوی آپ کو اکثر جگہ نظر آئے گی۔ (مسلمان کی فائزگی ص ۱۵۲)

اسلام میں مساجد کی بہت ہی اہمیت اور بہت ہی عظیم حیثیت ہے، مساجد مراکز اسلام اور شعائر مسلم ہیں، مساجد رونے زمین پر سب سے مقدس، سب سے پاکیزہ اور سب سے بھترین جگہ ہے، اللہ تعالیٰ و سب سے زیادہ

مساجد کا نظام صحیح اور بہتر سے بہتر ہو اور مساجد سے مسلمانوں کو صحیح رہنمائی مل سکے۔ وما ذلک علی اللہ بعزيز۔
اللھم آمین بحرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔

دلالی کی اجرت:

(سوال ۳۳۸) میں مکان اور زمین کی دلالی کا کام کرتا ہوں۔ یعنی کوئی شخص اپنا مکان یا زمین بیچتا ہو تو اس کو کابک (خریدار) اکرویتا ہوں، یا کسی کو مکان یا زمین خریدنے کی ضرورت ہو تو اسے مکان یا زمین خرید دیتا ہوں، اور اس پر اپنا حق لکھتے لیتا ہوں، گاہے ایک پارٹی سے اور گاہے دونوں پارٹیوں سے دلالی کی اجرت لیتا ہوں، تو میں دلالی کی اجرت لے سکتا ہوں یا نہیں؟ بعض لوگ ناجائز کہتے ہیں، اور دلالی کا پیشہ کیسا ہے؟ بیٹہ اتو جروا۔

(الجواب) یہ پیشہ مباح ہے اور اپنی محنت اور کام کے موافق پہلے سے مناسب اجرت طے کر دی جائے تو طے کر دہ اجرت لے سکتا ہے اور اجرت ایک فریق (پارٹی) سے بھی لے سکتا ہے اور دونوں فریق سے بھی لے سکتا ہے البتہ اجرت طے اور متعین ہو چاہئے، معاملہ مبہم نہ رہتا چاہئے، مثلاً میں ہے (قصہ) قال فی التنازل خاتبة و فی الدلال والسمسار یجب اجر المضا، و ماتوا اضعوا علیہ ان فی کل عشرة دنا نیر کذا فذاک حرام علیہم و فی الحاوی ستل محمد بن مسلمة عن اجرة السماس فقال ارجو انه لا بأس به وان کان فی الاصل فاسداً لکثرة التعامل و کثیر من هذا غیر جائز فجزوا الحاجة الناس الیہ الخ (شامی ص ۵۳ ج ۵، کتاب الاجارة قبل فصل فی ضمان الاجیر)

فتاویٰ دارالعلوم قدیم میں ہے الجواب، دلال کی اجرت کام اور محنت کے موافق لینا اور دینا جائز ہے بشرط یہ کہ ظاہر کر کے رسالت لیا جائے اور جو خطیہ طرفین سے لیا جاتا ہے وہ جائز نہیں۔ فی السامی، کھاب
تجارت ج ۵ ص ۴۳، قال فی التنازل خاتبة فذاک حرام علیہم اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو روپیہ وغیرہ خفیہ لیتے ہیں وہ حرام ہے۔ فقط بندہ محمد شفیع غفرلہ (فتاویٰ دارالعلوم قدیم ص ۱۱۹ ج ۸، کفایت المظنی میں ہے۔

(سوال) دلال کے یہاں کھانا کیسا ہے؟ شریعت کی رو سے یہ پیشہ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) دلال کی دعوت کھانا مباح ہے اور دلالی کا پیشہ کرنا مباح ہے۔ (کفایت المظنی ص ۷۷ ج ۷)

فتاویٰ محمودیہ میں ہے دلالی یہ ہے کہ بائع و مشتری کے درمیان معاملہ کر لیا جائے، اس میں بائع و مشتری دونوں کو شمن (قیمت) معلوم ہوتی ہے اور دلال کو اس شمن کے علاوہ اجرت ملتی ہے، خواہ وہ اجرت پانچ دس روپے کی صورت میں متعین ہو، خواہ اس طرح کہ فی صد دس روپے یا فی روپیہ ایک آنہ اجرت مقرر کی جائے وہ اجرت درست ہے جس قدر بھی ہو، فقط واللہ سبحانہ العظم (فتاویٰ محمودیہ ص ۷۰ ج ۳) فقط واللہ العظم بالصواب۔

موقع محل کے اعتبار سے کرایہ میں اضافہ کا مطالبہ صحیح ہے یا نہیں؟

(سوال ۳۳۹) ایک مسجد کی چند کانیں بہت مدت سے کرایہ پر دی ہوئی ہیں، کرایہ دار بہت معمولی کرایہ دیتے ہیں ان کو اضافہ کرنے کے لئے کہتے ہیں تو انکار کرتے ہیں اور سرکاری قانون کا سہارا لیتے ہیں، حالانکہ دوکانیں بہت اچھی

قانون یہ ہو کہ کسی تہہ پر ضرورت کی بناء پر کوئی عروس ایک دن قبل رخصت کی درخواست دے اور اہل درہ اس وقت کو منظور کر میں تو مشاہدہ میں سے کچھ نہ کہنے کا تو ایسی صورت میں جب کہ آپ نے درہ کے قانون کے مطابق ایک دن قبل رخصت کی درخواست دی، اور اہل درہ ان درہ کے جواب میں سفر کرنے کی مخالفت نہیں آپ نے اسے اجازت سمجھ کر سفر کی تو آپ مشاہدہ کے حق دار ہیں اس صورت میں تو خود کا نفاذ درست نہ، وگاہ کہ ان نظام کو یہ رخصت منظور نہ کرنا تھی تو صاف صاف : منظور ہی میں جواب دے دینا چاہئے تھا۔ اور اگر درہ کا قانون یہ ہو کہ کچھ نہیں ملے، عطا ہو کسی ضرورت کی وجہ سے بھی جو رخصت کی جاتے کی سہ کی گواہ کہنے کی تو قانون کے مطابق تو خود کا نفاذ درست ہوگا۔

اہل ارغواہی میں سے۔

(سوال ۲۸۰) کیا فرماتے ہیں علمائے دین کی مسئلہ میں کہ جہ طلب اور حدی حدیہ اسلام کے یہاں جوہر میں ہیں؟
ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جوہر میں ہیں۔“

[illegible]

مدرسہ الفتویٰ -

(سوال ۲۸۱) مدرسہ بناد ہو گیا، نیا مسرغ کی تھوڑا کا مستحق ہو گیا یا نہیں؟ اگر ہے اور اس نے نہیں لیا تو اسے سزا ہے یا نہیں؟

(الحواہ) اگر قاضی یا غلام چاند وکی رضا بھی جاوے تو یہ شرط ٹھیکرنا درست ہے کہ ایام مرضی کی تہذیبی جاوے کی درجہ درست نہیں۔ پھر اگر شرط یہ ٹھیکری تب تو اتفاق نہیں ہے اور اگر شرط ٹھیکری تو وہ مستثنیٰ ہے، پھر اگر اہل چاند وکی رضا معصوم ہو تو چاند وکی درجہ درست ہے ورنہ جس نے حد تک رکھا ہے وہ اپنے گھر سے دے۔ (امداد الفتاویٰ ص ۳۹۶ ج ۳، کتاب الناحیہ وطلوع کریم)

عطر بڑا ہیڈنگ ہے:-

ایام تعظیل و رخصت اگر شرع و موافق ہوں و تابع ہیں ایامِ ندومت کے ورنہ حرام و افہام یکس چسپ ایہ
رخصت چوہے ہوں گئے تعظیل پوری ملے گی ورنہ حساب سے کم ہو جائے گی۔ (یعنی عطر پیرا میں ۱۰۰۰)

قلہ بآئینہ مجھ کو چھوئے ہیں ۔

سوال: اخلازمذہبہ دو دین کی رخصت ہے اگر کھانا اور میوہ درمیان آنا اور پائنت سے کہ مٹانہ ہو کہ دوس جازین کی تہ ہو

وایں شریعتی روشنی میں جب آپ قرینہ کارمیں نہ لائیں، چیتہ برو۔

(المحبوب) کمیشن پر چند بات جائز ہے، یہ ایجاد نامہ ہے جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اجارہ میں اجرت متعین ہونا ضروری ہے اور نہ دروسات میں اجرت بیکمول ہو کر اور مری وجہ یہ ہے کہ اگر اجرت عمل وغیرہ سے مسائل ہوتی، تو تو جائے خود یہ اجازت ہے، اور یہ صورت فقیر ضمان شرعاً نہیں ہے، اس سے حدیث میں منع فرمایا گیا ہے، نیز مذکورہ صورت میں اس لوگوں نے چندہ میں زکوٰۃ کی رقم کوئی بے ان کی زکوٰۃ کی رقم بھی مستحضر ہے، نہ کوئی فقہی رقم فقیر قبول کرے گا، اتنی زکوٰۃ اور نہ ہی کہ اولیٰ زکوٰۃ کے لئے باقی میں حق زکوٰۃ کو مالک بنانا ضروری ہے اور مذکورہ صورت میں فقیر کو اس کی محنت کے عوض زکوٰۃ کی رقم دی جائے گی۔

والیہ تحریریں میں ہے ولا یصح حی تکون التامع معومۃ والا حرة معلومة لدار وینا ولا ان السجالة فی الموقوف علیہ وہی بدله بفضی، ای المنزعة کجہالة العین والنفس فی البیع ۱۱۱۱۱۱۱۱ اخیرین ص ۷۷ کتاب الاحراف

نیز مزید فرماتے ہیں: من دفع الی احاکم عولا لیسجہ بالصفی اللہ احمر مظہر کذا اذا استاجر حمارا یحمل علیہ طعاما فقیر منه فلا حارة فاسدۃ لانه جعل الاجر بعض ما یخرج من عصبه فیصرف فی معنی فضل الضمان وقد بھی النسی علیہ المعلوم عدد وجو ان يستاجر ثورا یطحن نہ حیطۃ بفقیر من ثقیفہ وهذا اصل کبیر یعول بہ فساد کبیر عن الاجارات لا یسبحا فی دیار نا الخ (جہادہ آخرین ص ۲۸۹ ص ۲۹۰ باب الاحراف الفاسدۃ)

درتار ہے۔ و مشوطا کون الاحرف والممنفعة معاربتین لان جہالتهما نفی در مختار مع رد المحتار ص ۴ ج ۵)

نیز درتار میں ہے: (ولو دفع عولا لا یجوز لیسجہ نہ بصفہ) ای بصف الغرض (أو استاجر عولا لیسجہ طعامہ بفضہ او ثورا یطحن بر بعض ثقیفہ) فسلط فی الكل لانه استاجرہ بجرء من عصبہ والا اصل فی ذلك بیه صلی اللہ علیہ وسلم عن فقیر لطحان الخ (در مختار مع رد المحتار ص ۲۸ ج ۵) یقط والله اعلم بالصواب۔

(۱) کمیشن پر سفر، مقرر کرنا (۲) بیرون ملک چندہ کے لئے جانے والے مستمسک کا

چندہ میں سے ایک بڑی رقم بطور اجرت لینا:

(سوال ۳۴۳) آنکھ باندھ کر دینے میں جس سفر کو چندہ کے لئے مقرر کیا جاتا ہے اکثر و بیشتر سفر کو تسمین حضرات کمیشن پر مقرر کرتے ہیں مثلاً کہ پورہ چندہ کا نصف تیار، ای میں نہ خرچ کرو، غیر خرچ غیرہ سب تیار، ۱۰۰ یا ایک تہائی مقرر کرتے ہیں اور نہ کاغذ و اکی میں زیادہ ہے، سفر، پوری قوجہ اور محنت سے چندہ کرتے ہیں مدد سزا اس میں زیادہ فائدہ ہے حالانکہ اس نے سب سے اور قوی بھی دیکھا ہے کمیشن پر سفر کو کرنا جو عزیمت ہے تو اس میں ہے کہ یہ نکل جائے یا نہیں؟ اور اگر ایسا نہیں کرتے ہیں تو اس کو نقصان پہنچا ہے۔

کتاب المزارعہ

بنائی پر زمین دینے کا بیوہ اور اس کے شرائط:

۳۴۵۔ زمین نے شرط پر دی کہ زمین زیدی کو عمر بچ پانی وغیرہ لگانے کا اور محنت بھی کرے۔
 کا اور ہر فصل پانچ سو جانے کو تقسیم سے پہلے عمر نے بقا خرچی کیا ہے وہ وصول کرے گا اور اس کے بعد جو غلہ بچے گا
 وہ ایک میں برابر تقسیم کریں گے، یہ صورت جائز ہے یا نہیں؟ جو غلہ جوڑی ہو تا کہیں ماہ جو کوئی بھی شرط یہ تفصیل
 سے تحریر فرمائیں، بیوہ اور شرعہ۔ (اگلے باب میں اشارہ)

(الجواب)۔ جتنی بھی بیوہ اور اس میں مراد ہے وہ اس شرط پر دیا گیا ہے کہ عمر کے لئے یہ شرط لگانا کہ فصل چار ہونے پر
 وہ لگانا یا بیوہ کا خرچ پہلے وصول کرے گا اور پھر بیوہ اور برابر تقسیم ہوگی۔ یہ صورت جائز نہیں ممکن ہے کہ
 اتنی ہی بیوہ اور جو عمر کے لئے شرط لگائی گئی ہے۔ یہ لیا خرچ میں ہے۔ و کلا ہی لا تصح المزارعۃ (اذا
 شرط ان یوفی صاحب البذر بذرہ ویكون البقی بینہما نصفین لانہ یودی الی قطع الشرحۃ فی
 بعض معین لوفی جمیعہ مان لم یخرج الا قدر البذر) (ہدایہ اخیرین ص ۱۰۴، کتاب المزارعۃ)

مزارعۃ (بنائی پر زمین دینا) کے صحیح ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں، پہلی شرط۔ زمین کا قائل کاشت ہونا،
 زمین اور خرچ زمین کے کر یہ کہے کہ تم اس قائل کاشت بذر اور پھر اس میں بیجی کرو جو بیوہ اور ہوگی یا نہ لیں گے تو یہ
 صحیح نہیں، اثم المزارعۃ تصحہا علی قول من یجوزہا شروط. احدا کون الارض صالحۃ للمزارعۃ
 لانہ لا یحصل خواتمہ (ہدایہ اخیرین ص ۱۰۹ ج ۴) (ویشترط فیہا) (ای فی المزارعۃ عدد من
 یجوزہا) (صالحۃ الارض للمزروع) لان المنفصود وهو الویج لا یحصل بلون کولہا صالحۃ
 للمزارعۃ (مجمع الاہم ج ۳ ص ۱۹۹ کتاب المزارعۃ)

دوسری شرط۔ افول کا اہل قد میں سے ہونا یعنی قائل بذر۔ والناسی ان یکون رب الارض
 والمزروع من اهل العقد وهو لا یخص بہ لان عقد اما لا یصح الا من الاہل (ہدایہ اخیرین ص
 ۱۰۹ ایضاً) (مجمع الاہم ص ۱۹۹ ج ۳ کتاب المزارعۃ)

تیسری شرط۔ زمین دینے والے کی مدت کا تسخیر ہونا کرانے میں یا اسے سالاں کے لئے دی جائے گی
 والثالث بیان المدة لانہ عقد علی منافع الارض از منافع العمل والمدة ہی المعیار لہا لصلح (المصلح)
 بہا (ای بالمدۃ) (ہدایہ اخیرین ص ۱۰۹) (ویشترط تعین المدۃ) تصیر المنافع معلومۃ کسۃ لو اکثر
 فان ذکر وقت لا یتممکن فہو من المزارعۃ فہی فاسدة (مجمع الاہم ص ۱۹۹ ج ۳ ایضاً)

چوتھی شرط۔ محل بیج کون دے گا یہ تسخیر ہونا چاہئے اور اس کی مختلف سورتیں ہیں بعض جائز بعض ناجائز
 مثلاً (۱) زمین اور بیج ایک ہی کا دیوار لڑیں اور محنت دوسرے آدمی کی ہو یہ صورت جائز ہے دوسری علی
 دوسرے لو جہ، ان کانت الارض والبذر لمرء واحد والبقول العمل لمرء واحد جائز ان المزارعۃ

آخرین میں باب الفراء ح۱۰

(۲) زمین میں ایک ٹکڑے کی ہوا اور تمام چیزیں یعنی بل، نخل، چنار اور محنت دوسرے آدمی کی ہونے پر صورت بھی جائز ہے

بے توان کانت الارض لو احد والعمل والبقر والبیرو لو احد جازت (ہدایہ اخیرین)

(۳) زمین میں نخل اور چنار سب ایک کی ہوا اور محنت دوسرے کی ہونے پر صورت بھی جائز ہے اور یہ ہر ایک اس

کے ہے کہ دوسرے قسمی کو اپنے یہاں ملا کر لے کر ان کانت الارض والبقر والبقر والبیرو لو احد والعمل من الآخر جازت لانه امتناع جرحه للعمل بالآلة المتاجر فصار خياطاً ليخط ثوبه بائو ته او طيئاً ليطون بمرة (ہدایہ اخیرین) تجھے ہاں میں سے دو اڈا کسان البقر والارض لا حد ہما (العمل والبقر للآخر) اور الارض لا حد ہما والبقر للآخر، لو العمل لا حد ہما والبقر للآخر (صحیح) فی هذه الصور الثلاثة (مجمع الانهر ص ۱-۵ ج ۲ کتاب الفراء ح۱۰)

(۴) زمین میں نخل ایک کا ہو، چنار اور محنت دوسرے کی ہونے پر صورت بھی جائز ہے۔

وان کانت الارض والبقر لو احد والعمل لاخر فهي باطله هذا الذي ذكره ظاهر الرواية وهدایہ اخیرین بے توان کانت الارض والبقر لا حد ہما والبقر والارض لا حد ہما (مجمع الانهر ص ۱-۵ ج ۲ ایضاً)

(۵) چنار ایک آدمی کا ہو، زمین میں نخل اور محنت دوسری کی ہونے پر صورت بھی جائز ہے۔

(۶) چنار، نخل ایک کا ہو، محنت اور زمین دوسرے کی ہونے پر صورت بھی جائز ہے اور تاہذا ہے وہ ہوتا و جہان

انحران لم يدكرهما احدهما ان يكون البقر لا حد هما والارض والبقر والعمل لاخر وان لا يجوز لانه يتم شركة بين البقر والعمل ولم يرد به الشرع، والثاني ان يجمع بين البقر والبقر وان يكون البقر والبقر لا حد هما (بافق للآخر) وان لا يجوز ايضاً (ہدایہ اخیرین ص ۱۰) ايضاً (و كذا) يطل (لو كان البقر والبقر لا حد هما والارض والعمل للآخر لو البقر والبقر لا حد هما والثاني للآخر) (مجمع الانهر ص ۱-۵ ج ۲ ایضاً)

محنت حرامت کی پانچویں شرط جس کا شیخ نے وہیں کا حصہ متعین کر دیا ہے: وانما لا يعلم لا يستحق من لا بشر من قبله لانه يستحقه عوضا بالشرط فلا بد ان يكون معلوماً وما لا يعلم لا يستحق شرطاً (ہدایہ اخیرین ص ۱۰ ج ۲ ایضاً)

چوتھی شرط: ان زمین کا شجر کے حوالہ کر دی جائے، خود ساتھ دہ کر کام کرنے کی شرط نہ لگائے۔ والسادس ان يخلصي رب الارض بينهما (الارض) وبين العمل حتى لو شرط عمل رب الارض والعمل، لانه بذلك لغوات التحلية (ہدایہ اخیرین ص ۱۰ ج ۲)، (و) بشرط التغلبة بين الارض والعمل، لانه بذلك يمكن من العمل فصار نظير المعازرة لا تصح حتى يسلم المائل انه حتى اذا شرط في العقد ما يهون به التحلية وهو عمل رب الارض مع العامل لا يصح (مجمع الانهر ص ۱۰ ج ۲ ایضاً ج ۲) ساتویں شرط: بچہ دار کی تقسیم ہر کی اختیار سے ملے، نو، وزن کے اعتبار سے ملے نہ ہونے کی طرح کسی خاص

باصواب۔

بچوں کا مال ماں باپ کسی کو نہیں دے سکتے:

(مسوال ۳۵۸) اے یہاں (یعنی انگلینڈ، برطانیہ) میں حکومت کی طرف سے چھوٹے بچوں کو تحفہ دیا جاتا ہے اور حکومت کا مقصد یہی بچوں کو بڑا ہوتا ہے بچہ کا باپ اس پر قبضہ کرتا ہے اور موقع موقع ان پر خرچ کرتا ہے، بچہ کی والدہ اس جمع شدہ رقم سے اپنے کسی عزیز کو امداد کے طور پر دے جاتا ہے۔ بچہ کا باپ اس پر راضی نہیں ہے تو وہ دے سکتی ہے یا نہیں؟ مینو اتوجروا۔

(الجواب) جب حکومت کا مقصد بچوں کی کوالیٹی یا بنیادوں کا ہے اور وہ مال بچوں کے پاس امانت ہے وہ مال بچوں کے کام میں استعمال کرنا چاہئے کسی کو دے جانا نہیں ہے۔ بچوں کے مال میں ایب تصرف کرنا جس میں بچوں کا نقصان ہو جائز نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ کسی کو ان کا مال دے دینے میں بچوں کا نقصان ہے لہذا وہاں کو شرعی حق حاصل نہ دگا۔ ولا يجوز ان يهب شيئا من مال طفله ولو بعض (در مختار مع رد المحتار ج ۳ ص ۷۰)۔

کتاب الہیۃ، قبل باب الرجوع فی الہیۃ

بہشتی زید آپ کے پاس بیٹے کی اس میں یہ مسئلہ درج ہے ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۳۔ جرجی نابالغ کی ملک ہو اس کا عہد یہ ہے کہ ان کی بیٹی کے کام میں لگا دیا جائے کسی کو اپنے کام میں لانا جائز نہیں خود ماں باپ بھی اپنے کام میں لادیں نہ کسی اور پر کے کام میں لادیں (بہشتی زیور ص ۵۴ ج ۵)

مسئلہ ۷۔ جس مخرج خود بچہ اپنی چیز کسی کو دے نہیں سکتا اسی طرح باپ کو بھی نابالغ اولاد کی چیز دینے کا اختیار نہیں۔ اگر ماں باپ کو مال کسی کی چیز کو بالکل دے دیں یا زراعت یا کوئی دکان کے لئے اور مالگ دیں تو اس کا لینا درست نہیں، البتہ اگر ماں باپ کو بڑی دکانی وجہ سے نہایت ضرورت ہے وہ چیز کہیں اور سے ان کو مل سکے تو مجبوراً اور لاچرہ کی کے وقت اپنی اولاد کی چیز سے لینا درست ہے۔ (بہشتی زیور)

مسئلہ ۸۔ ماں باپ وغیرہ کو بچہ کا مال کسی کو قرض دینا بھی صحیح نہیں بلکہ خود قرض لینا بھی صحیح نہیں خوب یاد رکھو (بہشتی زیور ص ۵۵) پر نکاح حصہ بچوں کو دینے کا بیان (نقد والمذاہم) باصواب۔

محصلہ جینے کے نام پر مکان خریدنے سے بیٹا اس مکان کا مالک شمار ہوگا یا نہیں:

(مسوال ۳۵۹) عبد القادر نے اپنے چھوٹے سے ایک مکان خریدا اور سرکاری قانون سے بچنے کے لئے اس مکان کا دستاویز اپنے ایک بیٹے عبدالرزاق کے نام کو بنوایا، وہ بخشش کرنا مقصود تھا اور یہ خریدنے کے بعد وہ مکان عبد الرزاق کو حوالہ کیا بعد ازاں عبد القادر ہی اس مکان پر قابض رہے اور وہی اس کا انتظام کرتے رہے اور اس کی آمدنی بھی استعمال کرتے رہے، عبد القادر کا انتقال ہو گیا وراثت کے بعد ان کا بیٹا عبد الرزاق اس مکان پر قابض ہو گیا اور خود کو اس کا مالک بنانا چاہا اور اگر وہ لوہاں میں سے حصہ لینے کے لئے صاف انکار کرتا ہے اور ان کوئی کرتا ہے کہ یہ مکان میرا ہے، کیا عبد الرزاق کی بات صحیح ہے؟ کسی مصلحت سے باپ اپنے کسی بیٹے کے نام سے جائیداد خریدے تو بیٹہ تو اس کا مالک بن سکتا ہے؟ یا وہ باپ ہی کی ملک ہو کر تمام وارثوں میں تقسیم ہوگی؟ مینو اتوجروا۔

والجواب ابو الدائر کسی مصلحت سے اپنے کسی بیٹے کے نام سے مکان خریدے تو وہ بیٹا جس اس نام پر خریدے گی وہ بیٹے کی صورت پر اس مکان کا مالک قرار نہ دیا جائے گا۔

ابو الدائر کا بیٹا نہیں ہے۔

(سوال) کیا اگر ماں نے بیٹے کو بیعت میں کھانا خریدا ہے تو اگر اپنے بیٹے کو خریدا ہے تو کسی مصلحت سے بعد میں اپنے بیٹے کو کسی معاش خریدی جیسا کہ بیٹے کا نام اکثر رائج اور عرف میں تمام اہم فرضی مشہور ہے تو آیا وہ معاش خریدی ملک ہوگی یا عروہ کی اور خریدے کو اس میں اختیار نقل و تصرف مثل بیع و ہب وغیرہ کا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر کسی بیچ کا ایجاب نہیں ہے تو اس نے درمیان ایجاب و قبول کو الٹا کر دیا ہے اس کی ملک ہوگی۔ اگر خریدنے والا خریدنے کے لیے خریدا ہے تو اس نے نام سے حشر خریدی کی خریدی کی ملک ہوگی۔ اگر اس کی بیعت بیعت ہے تو وہ بیعت کی وجہ سے بیعت تمام کرے۔ اگر مقصد بیعت نہ ہو تو وہ بیعت کی ملک نہیں ہوگی تو جس کے ساتھ ایجاب و قبول تک نہ ہو اور اس کے ساتھ بیعت کا مقصد ہے اس کے لئے حشر کی خریدنے کا مقصد ہے اس کی ملک کیونکہ ہو سکتی ہے نفسی العود المستحکم وسیع الضمانیہ وهو ان یتظہر اضعف اوصافاً یورید انہ۔ الخوف عذر وهو یسبب فی الحقیقۃ مل کمالہر۔ بیعت حشر کی بیعت کی ملک ہوگی اور اس کو تہاتر مالکان جائز ہوں گے اور وقت یہ کہ کوئی سبب منع ہو۔ ہب انتقال ملک اس سے مراد ملک ہو جائے یا پابا۔ الخ (ابو الدائر کا بیٹا بیعت میں ہے) کتاب الوداع: بیعت۔

لہذا صورت مسنونہ میں اگر عہد یا بیعت انتقال ملک کا کوئی صحیح سبب شرعی ثبوت کے ساتھ پیش نہ کرے۔ نہ کہ بعض اس کے نام پر مکان خریدے کی وجہ سے عہد الرزاق تھا اس مکان کا ملک نہیں ہو سکتا۔ یہ مکان مرعہ عہد القادر بیعت کا نہ ملک اور ان کے ترکہ میں شامل نہ ہو تمام وہ بیعت میں شریعت کے مطابق تقسیم ہوگا۔ بخلاف ہندو عہد یا عہد یا عہد۔

والد نے بڑے بیٹے کو مکمل زمین دی تو کیا حکم ہے :

(جواب) ۱۶۱۰ ایک قانون ہے کہ بیعت میں بیٹوں کے ساتھ ایک مکان میں رہتی تھیں بیٹے بیٹے جیسے بڑے ہوتے تھے مکان میں ٹنگی ہوتے تھے۔ شادی کے بعد اور بھی ٹنگی ہوگی تو والد نے ٹنگی کی وجہ سے اپنے بڑے بیٹے کو اپنی ذاتی ایک حلیہ دینا ہی ہے۔ بڑے بیٹے نے اس جگہ قابل رہائش مکان لیا اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ والد کا بھی اپنی ذاتی وہاں ہے والد نے اپنے بڑے بیٹے کو جو زمین دی تھی اس میں دوسرے ارٹھوں کا حق ملے گا انہیں؟ نیز والد کا اپنا جو حق مکان ہے اس میں بڑے بیٹے کا ورثہ حق ہے یا نہیں؟

(الجواب) والد نے اپنے بڑے بیٹے کو مکمل زمین بطور ہب (بخشش) دی تھی یا عہد رہنے یعنی صرف استعمال کے لیے دی تھی یہ اس میں کسی وصایت نہیں ہے۔ اگر شرعی حریقت سے یہ ثابت ہو جائے کہ والد نے اپنے بڑے بیٹے کو مکمل زمین ہب (بخشش) کی طور پر دی تھی تو اس زمین پر بڑے بیٹے کا مکمل قبضہ ہوگی کہ والد کا ہب تمام ہوگا اور اس زمین کا مالک بڑا بیٹا ہوگا اور اس صورت میں دوسرے رتوں کا اس میں حصہ نہ ملے گا۔ اگر زمین ہب (بخشش) کے طور پر دی ہو تو والد کے لئے مناسب یہ تھا کہ اپنی تمام اموال میں برابر کا حوالہ کرتے ہوئے دیگر بچوں کو بھی اسی طرح زمین

کار بار کر رہے ہیں اور اس وقت تجارت محدود چلا رہے ہیں تو اس شخص کو اس تجارت میں کوئی حق پہنچتا ہے یا نہیں؟ اور وہ شخص تجارت میں حصہ لے کر شریک سمجھا جائے گا یا نہیں؟ اور اگر وہ شخص تجارت میں سے کچھ طلب کرے تو اس کا مطالبہ شرعاً جائز ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) ہاں اللہ نے جو مال اپنے نژاد کو دیا تھا اگر صراحتاً ان کی ملک کر دیا تھا یا اس کے ترافعی موجود تھے کہ بطور تملیک دیا ہے تب تو وہ مال ان نژاد کی ملک ہے اور اس کا سارا نفع بھی انہیں کی ملک ہے اصل راس المال جو دیا گیا ہے وہ بھی ان کا حصر تھا آپ کو بیعت شرکت ان سے کسی قسم کا مطالبہ نہیں ہو سکتا بلکہ ہاں ہوتا ہے تو اس کے من کے ذمہ واجب ہے کہ اگر وہ زمین محتاج ہوں تو ان کے خرچ کا تکفل کرے اور اس بیعت سے مالہ حق کو بھی بوقت حاجت جبر کرنے کا حق حاصل نہیں۔ اسی قولہ۔ والفقیر مطلقاً لولا ما فی النسخ من کتاب الہدیہ ص ۷۸ ج ۲ مولودفع الی امینہ مالا یقتصر فیہ الا بن یكون للزین اذا دلت دلائل علی التملیک الخ۔ کتبہ (مولانا مفتی) محمد شفیع عفا اللہ عنہ۔

الجواب صحیح: بندہ (مولانا محدث) اصغر حسین عفا اللہ عنہ (فتاویٰ دارالعلوم قدیم ص ۲۲۹، ص ۳۳۰ ج ۲۵) بقسط واللہ اعلم بالجواب۔

تمام ورثاء متفق ہو کر پورا موروثی مکان ایک وارث کو ہبہ کر دیں تو ہبہ صحیح ہو گا یا نہیں؟ (سوال ۳۶۳) ہمارے مرحوم کا ایک مکان ہے ان کے وارثوں میں صرف ان کی دو بیٹیاں ہیں، دونوں صاحب اولاد ہیں اور وہ سب ماشاء اللہ صاحب مال ہیں مرحوم کی دونوں بیٹیوں کا بھی انتقال ہو گیا ہے ان کی اولاد ہمارے نانا کے مکان کے وارث ہیں، ان کے وارثوں نے یعنی میری خالہ زہرا بھائی بہنوں اور میرے چچائی بہنوں نے متفق طور پر اپنا بندہ راجی حق جو اس مکان میں ہے مجھے بخش کر دیا اور اس مکان پر میں نے قبضہ بھی کر لیا ہے، البتہ انہوں نے یہ کہیں یہ شرط لگائی ہے کہ تم یہ مکان نہ کسی کو بیچ سکتے ہو نہ کسی کو زمین کے طور پر دے سکتے ہو نہ کوئی شرط کی ہے۔ یہ بیچ صحیح ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئلہ میں بیچ صحیح ہے مکان پر آپ کا قبضہ بھی کر دیا ہے لہذا آپ شرعاً اس مکان کے مالک ہیں۔

ہدایہ اخیرین میں ہے: والا وهب الانسان من ومحمد لوان اجل لانهما مسلما هاجمعة وهو لده قبضها جمعة فلا شوبوع (ہدایہ اخیرین ص ۲۷۲ کتاب الہب) آپ کے نانا کے وارثوں نے ہبہ میں یہ شرط لگائی ہے اس کی وجہ سے ہبہ قاسد ہوگا، ہبہ شرط قاسد سے قاسد نہیں ہوتا۔

ہدایہ اخیرین میں ہے: والہبۃ لا تبطل بالشروط الفاسدة وهذا هو المحکم فی النکاح والخلع والصلح عن دم العملة لانها لا تبطل بالشروط الفاسدة بخلاف البیع والا جارة والرهن لانها تبطل بها (ہدایہ اخیرین ص ۲۷۵ کتاب الہبۃ)

مکروہ و ليس يعزوم والهيبة صحبحة الى قوله. وفي شرح السنة في محدث استجاب السوية من الاولاد في العمل وفي غيرهما من انواع البر حتى في القبلة ولم يزل خالفاً فلذلك بلغه وقت فصل بوبكر عائشة ورضي الله تعالى عنهما باحد وعشرين وسقاً. عليها ايها جون سائر اولادہ وفضل عمرو بن الخطاب ورضي الله تعالى عنه عاصماً في عطائه وفضل عبد الرحمن بن عوف ولهم كلثم قال القاضي رحمه الله تعالى: وكرر ذلك ولم يكر عليهم فيكون اجمالاً والتعليق الصحيح ص ۳۸۰-۳۸۱

سورت رسول میں مرحوم محمد اقبال نے اپنے بیٹے محمد عثمان کو اپنے حصہ میں سے بڑا حصہ بہتہ کیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ بڑا حصہ یہ کہ تھا یا صرف ظاہراً، اگر کوئی کہے کہ اس نے اپنے کسی اور مصلحت سے یہ کیا، حقیقت میں یہ کہنے کا ارادہ نہیں تھا اور تمام در شاہ پر شفق ہوں تو ایسی سورت میں ہر شے نہ ہوگا۔ اور اگر یہ اور بخشش ہی کے ارادہ سے کیا ہو تو یہ "عبد مہشاع فيما يقسم" ہے یعنی ایسی چیز کا ہے جو شکر کار کاٹش تقسیم ہے اور بہت شمار کیا تقسیم اس وقت تمام اور عمل ہوتا ہے جب اس کو تقسیم کر کے شے کو بوب کو بطورہ کر لیا جائے اور موب لے کے قبضہ میں دے دی جائے، اگر تقسیم کے بغیر یہ کر دیا اور بعد میں بھی تقسیم کر کے قبضہ نہیں کر لیا تو وہ بہت نام ٹکس ہوگا اور موب بدل اس چیز کا مالک نہیں بنے گا بلکہ وہ اب بھی اس کا مالک ہے، بلا ہایا خیرین میں ہے: ولا يحوز فيما يقسم الا موحدة مقسومة قال ومن وهب شقةً متداً فلهية فلهية لما ذكرنا فان قسمه وسلمه حاز لان نصابه بملقبض وعند القاض لا شروع (مندیہ احمری ص ۲۹۹ کتاب الہیة) لہذا خیر یہ میں ہے لا تصح ہمة المشاع الذي يحتمل القسمة كالدار والارض... ولا تنفيذ المملك في ظاهر الرواية. قال الزيلعي وكر سلمه شائعاً لا يملكه حتى لا ينفذ تصرفه فيه فيكون مضموناً عليه وينفذ تصرف الوهب ذكره الطحاوی وقاضی بخان (فتاویٰ خیریہ ج ۲ ص ۱۱۲ کتاب الہیة) (بہشتی زبور ص ۵۲-۵۳) پلجوان حصہ، وہ کا بیان (اعداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۹۸ مطبوعہ کوچی) (کتابت المصنف ج ۸ ص ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱

صحیحہ عدھما وقاسمۃ عند الامام وليست بيا طلف حتى نفيد الملك بلفظ كذا في جو اهر
الا حلاطی . ذکر المصور الشہید لدا وھ من رجلین ما یحتمل القسمة حتى فسدت الھیۃ عنده
ثم فیضھا بخت الملك ملکاً فاسداً . قال وبه یفنی کذا فی الفتاویٰ العنابۃ لا یخت الملك
للمو حوب لہ الا بلفظ هو المختار کذا فی القصول العنابۃ .

(فتاویٰ عالمگیری ج ۵ / ۲۳۰ . کتاب الھیۃ) (ھدایہ اخیرین ص ۲۶۹) (فتاویٰ غیریہ
۱۱۲ / ۲) (اسناد الفتاویٰ ۳۹۸ / ۳) (بہشتی زیور ۵ / ۵۳۰) (اسناد الفتاویٰ
۳۹۷ / ۳) (کراچی فتاویٰ محمودیہ ۵ / ۷۳) (کفایت المفتی ۸ / ۷۶) (حفظ واللہ اعلم بالصواب .

بیوی اور اولاد کے ہوتے ہوئے اپنا تمام مال بھتیجے کو بیہ کر دینا :

(سوال ۳۷۱) ایک مسلم شخص جس کی عمر تقریباً ۸۵ سال ہے وہ زندگی میں اپنی تمام جائیداد اپنے بھتیجے کو بیہ کرنا
چاہتا ہے حالانکہ اس کی بیوی میں لڑکے لڑکیاں ہیں جس میں ایک لڑکی غیر شادی شدہ ہے ۔ اس کے بارے میں کیا
نظم ہے ؟ نیز اگر جواب ۔

(الجواب) ائمہ دین علیہم السلام اور دیگر کرام کے تحت مائے کما کام ہے اس مسئلہ میں ائمہ شریفہ میں سخت وعیدیں
آئی ہیں ایک حدیث میں ہے کہ بعض لوگ تمام عمر خدا کی لڑائی و لڑائی میں گزارتے ہیں لیکن موت کے وقت ان کو
مکروم کر دیتے ہیں ، ایسے لوگوں کو حق تعالیٰ دوزخ میں ڈال دے گا ۔ عن ہمی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان الرجل یعمل والمراۃ بطاعۃ اللہ متین ستۃ ثم یحضرهما الموت فھما من فی الرصیہ
فھما لھما النار (مشکوۃ شریف ص ۲۶۵ باب الوصایا) دوسری حدیث میں ہے جو شخص اپنے ورثہ کو
میراث سے محروم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے محروم کر دے گا ۔ عن انس قال قتل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قطع میراث و نزلہ قطع اللہ میراثا من الجنة یوم القیمۃ (بھیض ص ۲۶۶) ایضاً لہذا
ورثہ کو محروم کر کے ساری جائیداد بھتیجے کو بخش دینا جو جب مائے ہا یا ہرگز نہ کیا جائے ، اگر تعلق کی وجہ سے بھتیجے کو دینا ہی
نہ ہو ضرورت میں پائی جائے تو زیادہ سے زیادہ دھت مال (اپنے مال کا تہائی حصہ) کو دے کر دے دے گا ۔ فقہاء اللہ
تعالیٰ اعلم بالصواب ۳۹۷ / ۳ (الادنی ۱۵ / ۳) (۹۳ / ۲)

دارالاشاعت کی مطبوعات کی ایک نظر میں

مہر شہید از نور خدای حکامد ————— حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح

فستادوں کی جو قیاسیہ خبریں ۱۰ مارچ کے — مرقعہ ہفتی مجلہ دارالحمیدیہ میں درج ہوئی

قانونی ترجمہ (انگریزی) ہے

فما وئی غامیگی کی ابرو! جامد چہرے پر نہ توغزل کا اثر تھا عثمانی — اورنگ زیب عالمگیر

مقامی راز العلوم ولینہد ۱۲۔ جے ۱۰ جند۔ ————— مرزا مستقیم علی مرزا الخاں

تتمایزی دارالعلوم ادیبوند ۶ جلد کامل ————— سرائے حق القہرہ شریف

۹ ۴ ۱۱

سُورَةُ الْمُحَارِفَاتِ الْغُرَابَاتِ (تدخیرات غرابان میں ذکر آئے ہیں)

پسائی افسانہ کی چوبیسویں کتاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہو رہی تھی۔ اس کے لئے مجھے سنسکرتی اچھا لگا۔ —————

[illegible]

خلافتِ عباسیہ کے دور میں بغداد میں ایک عظیم الشان خانقاہ تعمیر ہوئی۔ اس کا نام خانقاہِ قادریہ ہے۔ اس کا تعلق قادریہ کے بانی خواجہ قادری سے ہے۔ اس خانقاہ میں ہر سال ہجری ۱۰۰۰ میں پیدا ہونے والے لوگوں کو جمع کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر ان کو بڑی عزت دی جاتی ہے۔

[illegible]

از کے آداب میں حکم۔ اے اللہ تعالیٰ مرحوم

نَوَامِیْ مَعْنٰی رَسْمِیَّہٗ قَدِّ صَاحِبِ

..... شریعت کی شہر علی حقیقت حضرت مولانا محمد رفیع صاحب

حضم الشوری، شحیہ قدوری اعلیٰ — نوفا محمد حبیب گنگوہی

یعنی کہ: میں نے اپنے مساکین پر ہر مہینے کی زیور — خرچہ شدہ رقم میں تمام خرچہ

نصابیہ عالمی مسائل ————— مولانا محمد رفیع عثمانی صاحب

رسخ احمد امسوی ————— شیخ محمد خدی

نعمنا اعماق شریعت کسب الذائق — مونا محمد بنیف سنگر ہے

حکام ایسٹڈام عیس کی نظمیں ————— عنوان: محمد مشرف علی محمد نووی دہ

یہ اجزاء یعنی عورتوں کا حق طلاق

[illegible]

روزنامه اطلاعات - ۶۰ - روز یکشنبه ۱۳۸۱/۱۲/۲۱ - مسئولان اسلامی و ملی